تمباکواوراسلام

بقلم

حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی

فاضل اسلامک یونیورسٹی، مدینہ منورہ

ناشر

دارالکتاب الاسلامی

ابراہیم پور، پوسٹ: دیوکلی تارن، ضلع: اعظم گڑھ (یوپی)

تمباکو اوراسلام | حفظ الرحمن اعظمی ندوی

نام کتاب	:	تمباکواوراسلام
نام مصنف	:	حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی
صفحات	:	۲۰۸
پہلا ایڈیشن	:	فرید بکڈ پونئی دہلی ۲۰۰۲ء
دوسرا ایڈیشن	:	جمعیۃ الاصلاح جے پور ۲۰۰۴ء
تیسرا ایڈیشن	:	مجلس نشریات اسلام کراچی ۲۰۰۵ء
چوتھا ایڈیشن	:	بیت العلم ٹرسٹ کراچی ۲۰۰۶ء
پانچواں ایڈیشن	:	دارالکتاب الاسلامی، اعظم گڑھ ۲۰۱۶ء
تعداداشاعت	:	ایک ہزار
کمپوزنگ وطباعت	:	گلوبل اردو کمپیوٹرس اینڈ پرنٹرس، رام گنج بازار، جے پور

بسم الله الرحمن الرحيم

عن أبى هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الكلمة الحكمة ضالة المؤمن ، فحيث وجدها فهو أحق بها .

جامع الترمذى .رقم الحديث: ٢٦٨٧ ، سنن ابن ماجه ، رقم الحديث : ٤١٦٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمت ودانائی کی بات مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے، لہذا جہاں بھی اس کو پائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

عرض ناشر

عوام میں تمباکونوشی کی کثرت باعث تعجب نہیں ہے، آج کے دور میں اکثر جوان لڑکے، شوقین مزاج، تمباکونوشی اور سگریٹ نوشی کو فخر سمجھتے ہیں نہ صرف کم پڑھے لکھے افراد ہی اس کا شوق رکھتے ہیں بلکہ آج کل کے گریجویٹ اور خاصے تعلیم یافتہ اشخاص خاص کر کالج میں پڑھنے والے طلبہ اور طالبات تمباکونوشی کو فخر سمجھتے ہیں۔ مصنف نے اس کتاب میں ان تمام پہلوؤں کو روشن اور واضح انداز میں علمائے کرام کے بیان اور فتاویٰ کے ذریعہ مدلل کیا ہے۔

کتاب کا مطالعہ کرنے سے آپ کو یقین ہوجائے گا کہ مصنف نے بہت عرق ریزی سے کام لیا ہے اور اس کتاب کو ترتیب دینے میں بڑی جاں فشانی کی ہے، واقعتاً مصنف نے اس کتاب کو ترتیب دے کر لائق تحسین کام کیا ہے۔ اس موضوع پر اتنا مواد دوسری کسی کتاب میں ملنا مشکل ہے۔

مصنف نے اس کتاب میں تمباکو کی حقیقت اور اس کا علمی وتاریخی پس منظر، تمباکو کی طبّی حیثیت، تمباکونوشی کے طریقے، تمباکو کی اسلام میں حیثیت اور ائمہ اربعہ کی آراء، نیز تمباکو کی اباحت کے دلائل کا جائزہ وغیرہ اور بہت سی ایسی باتیں لکھی ہیں جو اس موضوع کے متعلق ہیں۔

الحمدللہ! ہم اس کتاب کو شائع کرتے ہوئے امید کرتے ہیں کہ انشاءاللہ یہ کتاب عوام وخواص تمام میں مقبول ہوگی۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر طبقہ کے لوگوں کے لیے بہت ضروری ہے، اس میں تمباکونوشی کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے، اس کے مطالعہ سے بہت فائدہ ہوگا۔

آخر میں دعاگو ہیں کہ اللہ جل جلالہٗ مصنف کتاب کی اس گراں قدر محنت کو قبول فرمائے اور اس کتاب سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

عرض مؤلف

یہ کتاب جواس وقت آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے ۱۹۹۲ء میں متحدہ عرب امارات میں قیام کے دوران اس پر کام کرنا شروع کیا تھا جس کی نو قسطیں ماہنامہ الفلاح بھیکم پور (بلرام پور، یوپی) میں شائع ہوئی تھیں۔آج سے تقریباسات سال قبل انڈیا منتقل ہونے کے بعد جامعۃ الھدایۃ، جے پور (راجستھان) میں درس وتدریس سے وابستہ ہوا تو نامکمل کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی خواہش دل میں پیدا ہوئی، چنانچہ سابقہ مطبوعہ مضامین میں قدرے ترمیم واضافہ کیا، اورمزید مضامین تیار کیے جو۱۲قسطوں میں ماہنامہ ہدایت، جے پور میں شائع ہوئے، درمیان میں بعض ناگزیر اسباب کی وجہ سے یہ سلسلہ منقطع ہوگیا پھر کمر بستہ ہوکر کتاب منظر عام پر لانے کا پروگرام بنایا، اس اثنا میں یکسوئی ودلجمعی تو نصیب نہ ہوسکی لیکن توفیق الٰہی اتنی ضرور شامل حال رہی کہ افتاں وخیزاں کسی طرح کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچادیا۔

ٹائپ شدہ مسودہ جب استاذ الاساتذہ حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن الاعظمی الندوی حفظہ اللہ مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ اور حضرت مولانا حکیم احمد حسن خاں صاحب ٹونکی، مدظلہ مفتی شہر جے پور کی خدمت میں پیش کیا تو ان بزرگوں نے کتاب کو بہت سراہا اور ناچیز کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے گراں قدر پیش لفظ ومقدمہ تحریر فرمائے جواس کتاب کی زینت بن رہے ہیں۔

کتاب کے مضامین جب ماہنامہ ''ہدایت'' میں قسط وار شائع ہورہے تھے تو اہل علم کی طرف سے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے گئے خصوصاً مفتی صاحب کی طرف سے کتاب کی تکمیل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا، جبکہ دوسری طرف بعض نکوٹین نوش

افراد کی طرف سے ناراضگی کا اظہار رہا، جن کا یہ موقف ذہنی ژولیدگی اور حقائق سے چشم پوشی کا آئینہ دار ہے۔

بہرکیف اب عمومی طور پر تمباکونوشی کی قباحت کا اعتراف کیا جانے لگا ہے، ایسا کیوں نہ ہو جب کہ تمباکو اڑن طشتری (Flying Saucer) اور برمودا تکون (Bermuda Triangle) کی طرح راز سربستہ نہیں ہے، اس کے نقصانات سے صدیوں پہلے آگاہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے خاص طور سے ۱۸۲۸ء میں سائنس دانوں کی طرف سے تمباکو میں زہر (Nicotine) کے انکشاف کے بعد لوگوں کی توجہ تمباکو کی طرف زیادہ مرکوز ہوئی۔ فی زماننا ذرائع ابلاغ کے ذریعہ تمباکونوشی کے مضرات اور اس پر پابندیوں سے متعلق مختلف خبریں ہمارے علم میں آتی رہتی ہیں۔لیکن ہمارے مسلم معاشرے میں تمباکونوشی کے خلاف آواز بلند کرنے کی کوئی جرأت نہیں کرتا، اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کتاب کو منظر عام پر لاکر تمباکونوشی کے خلاف عوامی بیداری مہم میں حصہ لیا جائے۔

اخیر میں ان تمام حضرات کا شکرگزار ہوں جنہوں نے کسی بھی طرح کا تعاون کیا خصوصاً راقم سطور کے دیرینہ رفیق ومخلص مولانا ابودجانہ اعظمی ندوی مقیم مدینہ منورہ، جنہوں نے موضوع سے متعلق دو کتابیں مدینہ منورہ سے خرید کر احقر کو عنایت کیں۔ فجزاہ اللہ خیراً.

۱۵رمحرم الحرام ۱۴۲۳ھ
۳۰ مارچ ۲۰۰۲ء

حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی
استاذ حدیث وادب
جامعۃ الھدایۃ، جے پور (راجستھان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

بقلم : حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن صاحب اعظمی ندوی
چیف ایڈیٹر "البعث الاسلامی" ومہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

تمباکونوشی ہمارے انسانی معاشرے کی ایک بڑی کمزوری ہے، اسکے جسمانی و ذہنی نقصانات سے قطع نظر کر کے ایک بڑے طبقہ میں اس کا استعمال مدتوں سے مختلف شکلوں میں جاری ہے، تمباکونوشی کے رجحان کو کم کرنے اور اس پر قابو پانے کے لیے بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، انسانی صحت پر اس کے گہرے برے اثرات، اجتماعی اور اقتصادی حیثیت سے اس کے بڑے نقصانات کا تذکرہ اور ان پر تفصیلی بحث، واقعات وحقائق اور اعداد وشمار کی روشنی میں اس کے منفی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے، مختلف ذرائع اختیار کیے گئے اور اس کے نقصانات کا جائزہ لینے کے لیے اور انسانی آبادی کے وسیع رقبے تک اس کی آواز پہونچانے کے لیے نہ جانے کتنی نشستیں اور کانفرنسیں منعقد ہوچکی ہیں، سب سے پہلے اس بری عادت ، بلکہ اس ذہنی بیماری کی ابتداء وقتی سکون حاصل کرنے کے لیے "کولمبس" کے ایک ساتھی، جہاز کے کیپٹن نے کیا، یہ اپنے جہاز کو پرتگال لیکر آیا تھا اور وہاں اس وباء کو پھیلانے میں اس نے اہم کردار ادا کیا، پھر تمباکونوشی کی بیماری، پرتگال میں متعین فرانس کے سفیر "جان نیکو" نے پھیلائی، اور اسی

کے نام سے نیکوٹین NICOTINE کا مادہ ایجاد ہوا جو تمباکو کا بنیادی جز قرار دیا جاتا ہے، پھر یہیں سے یہ بیماری دنیا کے مختلف ملکوں میں عام ہوئی اور وقتی طور پر ذہنی سکون حاصل کرنے کے لیے لوگوں نے اس کا استعمال شروع کردیا، پہلی عالمی جنگ ۱۹۱۴۔۱۹۱۸ کے دوران باہم دست وگریباں حکومتوں نے اپنے فوجیوں کو چاق وچوبند بنانے کے لیے مفت طریقے سے اس کو تقسیم کیا، اور اس کو بھی ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔

اگرچہ وقتی طور پر تمباکونوشی سے ایک سرور کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اور اس کی وجہ سے انسان اس کا عادی بن جاتا ہے پھر یہ عادت اس قدر راسخ ہوجاتی ہے کہ اس سے چھٹکارا پانا تقریباً ناممکن تصور کیا جاتا ہے۔

تمباکو کے تفصیلی مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ تمباکو کے اندر ۲۵۰ر زہریلے مادے موجود ہیں، ان میں سب سے بنیادی زہر نیکوٹین ہے، اس کا سب سے برا اثر دل کی دھڑکن اور ہائی بلڈ پریشر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اسکے علاوہ اور دوسری بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جیسے پھیپھڑے کا کینسر، حلق اور آنتوں اور گردے کی بیماریاں، اس کے علاوہ (السر) معدے کا زخم اور اس کی وجہ سے اور دوسری بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں جنکا علاج بھی مشکل ہوتا ہے۔

آج اس زمانے میں جبکہ نشہ آور چیزوں کی عادت بہت پھیل چکی ہے، اور تمباکو کا استعمال کر کے ذہنی سکون حاصل کرنے اور ذمہ داریوں کے بوجھ سے فرار اختیار کرنے کی صورت حال بہت عام ہوچکی ہے، ضروری تھا کہ اس موضوع پر ایسا رسالہ ترتیب دیا جائے جو اپنی تاثیر اور افادیت کے اعتبار سے پوری طرح کامیاب ہو، اور اس موذی بیماری سے نہ صرف امت کے نوجوانوں کے لیے بلکہ

ہماری سوسائٹی کے تمام افراد کے لیے عبرت کا سامان فراہم کرے اور اس بری عادت سے باز رکھنے میں اس کا کردار نہایت اہم اور عام ہو۔

اسی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر ہمارے عزیز دوست مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب نے (تمباکو اور اسلام) کے نام سے یہ کتاب ترتیب دی ہے، اور اسلام میں تمباکو نوشی کے حکم کو کتاب وسنت کی روشنی میں بیان کیا ہے اور تاریخی واقعات اور شواہد سے ثابت کیا ہے کہ تمباکو نوشی کا جواز کسی لحاظ سے بھی صحیح نہیں ہے، اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اس کی افادیت کو عام فرمائیں اور اس کو تمباکو نوشی اور نشہ آوری کی عام بیماری سے روکنے کا ذریعہ بنائیں۔

و صلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ أجمعین.

سعید الرحمٰن الاعظمی
مدیر ''البعث الاسلامی''
ندوۃ العلماء لکھنؤ

۵ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ
۱۸ فروری ۲۰۰۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

بقلم: حضرت مولانا حکیم احمد حسن خاں صاحب ٹونکی، مفتی شہر جے پور
وسابق مفتی ''شرعی عدالت'' ریاست ٹونک (راجستھان)

عالم محترم مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی کی کتاب ''تمباکو اور اسلام'' کاتب الحروف کے سامنے ہے، اس سے پہلے اعظمی صاحب کے اہداء سے ان کی چند نگارشات وکتب پڑھنے کا موقع ملا ہے، اسی وقت سے اعظمی صاحب کے عمیق وتحقیقی مطالعہ کا اندازہ ہوا۔

گذشتہ سال ماہنامہ ہدایت جے پور میں تمباکو نوشی سے متعلق اعظمی صاحب کی تحریرات سامنے آئیں، دلچسپی کے ساتھ پڑھتا رہا، چاہتا تھا کہ مولانا کی اس سلسلہ کی پوری تحقیق سامنے آئے، لیکن درمیان میں ماہنامہ ہدایت کے نہ ملنے یا سلسلۂ نگارش رک جانے کے سبب بقیہ موضوعات وخیالات سامنے نہ آسکے، اب تکمیل کتاب کے بعد مولانا محترم نے کمپیوٹر ٹائپ سے حاصل کر کے ایک کاپی اظہار رائے کے لیے دی، ماہ صیام سامنے تھا اس لیے بعد رمضان لکھنے کا وعدہ کرلیا آج شوال کی پہلی تاریخ ہے وعدہ کی تکمیل کرنی ہے، تمباکو سے متعلق مولانا کا معلوماتی وتحقیقاتی مجموعہ پیشِ نظر ہے، بعد عشاء مشاغل ضروریہ سے فارغ ہوکر پڑھنا شروع کردیا، خیال تھا کہ اس نشست میں اور پھر دوسری نشست میں پورا کیا جا سکے گا، لیکن شروع کرنے کے بعد مضمون کتاب نے خصوصاً اس کی ترتیب وطرزِ نگارش و دلائل نے ناقص چھوڑ دینے کی اجازت نہ دی، دیر رات تک پڑھتا رہا، پہلی نشست میں تو پورا نہ کرسکا، لیکن اگلی چندراتوں میں پورا پڑھ لیا مولانا کی جدوسعی سے اس موضوع پر ایک ہی جگہ اس قدر ذخیرہ مل

گیا جزاہ اللہ خیراً کے دعائیہ الفاظ زبان پر آئے، صاحبانِ قلم نے تمباکو نوشی اور اس سے متعلقات پر بہت کچھ لکھا ہے، لیکن معلومات وتحقیق اور اربابِ علم وفتویٰ کی مبسوط آراء کو جمع کر دینے کا جو حق اس کتاب نے ادا کیا ہے وہ کسی دوسرے مقالہ یا کتاب میں دیکھنے کو نہ ملا۔

کتاب نے تمباکو کی پیدائش و تاریخ مختلف ممالک میں اس کا داخلہ، اربابِ اقتدار، مسلم سلاطین اور صاحبانِ بصیرت وعلم کی اس پر لگائی ہوئی پابندی اور اس کے نقصانات کو واضح کیا ہے، قرآن کریم کی آیات اور رسول علیہ السلام کے ارشادات، علماء کے فیصلے اور مفتیان کرام کے فتاویٰ نیز صاحبان تجربہ اور معالجین و عالمی صحت پر نظر رکھنے والوں کے مشورے بھی ہیں، مدینہ طیبہ میں جامعہ اسلامیہ کی عالمی کانفرنس منعقد مارچ ۱۹۸۲ء میں ۱۷ رممالک کے علمائے اسلام کی متفقہ رائے، رائے نہیں فتویٰ بھی تحریر کیا ہے۔ چاروں فقہوں (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) کے اکابر علماء کی آراء بھی مع دلائل کے قلمبند ہوئے ہیں، سلفی مسلک کے قدیم وجدید علماء کی رائے بھی داخلِ کتاب ہے۔

تمباکو کے خطرناک حد تک نقصان رساں ہونے کو طبِّ جدید کی طرف سے شب وروز بتایا جاتا ہے، سگریٹ کے پیکٹوں تک پر اس کا مضر صحت ہونا نوٹ کیا جاتا ہے Sigarette Smoking Is Injurious To health طب قدیم نے بھی اس کے نقصانات بتائے ہیں، حکیم شریف خاں صاحب نے بھی تالیف شریفی میں اعضاء ودماغ کے لیے مضر صحت بتایا اور باعث خفقان لکھا ہے، اعظم الحکماء حکیم اعظم خان نے لکھا ہے ''مورث یبوست اعضاء ولاغری بدن ودرشتی جلد ہے'' اور فرمایا ہے ''از آں دق شیخوخت می گردد وگاہے مورث امراض مختلفہ می شود کہ علاج آنہا مشکل می گردد'' دخان تمباکو کو مظلم ومخرب حواس وقویٰ مسخن ومحلل جمیع اعضاء و دماغ وقلب بتایا ہے۔

میر محمد حسین نے مخزن الادویہ میں مضر دل ودماغ، مورث سل وخفقان، مکدر حواس

ومغلظ خون لکھا ہے۔

حکیم میر محمد مومن نے تحفۃ المؤمنین میں مورث سدہ وخفقان، مکدر حواس، مضر دل و دماغ وآشامیدنش از سموم تحریر فرمایا ہے۔

تمباکو کا داخلی استعمال اور اُس کا دھواں خارجی استعمال کے مقابلہ میں زیادہ مضر ہے، گرم وسرد مزاجوں میں قبول اثر کے مطابق نقصان کا ظہور جلد یا بدیر ہوتا ہے، طب یونانی میں تمباکو دواءً وعلاجاً استعمال میں آتی ہے، لیکن ضرورت کی حد تک مختصر وقت کے لیے نقصان وجزءِ مضر کی اصلاح کرتے ہوئے استعمال کا مشورہ دیا جاتا ہے، تمباکو کے دوائے اثرات میں تخدیر بھی ہے، اس لیے بعض اورام ودردوں کی تسکین کے لیے ضماداً یا دلوکاً کام میں لایا جاتا ہے۔ آماس لثہ ودرد میں فلفل سیاہ ونمک کے ساتھ ملنے اور رال کے ساتھ بہا دینے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ دل دادگان وفریفتگان تمباکو کو مختلف شکلوں سے نوش جان کیا کرتے ہیں، پہلے صرف حقّہ تھا یا چلم تھی لیکن آج بیڑی ہے، سگریٹ ہے، چُرٹ ہے، ناس ہے گولی ہے، سگار ہے، زعفرانی زردہ ہے، زعفرانی پتّی ہے، پان پراگ ہے، قوام ہے اور بھی بہت کچھ ہے۔

جو چیز محبوب ومرغوب ہو، مارکیٹ میں جسکی مانگ زیادہ ہو اُسے مختلف شکلوں ہی میں سامنے لایا جاتا ہے۔ اس شعبہ میں کام کرنے والے بیوٹی پارلرس کے مشوروں اور عمل سے جاذبیت وآراستگی پیدا کی جاتی اور عروسِ دلربا بنا کر پیش کیا جاتا ہے، شکل و صورت جو بھی بنادی جائے، تمباکو اور نیکوٹین Nicotine سے خالی نہیں ہوتی۔ غور وفکر کی دنیا میں تو یہی کہا جائے گا۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

بازاروں میں گلیوں اور کوچوں تک میں مل جانے والا یہ سلو پائیزن ہر تنبولی سے حاصل ہو جاتا ہے

۔ پان میں ڈال کر، منہ میں دبا کر رس چوستے رہنا وہ عادت بد ہے جس کے بدترین نتائج سامنے آتے رہتے ہیں، آکلۃ الفم، بخر سے بھی زیادہ بدبوئے دہن، منہ، گلا، مری کے امراض اور معدہ میں تمباکو کی سمّی رطوبات جانے کے بعد سرطانی اعراض کا خطرہ ہوسکتا ہے۔

جسم وحیات اور صحت اللہ کا عطیہ ہے، امانت الٰہی ہے اس کی حفاظت اور اسے نقصان سے بچانا ضروری امر ہے، اسی لیے غذا کی غلطی و بے قاعدگی یا نقصان پہنچانے والی دوا کا استعمال مجرمانہ عمل ہے، کتاب کا مطالعہ کر کے استعمال تمباکو خصوصاً تیز تمباکو یا اس کے کثرت استعمال سے پیدا ہونے والے نقصان پر نظر ڈال کر مومنانہ عقل وفہم سے کام لے کر فیصلہ کیا جائے۔ قال هادينا عليه السلام : **لكل شئ دعامةٌ ودعامة المؤمن عقله** (ابوداؤد، نقلا از کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق لعبدالرؤف المناوی المتوفی ۱۰۳۱ھ ص ۱۲۱)

علمائے اسلام کی کثیر تعداد نے تمباکو کو ناپسند کیا ہے اسے حرام یا مکروہ تحریمی یا مکروہ تنزیہی یا مباح فرمایا ہے۔ اس کے بعد تو اسے طیبات میں داخل کیے جانے کی گنجائش ہی نہیں رہ جاتی۔ ہندو پاک کے علمائے احناف کے اباحت کے فتوے اور لفظ اباحت کے مفہوم کو سامنے رکھ کر بھی یہی نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اس کا ترک اس کے استعمال سے اچھا ہے " **الأولى لكل ذي مروءةٍ تركه** " بات اتنی ہی نہیں بلکہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے الفاظ میں پینے والا اس کا گناہ سے خالی نہیں۔

مانعین استعمال تمباکو میں علمائے ہند کے شیخ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ تمباکو نوشی کے مخالف تھے، ان کے والد بزرگ ومحترم کا ارشاد دو شخصوں کا خواب اور تمباکو نوشی کی وجہ سے حضور نبی اور محفل رسول علیہ السلام کی حاضری سے محرومی۔

محدث جلیل وعظیم شیخنا المکرّم مولانا حیدر حسن خاں (شیخ الحدیث وناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ، متوفی ۱۳۶۱ھ ۱۹۴۲ء) تمباکو کھانے پینے والوں سے سخت ناراض تھے، حفاظ، قرّاء اور ائمہ

کی اس عادت پر تو شدید گرفت فرماتے تھے۔

شیخ فاضل، ادیب فرید اُستاذ نا المحترم مولانا محمد سورتی (نزھۃ الخواطر کے الفاظ میں "**قلّما يدانيه أحدٌ**" متوفی ۱۹۴۲ء) تمباکو نوشی کی نہ تو اجازت دیتے تھے اور نہ ہی اسے درست سمجھتے تھے۔

ناچیز نے اپنی ساٹھ سالہ معالجاتی زندگی میں استعمال تمباکو کے عادی لوگوں کی صحت کا انجام برا ہی دیکھا ہے۔ اس کے دخان سے اوتار الصوت، اغشیۃ الرئہ اور حُلقوم کے حصے متاثر ومتورّم ہو کر کھانسنے پر مجبور کرتے اور کھانسی کے ذریعہ اس اذیت کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن تمباکو نوشی کے باقی رہتے ہوئے علاج پذیر ہونا دشوار اور گاہے ناممکن ہوتا ہے، بالآخر آواز کی یہ ڈوریاں پھیپھڑے کی جھلّی اور حلقومی حصے زیادہ ہی بیمار ہوتے جاتے اور کبھی دمہ گاہے کینسر بنا ڈالتے ہیں۔

۲۴ گھنٹے ۲۱۶۰۰ سانس لینے والے انسان کی سانس کی یہ تعداد تمباکو پینے والوں میں کم ہوتی جاتی ہے اور اس کی زندگی کم کرتی رہتی ہے، یہ کہنا بے جا نہیں کہ تمباکو کھانے پینے والا اپنے جسم کو روگوں کا پٹارا بنا لیتا ہے یہ سب وہ طبّی معلوماتی اور تجرباتی امور ہیں جنہیں طبّی وعلاجی دنیا نے جانا اور مانا ہے۔ (والامر بید اللہ تعالی)

ادھر چند سال سے گُٹکا کھانے والوں کا شُغل بھی سامنے ہے، گُٹکا کھانے والے لاغر اندام، بدحال، قوت عمل کا فقدان، بغیر گُٹکا کھائے کچھ نہ کر سکنے والے، اعضاء کے اضمحلال کا شکار، چہرے سے کریات حمراء کی کمی اور کریات بیضاء کی کثرت کی آئینہ دار ہوتی ہے، گُٹکا اس درجہ عام ہوا ہے کہ امیر وغریب، تاجر ومزدور تک اس کے شکار بنتے جا رہے ہیں " **لاتلقوا بأيديكم الى التهلكة** " کو نہ ماننے کا جو حشر ہونا چاہیے وہی حشر گُٹکا کھانے والوں کا ہو رہا ہے۔

دعا ہے کہ اعظمی صاحب کی کتاب کے مطالعہ سے تمبا کو نوش اور گٹکا خور دونوں ہی استفادہ کریں۔ نقصان رسانی وہلاکت سے خود کو بچائیں۔ مفید ور ہنما ذخیرہ جمع کر دینے پر ندوی صاحب کے لیے دعائے خیر کی جائے۔

کتاب کی طباعت واشاعت کی ذمہ داری قبول کرنے والے محترم امیر جامعۃ الھدایہ جے پور، مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب کو رب کریم اجر عظیم سے نوازے۔

احمد حسن غفرلہٗ
۵ شوال المکرّم ۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

انسانی تخلیق کی غرض خاص قرآن کریم کی آیت:

''وما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدون''[1]

''میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ میری بندگی کریں'' میں بندگی بتلائی گئی ہے، اور بندگی کی تکمیل (اپنے وسیع تر مفہوم کے ساتھ) صحیح طور سے اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک بدن انسان صحیح وسلامت نہ رہے۔ اس لیے صحت انسان کا سب سے بیش قیمت سرمایہ ہے، جب تک انسان اس نعمت سے سرفراز نہ ہوگا وہ نہ تو دینی امور کو بخوبی انجام دے سکتا ہے اور نہ دنیاوی امور کو، یہی وجہ ہے کہ صحت کو رسول اللہ ﷺ نے انسان کی نیک بختی اور خوش قسمتی کا ایک اہم عنصر قرار دیا ہے۔

''عن عبيد الله بن محصن قال قال رسول الله ﷺ من أصبح منكم آمناً في سربه معافى في جسده عنده قوت يومه فكأنما حيزت له الدنيا''[2]

''حضرت عبید اللہ بن محصنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تم میں سے اس حالت میں صبح کرے کہ اپنی جان کی طرف سے بے خوف ہو، اس کا جسم ٹھیک ٹھاک ہو اور ایک روز کی خوراک اس کے پاس موجود ہو گویا دنیا اس کے پاس جمع کر دی گئی ہے''۔

سالکؔ کے اس شعر میں ایک حد تک اس مفہوم کی ترجمانی ہوگئی ہے:

تنگ دستی اگر نہ ہو سالکؔ — تندرستی ہزار نعمت ہے

اسی لیے اسلام نے صرف ان چیزوں کے کھانے کی اجازت دی ہے جو جسم کو تندرست

---

[1] الذاریات: ۵۶ [2] جامع ترمذی حدیث نمبر ۲۳۴۶، ابن ماجہ: حدیث نمبر ۴۱۴۱

بنانے اورروحانی قوی کی ترقی میں معاون ہوں ، اوران چیزوں کے کھانے کی ممانعت کردی جو جسم کونقصان پہنچانے اورروحانی قوی کو مضمحل کرنے کا سبب بنیں ۔اسی مصلحت کے پیش نظر فقہاء نے ایک شرعی ضابطہ مقرر کیا ہے کہ "**ویحرم مایضرالبدن أو العقل** "[1] یا "**کل ماضر کالزجاج والحجروالسم یحرم**" [2]

موجودہ زمانے میں جومضرصحت اشیاءانسان کے استعمال میں ہیں ان میں سرفہرست تمباکو ہے جس کے زہرنکوٹین NICOTINE سے ہرسال لاکھوں افرادموت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں ،تمباکونوشی کی بری لت سے اسلامی معاشرہ بھی اچھوتا نہیں ہے جس میں تمباکو جائزو مستحسن تصور کرکے مختلف طریقوں سے بلادریغ استعمال کیا جارہاہے۔

افسوس کا مقام ہے کہ غیراسلامی فلاحی تنظیمیں انسدادتمباکو نوشی کی مہم چلارہی ہیں اورقرآن وحدیث کا درس دینے والے علمائے کرام بصدشوق تمباکو کا استعمال کررہے ہیں، اورامت اسلامیہ کاخردوکلاں اس کااس قدردلدادہ ہوچکاہے کہ ع

چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی

کا مصداق ہوگیاہے۔یہیں تک بس نہیں ہے بلکہ مسلم اخبارات ورسائل میں تمباکو کےفروغ کے لیے اشتہارات بھی شائع کیے جارہے ہیں۔

تمباکو کے نقصانات صرف تمباکونوش تک محدود ہوتے تو تمباکو نوشی نہ کرنے والے اپنے کوخوش نصیب تصورکرتے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس فضا میں سانس لینا بھی خطرناک مسئلہ بن گیاہے جس کوتمباکو نوشوں نے تمباکو کے دھوئیں سے آلودہ کررکھاہے،انسان تمباکونوشی نہ کرتے ہوئے بھی تمباکو نوشوں میں شمار ہوگا ، اب ایک نئی اصطلاح وضع کی گئی ہے ۔ (Passive Smoking)(غیر ارادی تمباکو نوشی) اور (Active Smoking) (عملی تمباکونوشی)۔

---

[1] الاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع ۲/۵۶۴ [2] روضۃ الطالبین ۳/۲۸۱

ایک رپورٹ کے مطابق قصداًیاارادۃً تمباکونوشی کرنے والے ایک شخص کے ذریعہ سانس کے ساتھ جسم کے اندر لیے گئے دھوئیں یا بلاقصد یا غیرارادی تمباکونوشی کرنے کے لیے ایک شخص کے ذریعہ سانس کے ساتھ جسم کے اندر لیے گئے دھوئیں کے کیمیائی اجزاء کے موازنے سے واضح طور پر پتہ چلا ہے کہ دونوں پر ہونے والے زہریلے اثرات نوعیت کے اعتبار سے یکساں ہیں ۔ بلکہ رپورٹوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تمباکونوشی کرنے والوں کے مقابلے میں تمباکونوشی نہ کرنے والوں کے لیے تمباکونوشی زیادہ مضر ہے کیونکہ غیرارادی تمباکونوشی کرنے والے پانچ گنا زیادہ کاربن مونوآکسائڈ، تین گناہ زیادہ تارکول اورنکوٹین اور چار گنا زیادہ بنزو پائرین جوسب کے سب انتہائی زہریلے ہیں ۔سانس کے ساتھ جسم کے اندر لے جاتے ہیں۔

تمباکونوشی کے خلاف مہم چلانے والوں کا نعرہ پہلے یہ تھا کہ تمہاری تمباکونوشی تمہاری صحت کے لیے مضرہے لیکن اب نعرہ ہے

(Your Smoking is injurious to my health)

(یعنی تمہاری تمباکونوشی میری صحت کے لیے مضر ہے)

تمباکونوشی کے عام نقصانات کے بارے میں رپورٹیں آئے دن شائع ہوتی رہتی ہیں تاکہ لوگ اس وبا سے ہوشیار رہیں اورایک پاکیزہ اور صاف ستھرے ماحول میں زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔

۱۹۷۵ء میں عالمی صحت تنظیم (W.H.O.) نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا تھا کہ سگریٹ نوشی سے مرنے والے یا بدحال زندگی گزارنے والے تعداد میں ان لوگوں سے زیادہ ہیں جو طاعون ، چیچک ، ٹی بی ، جذام اور ٹائی فائیڈ وغیرہ جیسے امراض کا شکار ہوکر مرجاتے ہیں اسی خطرناک نتیجے کے پیش نظر تمباکونوشی کو وبا سے تعبیر کیا گیاہے۔

عالمی صحت تنظیم کی جدیدترین رپورٹ کے مطابق دنیا میں ہر برس ۴۲ لاکھ افراد سگریٹ نوشی کی وجہ سے موت کا شکار ہوجاتے ہیں ۔اور ۲۰۳۰ء تک یہ تعداد ڈیڑھ کروڑ تک پہنچ

سکتی ہے۔

تمباکو کے مذکورہ بالا خطرناک نتائج کی روشنی میں اہل علم کا خاموشی اختیار کرلینا بلکہ خود تمباکو کو صبح وشام پابندی سے اور مختلف طریقوں سے استعمال کرنا اور مہمانوں کی اس سے تواضع کرنا کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا۔

یہ صحیح ہے کہ عہد نبویؐ اور قرونِ اولیٰ میں اسلامی معاشرہ تمباکو سے ناآشنا تھا جس کی وجہ سے احادیث آثار صحابہ وتابعین اور اقوال ائمہ مجتہدین میں اس کی حرمت وحلت کا ذکر موجود نہیں ہے، لیکن جس وقت یعنی دسویں صدی ہجری کے اواخر اور گیارہویں کے اوائل میں اس کا وجود اسلامی معاشرے میں ہوا ہے۔ اسی وقت سے علمائے وقت نے انسداد تمباکو نوشی کی مہم شروع کردی تھی اور اس سلسلے میں مستقل رسالے تالیف کیے یا اپنی فقہی کتابوں میں منشیات کے باب میں اس کی شرعی حیثیت بیان کی اور یہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔ درج ذیل فہرست کتب سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ علماء اور دانشوروں نے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کس قدر کوشش کی ہے:

کتاب / مؤلف

۱۔ الادراک لضعف أدلة التنباک، الامیر محمد بن بدرالدین اسماعیل بن صلاح الصنعانی

۲۔ الادلة الحسان فی بیان تحریم شرب الدخان، سلیمان بن محمد بن محمد بن ابراہیم الفلانی

۳۔ إعلام الاخوان بتحریم الدخان، محمد بن علی بن محمد علان الصدیقی الشافعی

۴۔ الاعلان بعدم تحریم الدخان، سلامة بن حسن الراضی الشاذلی

۵۔ اقامة الدلیل والبرھان علی تقبیح البدعة المسماة بشرب الدخان محمد بن الصدیق الحنفی الیمنی

۶۔ الایضاح والتبیین فی حرمة التدخین، محمد بن عبداللہ الطرابیشی الحلبی

۷۔ البرھان علی تحریم الدخان، ابوطالب ابن علی الحنفی

۸۔ تأیید الاعلان بعدم تحریم الدخان، محمد بن سلامة حسن الراضی

۹۔ تبصرة الاخوان فی بیان أضرار التبغ المشھور بالدخان، محمد بن عبداللہ الطرابیشی الحلبی

۱۰۔ التبغ تجارة الموت الخاسرة۔ ڈاکٹر محمد علی البار

۱۱۔ التبیان فی الزجر عن شرب الدخان، حسین بن مراد الانصاری السندی

۱۲۔ تحذیر الاخوان من شرب الدخان، محمود طاھر

۱۳۔ تحفة الاخوان بتحقیق ما قیل فی الدخان، مصطفیٰ بک رشدی الدمشقی

۱۴۔ تحفة الاخوان فی منع شرب الدخان، محمد ھاشم السندی الحنفی

۱۵۔ تحفة النساک فی شرب التنباک، عبدالرحمٰن بن سلیمان بن یحییٰ بن عمر الأھدل الیمنی

۱۶۔ تحقیق البرھان فی شأن الدخان، مرعی بن یوسف الکرمی المقدسی

۱۷۔ ترویح الجنان بتشریح حکم شرب الدخان، ابوالحسنات عبدالحی اللکنوی

۱۸۔ تنبیہ ذوی الادراک بحرمة تناول التنباک، محمد بن علی بن محمد علان الصدیقی الشافعی

۱۹۔ تنبیہ الغافل الشاک بتحریم التنباک، شہاب الدین احمد بن عوض باحضرمی الظفاری

۲۰۔ تنبیہ الغفلان فی منع شرب الدخان، محمد بن علی الجمالی المغربی المالکی

۲۱۔ التدخین وسرطان الرئة والأمراض الأخری ڈاکٹر نبیل صبحی الطّویل

۲۲۔ التدخین وأثرہ علی الصحة۔ ڈاکٹر محمد علی البار

۲۳۔ الدخان ما بین القدیم والحدیث۔ محمد بن جعفر الکتانی

۲۴۔ الدلائل الواضحات علی تحریم المسکرات والمفترات، حمود بن عبداللہ التویجری

۲۵۔ الدلیل والبرھان علی تحریم شجرة الدخان۔ عبدالرحمٰن بن احمد الکتامی

۲۶۔ رسالة فی تحریم الدخان، عبدالملک العصامی المغربی المالکی

۲۷۔ رسالة فی الدخان، محمد بن مصطفیٰ بن عثمان الحسینی الخادمی

۲۸۔ رسالة فی الشای والقھوة والدخان، جمال الدین القاسمی

۲۹۔ رفع الاشتباک عن تناول التنباک، عبدالقادر محمد بن یحییٰ الحسینی الطبری المکی المالکی

۳۰۔ رفع الالتباک فی حکم تعاطی شجرة التنباک، شیخ الاسلام پیری زادہ (ابراھیم بن حسین بن احمد بن پیری)

۳۱۔ السلاح الماضی فی نحر دعوی سلامة الراضی، علی بن محمد سالم

۳۲۔ الشدۃ والصرامۃ فی الرد علی محمود سلامۃ، علی بن محمد سالم

۳۳۔ الصلح بین الاخوان فی حکم اباحۃ الدخان، عبدالغنی النابلسی

۳۴۔ عقود الجواھر الحسان فی بیان حرمۃ التبغ المشھور بالدخان، محمد بن عبداللہ الطرابیشی الحلبی

۳۵۔ غایۃ البیان لحل شرب مالایغیب العقل من الدخان، علی بن زین العابدین بن محمد بن عبدالرحمٰن الاجھوری المصری

۳۶۔ غایۃ البیان فی تحریم الدخان۔ محمد الوالی الفلانی السودانی المالکی

۳۷۔ غایۃ الکشف والبیان فی تحریم شرب الدخان، سلیمان بن محمد بن محمد بن ابراھیم الفلانی

۳۸۔ فیض الرحیم الرحمٰن فی تحریم شرب الدخان، صالح الحفنی الزفزافی المالکی

۳۹۔ قمع الشھوۃ عن تناول التنباک والکفتۃ والقات والقھوۃ، علوی بن احمد السقاف

۴۰۔ اللمع فی حکم شرب طبغ، عبدالباقی الزرقانی

۴۱۔ مصائب الدخان۔ محمد عبدالغفار الھاشمی

۴۲ الموقف الشرعی من التبغ والتدخین ڈاکٹر محمد علی البار

۴۳۔ محدد السنان فی نحور اخوان الدخان، عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم الفکون

۴۴۔ المدافع البرھانیۃ فی مدافع المناکیر الدخانیۃ، محمد بن عبدالباقی بن سنبل

۴۵۔ المنباک فی دخان التنباک، محمد بن عبدالرسول بن قلندر البرزنجی الشافعی

۴۶۔ منھل الظمآن فی کل ما یتعلق بالدخان، محمد بن عبدالمطلب اسماعیل

۴۷۔ نصیحۃ الاخوان فی اجتناب الدخان، ابراھیم بن حسن اللقانی

۴۸۔ نصیحۃ الاخوان عن تعاطی القات والتبغ والدخان، حافظ بن احمد الحکمی

۴۹۔ نصیحۃ الاخوان عن استعمال الدخان، عبداللہ بن عبدالرحمٰن المسند

۵۰۔ ھدیۃ الاخوان فی شجرۃ الدخان، محمد المرتضی الزبیدی الیمنی المصری

۵۱۔ ھل التبغ والتدخین من المحرمات ۔ڈاکٹر محمد علی البار

مذکورہ بالا مؤلفین میں سے بعض نے تمباکو کے استعمال کو مباح قرار دیا ہے، لیکن فی

زمانہم تمباکو پر تحقیقات منظر عام پر نہ آنے کی وجہ سے اس قسم کی گنجائش تھی، اب جبکہ حقائق سامنے آ چکے ہیں اور تمباکو کے صحتِ انسانی پر خطرناک حد تک نقصانات کو تسلیم کرلیا گیا ہے تو اس سلسلے میں اہل علم کا خاموشی اختیار کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے بلکہ انہیں یکجا ہوکر اس کے بارے میں متحدہ موقف اختیار کرکے تمباکو نوشی کے خلاف مہم میں فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔[۱]

تمباکو نوشی پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے عالمی سطح پر کوششیں جاری ہیں، تمباکو نوشی اور صحت کے بارے میں ہرسال ایک عالمی کانفرنس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے اور تمباکو نوشی نہ کرنے کا دن (No Tobacco day) ہر سال ۳۱ مئی کو عالمی صحت تنظیم کی طرف سے منایا جاتا ہے۔

راقم الحروف اپنی اس تحریر میں علمی امانت کے پیش نظر تمباکو کا تعارف کراتے ہوئے اس کی حلت وحرمت سے متعلق مختلف نقطہ ہائے نظر کو مدلل پیش کرے گا اور تمباکو سے پیدا ہونے والے امراض اور انسانی صحت پر اس کے مہلک اثرات کی وجہ سے ان لوگوں کے موقف کی تائید کرے گا جو انسدادِ تمباکو نوشی کے حامی ہیں یا تمباکو نوشی کی حرمت کے قائل ہیں۔ امید ہے کہ یہ پیش کش شاعر کے قول:

لقد أسمعت لو ناديت حياً
ولكن لا حياة لمن تنادى

کا مصداق نہیں ہوگی، بلکہ شاعر کے قول:

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

---

[۱] جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں انسداد منشیات پر ایک عالمی کانفرنس بتاریخ ۲۷۔۳۰ جمادی الاولی ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۲۔۲۵ مارچ ۱۹۸۲ء منعقد ہوئی تھی جس میں سترہ ممالک کے علمائے کرام نے شرکت کی تھی اور متفقہ طور پر تمباکو کی حرمت کے فتاویٰ کی تائید کی تھی۔

کا مصداق ہوگی ۔ کیونکہ اس کتاب کی تالیف میں جوجگر کاوی اور خامہ فرسائی کی گئی ہے اس کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ اس کو پڑھ کر زبان متلذذ اور کان اس کو سن کر محظوظ ہو سکے بلکہ دل اس کو سمجھ کر متأثر ہو سکے اور عقل وشریعت کو ایسے علاقائی، معاشرتی اور آبائی فرسودہ اقدار پر ترجیح دے سکے جو اسلامی روح کے منافی ہو۔ اس لیے مجھے یقین ہے کہ عوام وخواص سبھی اپنے اپنے وسائل اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر انسدادِ تمباکو نوشی کی مہم میں حصہ لیں گے اور ارشاد نبویؐ " من رأى منكم منكراً فليغيره بيده ، فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه و ذلک أضعف الإيمان " کو عملی جامہ پہنا کر اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں سے بحسن وخوبی عہدہ برآ ہوں گے۔

☆☆☆

تمباکو کی حقیقت اور اس کا علمی وتاریخی پس منظر

تمباکو کا نام:

تمباکو جس کا نباتاتی یا سائنسی نام (NICOTIANA TABACUM) ہے اس کا مشہور ومعروف نام (TOBACCO) انڈین امریکن لفظ سے ماخوذ ہے جو اس پائپ کو کہتے تھے جس کے ذریعہ امریکہ کے اصلی باشندے ریڈ انڈین تمباکو نوشی کرتے تھے، یا پھر پتوں کو لپیٹ کر جسے پیتے تھے اس کا نام تھا۔ یہ تحقیق انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے مقالہ نگار کی ہے۔ اس سلسلے میں بعض دوسرے لوگوں کی تحقیق یہ ہے کہ خلیج میکسیکو (MEXICO) میں واقع جزیرہ (TOBAGO) میں کرسٹوفر کولمبس (CHRISTOPHER COLUMBUS) اور اس کے جہاز راں ساتھیوں نے وہاں کے باشندوں کو اسے استعمال کرتے دیکھا تھا اس لیے جزیرہ کی مناسبت سے اس کا نام رکھ دیا گیا جو انگلش میں بگڑ کر (TOBACCO) ہو گیا اور لفظ نیکوٹیانا (NICOTIANA) جو نام کا جزء بن چکا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پرتگال میں مقیم فرانسیسی سفیر (JEAN NICOT) کا تمباکو کے عام کرنے میں بہت اہم کردار تھا اس لیے تمباکو کے نام کے ساتھ اس کا نام بھی جزء لاینفک قرار پایا اور تمباکو میں پایا جانے والا زہر بھی اس کی طرف نسبت کرکے (NICOTINE) کہا جاتا ہے [1]۔

مولانا محمد حسین آزاد آبِ حیات میں رقم طراز ہیں کہ تمباکو سنسکرت کے لفظ تامرکٹ سے بگڑ کر بنا ہے اور ان بھٹ چکتسا ساگر میں اس کا نام تامرکوٹا درج ہے۔ اور عربی زبان میں

[1] ۱۸۲۸ء میں ہائیڈل برگ یونیورسٹی (جرمنی) سے وابستہ دو سائنس دانوں Reiman اور Bosselt نے تمباکو پر تحقیق کرکے اس کے اندر زہر کا پتہ لگایا تھا جسے جان نیکوٹ کی طرف منسوب کرکے نکوٹین Nicotine سے موسوم کردیا تھا۔

تبغ، دخان، تمباک، تنباک، طباق، طابہ، تتن یا توتون وغیرہ سے معروف ہے۔[1]

تمباکو کی ماہیت و خواص

تمباکو ایک مشہور جھاڑ دار پودا ہے جو عام طور سے کم از کم ایک فٹ اور زیادہ سے زیادہ دو میٹر اونچا ہوتا ہے۔ لیکن بعض گرم ممالک میں پانچ میٹر تک پہونچ جاتا ہے، اس کے پتے بیضوی شکل کے موٹے اور کھر درے ہوتے ہیں، بوتند و تیز اور ذائقہ تلخ اور خراش دار ہوتا ہے۔ تمباکو کی کاشت تقریباً سو ممالک میں ہوتی ہے لیکن عالمی سطح پر درج ذیل ممالک تمباکو کی پیداوار میں سرفہرست ہیں:

امریکہ، کیوبا، میکسیکو، برازیل، بلغاریہ، یونان، فرانس، اٹلی، یوگوسلاویہ، آسٹریلیا، ہنگری اور ہندوستان۔

ہندوستان کے تقریباً ہر علاقے میں اس کی کاشت ہوتی ہے اور خاص طور سے درج ذیل علاقوں میں: کوئمبٹور، ترچنا پلی، گوداوری کا ڈیلٹا، مونگیر، سہارنپور، فرخ آباد، بدایوں اور گجرات۔ تمباکو کی تقریباً ساٹھ قسمیں ہیں لیکن برصغیر میں چار قسم کے تمباکو مشہور و معروف ہیں: ۱۔ دیسی ۲۔ کلکتی ۳۔ پوربی اور ۴۔ سورتی۔ ایک رپورٹ کے مطابق عالمی سطح پر ہندوستان تمباکو کی پیداوار میں تیسرے نمبر پر ہے۔ تمباکو کے صرف پتے ہی کام آتے ہیں، ڈنٹھل سے کارآمد تمباکو حاصل نہیں ہوتا ویسے سائنسی تحقیقات کی رو سے فعال مادے پہلے جڑوں میں ہوتے ہیں، جو بعد میں منتقل ہو کر پتوں میں جاگزیں ہو جاتے ہیں۔ اطباء کے بقول اس کی طبیعت گرم خشک ہے۔ بعض اطبّاء نے سرد خشک قرار دیا ہے۔ تمباکو ویسے سبھی لوگوں کے لیے مضر ہے لیکن جس کا مزاج گرم یا خشک ہے یا سوداوی ہے اس کے لیے سخت مضرت رساں ہے اور جو خفقان قلب کا مریض ہے اس کے لیے بھی انتہائی مضر ہے، کہا جاتا ہے کہ تمباکو میں تقریباً ایک ہزار کیمیاوی اجزاء ہیں جن میں سے تین سو کا سائنس دانوں نے پتہ لگالیا ہے۔ یہ بھی دریافت کرلیا ہے کہ ان میں سے پندرہ سے زائد کیمیاوی

---

[1] تتن یا توتون اصلاً ترکی زبان کا لفظ ہے جو تمباکو کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔

زہریلے اجزاء مہلک ہیں۔[1] خصوصاً نکوٹین (Nicotine) جو تمباکو میں پائے جانے والا سب سے مضر زہر ہے۔

تمباکو کی تاریخ:

خیال کیا جاتا ہے کہ تمباکو کی کاشت کی اصل جگہ امریکہ ہے۔ خصوصاً میکسیکو[2] لیکن جنگلی تمباکو کی اصل کی نشاندہی تحدید کے طور پر نہیں کی جاسکی ہے کیونکہ تمباکو کی کاشت چند صدیوں قبل ہی شروع ہوئی ہے۔ مشہور یہی ہے کہ ۱۴۹۲ء مطابق ۸۹۸ھ میں امریکہ کی بازیافت کرنے والا کرسٹوفر کولمبس نے اصل امریکی باشندوں کو جن کا اس نے ریڈ انڈین نام رکھ دیا تھا تمباکو پیتے دیکھا تھا[3] اس وقت پرانی دنیا یورپ، افریقہ اور ایشیا کے لوگ اس سے ناآشنا تھے۔ ریڈ انڈین کا خیال تھا کہ تمباکو طبی خصوصیات کا حامل ہے اور یورپ میں رواج دینے کا اصل سبب بھی یہی تھا۔ ریڈ انڈین اپنی دینی تقریب میں بھی تمباکو استعمال کرتے تھے[4] باور کیا جاتا ہے کہ کرسٹوفر کولمبس اور اس کے ساتھی امریکہ سے واپسی پر تمباکو کے کچھ پودے اسپین لائے تھے اس کے بعد امریکہ کے اصل باشندے تمباکو پرتگال برآمد کرنے لگے۔ پرتگال میں مقیم فرانسیسی سفیر

---

[1] دیکھیے فقہ الاشربۃ وحدھا صفحہ ۴۳۸

[2] ڈاکٹر محمد علی البار نے لکھا ہے کہ اہل میکسیکو ڈھائی ہزار سال پہلے سے تمباکو سے واقف ہیں۔

[3] مشہور یہی ہے کہ امریکہ کا سراغ کولمبس نے لگایا ہے لیکن بعض مسلم وغیر مسلم دانشوروں نے دستاویزات کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں نے کولمبس سے صدیوں سال پہلے اس سرزمین پر قدم رکھا تھا، اس موضوع پر تقریباً نصف صدی سے بحث جاری ہے، دیکھیے مجلّہ منارالاسلام شمارہ جمادی الآخرۃ ۱۴۰۸ء

[4] ریڈ انڈین ابتدائے عہد میں تمباکو نوشی کس طرح کرتے تھے اس سلسلے میں ڈاکٹر زاہد علی واسطی رقمطراز ہیں کہ: برٹش میوزیم لندن میں جو تصاویر موجود ہیں انھیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ریڈ انڈین گھیرا بنا کر بیٹھ جاتے۔ درمیان میں تمباکو کے پتے جلا کر الاؤ بناتے اور لمبی لمبی نلکیوں کے ذریعہ دھواں ناک کے ذریعے اندر کھینچتے تھے، ایسے شواہد موجود ہیں کہ وہ لمبی نلکی کے آخری سرے پر تمباکو کے پتے گھسا کر جلاتے اور دوسرا ناک کے نتھنے میں داخل کر کے لمبی سانس اندر کھینچتے تھے، وہ تمباکو کو جلا کر اس کی دھونی بھی لیتے، جب کولمبس نے امریکہ دریافت کیا تو اس کے ساتھیوں نے نلکیوں کے سرے بجائے ناک میں لینے کے منہ میں دبا کر دھواں اندر کھینچنا شروع کیا۔ (اردو ڈائجسٹ صفحہ ۲۰۰۔ مارچ ۱۹۹۰ء)

(JEAN NICOT) کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی اوراس نے بطور زینت اس کے پودے لگائے اوراپنے اوپراس کا طبی تجربہ بھی کیا جس سے اس کواندازہ ہوا کہ اس میں ہرمرض کی دوا ہے ، اسی اثنا میں فرانس کی ملکہ (CATHERINE DE MEDICEIS) دردسر میں مبتلا ہوئی تو جان نیکوٹ نے اس کا پودا ملکہ کے علاج کے لیے بھیجا بعد میں اس نے اس کے بیج بھی فرانس بھیجے جہاں اس کی کاشت ہونے لگی اورلوگ مختلف طریقوں سے اس کا بکثرت استعمال کرنے لگے وہیں سے تمباکو یورپ کے دیگر ملکوں میں پہونچ گیا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس شخص نے سب سے پہلے تمباکو سے اہل یورپ کوروشناس کرایا ہے وہ اسپین کا فرانسیس ہونڈیز نامی ایک ڈاکٹر ہے جس کواسپین کے بادشاہ فلیپ ثانی نے میکسیکو ایک اطلاعاتی اورتحقیقاتی مہم پر بھیجا تھا بعض مورخین کے بقول ٹھیچر پہلا شخص ہے جس نے پرانی دنیا خصوصاً یورپ کوتمباکو سے روشناس کرایا۔ان کا بیان ہے کہ یہ شخص کولمبس سے بھی ایک صدی قبل ۱۳۹۲ء میں ہندوستان کی تلاش میں جہازرانی کرتا ہوا امریکہ پہونچ گیا تھا۔

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے مطابق درج ذیل ملکوں اورتاریخوں میں اس کی کاشت شروع ہوئی ہے۔فرانس ۱۵۵۶ء پرتگال ۱۵۵۸ء اسپین ۱۵۵۹ء اورانگلینڈ ۱۵۵۶ء یورپ کے باہر اس کی پیداوار کی شروعات کی ایسی کوئی شہادت نہیں ملتی ہے لیکن جن یورپیوں نے امریکہ میں سکونت اختیار کی انہوں نے مندرجہ ذیل جگہوں اورتاریخوں میں اس کی پیداوار شروع کی۔ سانٹوڈومینگو (SANTO DOMINGO) ۱۵۳۱ء کیوبا (CUBA) ۱۵۸۰ء برازیل (BRAZIL) ۱۶۰۰ء جیمس ٹاؤن (JAEMS TOWN) اور ورجینیا (VIRGINIA) ۱۶۱۲ء اورمیری لینڈ (MARYLAND) ۱۶۳۱ء بہرکیف تمباکو امریکہ سے پہلے پہل اسپین آیا اس کے بعد یورپ کے سارے ممالک میں عام ہوگیا اور یورپ ہی کے راستے ترکی، عرب ممالک، افریقہ، ایران، ہندوستان، جاپان، روس، اوردنیا کے بقیہ ممالک میں اس کی رسائی ہوگئی اوراس وقت تقریباً سوممالک میں اس کی باقاعدہ کاشت ہوتی ہے۔

اس وقت چین اور امریکہ کے بعد ہندوستان دنیا کا تیسرا سب سے بڑا تمباکو اُگانے والا ملک ہے۔حکومت کوتمباکو کے ٹیکس سے ایک ارب پچاس کروڑ ڈالرسالانہ ملتے ہیں ہندوستان میں باون کروڑ کلوگرام تمباکو اگایا جاتا ہے اس میں سے آدھا ایکسپورٹ کیا جاتا ہے اور باقی ہندوستان ہی میں استعمال ہوتا ہے ۔ ہندوستان میں دس لاکھ تمباکو فارم ہیں۔ پچاس لاکھ افراد اس میں کام کرتے ہیں ، پندرہ لاکھ کسان تمباکو اگاتے ہیں۔ دنیا کا اسیّ فیصد پیدا ہونے والا تمباکو سگریٹ بنانے میں استعمال ہوتا ہے مگر ہندوستان میں صرف بیس فیصد سگریٹوں میں استعمال ہوتا ہے، پچاس فیصد بیڑیوں کی تیاری میں اورتیس فیصد زردہ بنانے میں۔

عرب اور مسلم ممالک میں اس کی آمد:

عرب ملکوں میں تمباکو کب متعارف ہوا ، اس کی تاریخ بتانا مشکل ہے کیونکہ مؤرخین کے خیالات اس سلسلے میں مختلف ہیں ، البتہ اُنکے اختلافات ۹۹۹ھ اور ۱۰۲۰ھ کے درمیان منحصر ہیں ، یعنی ۱۵۹۰ء اور ۱۶۱۱ء کے درمیان ، یعنی اہل یورپ کی دریافت کے ایک صدی بعد تمباکو عرب ممالک میں آ گیا تھا، محققین کے نزدیک اس سے پہلے عرب تمباکو سے ناآشنا تھے یہی وجہ ہے کہ قدیم عربی لغات میں تمباکو سے متعلق کوئی لفظ مذکور نہیں ہے۔

لیکن صاحب تاج العروس محمد مرتضی زبیدی اس رائے سے متفق نہیں ہیں ، ان کا دعویٰ ہے کہ عرب زمانۂ قدیم ہی سے تمباکو سے واقف ہیں چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب ہدیۃ الاخوان فی شجرۃ الدخان کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ:

" زعم كثير من أهل العصر ومن قبلهم أن هذه الشجرة مجهولة الوصف والشأن وأنه لم يعرفها العرب ولا ذكرها أحد منهم في كتاب، وهذا الزعم فاسد ، كيف وقد ذكرها غيرواحد من الأئمة كابن دريد في "الجمهرة"، والأزهري

في " التهذيب " والجوهري في " الصحاح " والمجد في " القاموس " وسبقهم امام العارفين أبو حنيفة الدينوري في كتاب النبات "۔[1]

ترجمہ: ''بہت سے معاصرین اور اگلے لوگوں کا دعویٰ ہے کہ یہ درخت غیر معروف ہے، نہ تو اہل عرب اس سے آشنا تھے اور نہ ہی اس کا تذکرہ کسی نے اپنی کتاب میں کیا ہے، یہ دعویٰ حقیقت سے دور ہے، بھلا یہ دعویٰ کیسے درست ہوسکتا ہے جب کہ بہت سے ائمہ فن نے اس کو ذکر کیا ہے ، مثلاً ابن درید نے '' **الجمهرة** '' میں ازہری نے ''التہذیب'' میں، جوہری نے ''الصحاح'' میں، مجد الدین فیروز آبادی نے ''القاموس'' میں اور ان سے پہلے امام العارفین ابوحنیفہ دینوری نے کتاب النبات میں اس کا تذکرہ کیا ہے''

نیز اپنے موقف کی تائید میں تابط شرا کا شعر:

كانما حثحثوا حصاً قوادمه　　أو أم خشفٍ بذى شث وطبّاق

پیش کرکے اس کی شرح میں اہل لغت کے اقوال نقل کیے ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ مذکورہ شعر میں لفظ ''طبّاق'' سے تمباکو کا درخت مراد ہے، لیکن عام محققین زبیدی کی اس رائے سے متفق نظر نہیں آتے ، حالانکہ طباق کو نبت یا شجر ہی سے تعبیر کیا گیا ہے، اور اسکے جو خواص ابوحنیفہ دینوری نے لکھے ہیں تمباکو کے خواص سے ملتے جلتے ہیں، مجمع اللغۃ العربیۃ مصر کی ڈکشنری المعجم الوجیز: صفحہ ۳۸۶ میں صاف اور واضح طور پر الطباق کی تشریح الدخان (تمباکو) سے کی گئی ہے، چنانچہ اس میں مذکور ہے ''الطباق :الدخان، وھونبات'' نیز علی الاجھوری المصری نے بھی لکھا ہے کہ الدخان کا نام طب کی کتابوں میں الطباق مذکور ہے۔ [2]

[1] دیکھیے الدخینہ، ص۱۵۲ [2] ملاحظہ ہو ''الاعلان بعدم تحریم الدخان: ص۱۱

بہر کیف بعض اہل علم نے عرب ملکوں میں تمباکو کی تاریخ بتانے کی جو کوشش کی ہے اس کی ایک جھلک پیش ہے۔

صاحب الدر المختار اپنے شیخ نجم الدین بن بدر الدین الغزی الشافعی کا قول نقل کرتے ہیں:

'' التتن الذى حدث وكان حدوثه بدمشق فى سنة خمسة عشر بعد الألف ''۔[1]

ترجمہ: تتن یعنی تمباکو کا وجود دمشق میں ۱۰۱۵ھ میں ہوا (مطابق ۱۶۰۶ء و ۱۶۰۷ء)

ایک شامی شاعر نے اس کی تاریخ اور ساتھ ہی اس کا شرعی حکم اس طرح بتانے کی کوشش کی ہے:

سألونى عن الدخان وقالوا　　هل له فى كتابنا ايماء

ترجمہ: ''لوگوں نے مجھ سے تمباکو کے بارے میں سوال کیا اور کہا کہ ہماری کتاب میں کیا اس کا کوئی ذکر واشارہ ہے''؟

قلت ما فرّط الكتاب بشئ　　ثم أرّخت يوم تأتى السماء

۹۹۹ھ

ترجمہ: ''میں نے کہا کہ کتاب نے کسی چیز کو نہیں چھوڑا ہے، پھر میں نے تاریخ نکالی یوم تاتی السماء '' حروف جمل کے حساب سے ۹۹۹ھ نکلتا ہے، نیز شاعر نے قرآن کریم کی آیت ''فارتقب **يوم تأتي السماء بدخان مبين**'' (الدخان:۱۰) کی طرف اشارہ کرکے اس کا شرعی حکم بتانے کی کوشش کی ہے، یعنی تمباکو کا استعمال درست نہیں ہے ۔ گوکہ اصولاً مذکورہ آیت سے تمباکو کی حرمت ثابت کرنا صحیح نہیں ہے۔

[1] الدر المختار ۶/۴۵۹

ابراہیم اللقانی اپنی کتاب عمدۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید میں لکھتے ہیں:

'' **قد حدث فی أوائل القرن الحادی عشر وقبیله بمدة قلیلة** '' [1]

ترجمہ: ''گیارہویں صدی ہجری کے اوائل اوراس سے تھوڑی مدت پہلے اس کا وجود ہوا'' صاحب مجالس الابرار نے بھی سنہ کی تعیین تو نہیں کی لیکن اندازہ لگانے کی کوشش کی ہے چنانچہ وہ رقم طراز ہیں:

''اورجن کاموں میں بالکل کوئی فائدہ نہیں ان میں سے ایک حقّہ بھی ہے جو آج کل کفار کی طرف سے جو اہل ایمان کے دشمن ہیں نکلا ہے،اوراس کے پینے میں تمام خلقت خاص وعام مبتلا ہے، چنانچہ حقّہ گیارہویں قرن کے اول میں نکلا، اور تمام لوگوں کے لیے ایک بہت بڑا فتنہ ہوگیا کہ اس کا استعمال تمام شہروں میں مردوں اورعورتوں اور بچوں میں پھیل گیا '' [2]

مذکورہ بالا اہل علم نے تمباکو کی جو تاریخ بتانے کی کوشش ہے اس میں تقریباً سب کا مدعا ایک ہی ہے۔

شمالی افریقہ میں بھی تمباکو کی رسائی مذکورہ بالا تاریخ اوراس کے گردوپیش میں ہوئی ہے، مراکش میں مالی کے راستے ۱۰۰۱ھ (مطابق ۱۵۹۲ء و۱۵۹۳ء) میں آیا، اور فارس میں ۱۰۰۷ھ میں، یعنی اس کے چھ سال بعد ،اس کے بعد سارے مغرب عربی میں پھیل گیا۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مغرب عربی میں تمباکو کی رسائی جنوب سے ہوئی ہے۔ابراہیم اللقانی کے قول سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔انہوں نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ پہلے پہل تمباکو کا وجود ۱۰۰۵ھ میں ٹمبکٹو شہر میں ہوا جو اس وقت مالی کے تابع ہے۔

مصر میں تمباکو کی آمد ۱۶۱۱ء میں ہوئی جیسا کہ اسحاقی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے، لقانی کے بقول احمد بن عبداللہ خارجی پہلے پہلے تمباکو کومصر میں لایا تھا۔

[1] تہذیب الفروق :۱/۲۱۶ [2] مجالس الابرار مترجم اردو: صفحہ ۶۸۱

ترکی میں اس کی آمد ۱۶۰۵ء میں ہوئی،بعض مؤرخین کے بقول یورپ میں آنے کے چند سال بعد ہی ترکی پہنچ گیا تھا۔

اورایران میں شاہ عباس ثانی کے عہد میں اس کا استعمال ہوتا تھا جو ہندوستان میں شہنشاہ جہانگیر (۱۵۶۹۔۱۶۲۷) کا ہم عصر تھا،شہنشاہ جہانگیر تزک جہانگیری میں لکھتا ہے:

''تمباکو کے مضر اثرات کی وجہ سے میں نے خود اپنی سلطنت میں حکم دیا کہ کوئی شخص تمباکو نوشی نہ کرے، برادرم شاہ عباس والئ ایران نے بھی تمباکو کے نقصانات سے مطلع ہوکر ایران میں حکم دے دیا کہ کوئی شخص اس کے پینے کا مرتکب نہ ہو، خانِ عالم ایک طویل مدت سے متواتر تمباکو پینے کی عادت سے مجبور تھا اور اکثر اوقات اس امر کا اقدام کرتا رہتا تھا، اس وجہ سے شاہِ ایران کے ایلچی یادگار علی سلطان نے شاہ عباس کو ایک عرضداشت میں لکھا کہ خانِ عالم ایک لمحہ بھر بھی بغیر تمباکو کے نہیں رہ سکتا اس عرضداشت کے جواب میں شاہ ایران نے یہ شعر لکھ کر بھیجا:

رسولِ یار می خواہد کند اظہار تنباکو
من از شمع وفا روشن کنم بازار تنباکو

(میرے دوست کا ایلچی مجھ سے تمباکو کی خواہش کا اظہار کرتا ہے اور میں شمع وفا سے تمباکو کا بازار روشن کرتا ہوں)

خانِ عالم نے شعر پڑھ کر جواب میں لکھا:

من بے چارہ می بودم از اظہار تنباکو
زلطفِ شاہ عادل گرم شد بازار تنباکو

'' میں اس قدر بیچارگی کا شکار تھا کہ تمباکو کی خواہش ظاہر نہیں کرسکتا تھا اب عادل

بادشاہ کی مہربانی سے تمباکو کا بازار گرم ہے"[1]

اس تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ عباس کے زمانے میں اہل ایران تمباکو نوشی کر رہے تھے، صحیح بات یہ ہے کہ اسلامی ملکوں میں تمباکو متعارف ہونے کی تاریخ کا حتمی تعین کرنا ایک مشکل امر ہے، قرین قیاس یہی ہے کہ حکام اور علماء کو جس وقت اس کی طرف توجہ ہوئی ہے اور اس سلسلے میں احکام وفتاویٰ جاری ہوئے ہیں اسی تاریخ کو اہل علم نے نوٹ کیا ہوگا، البتہ کم ازکم وثوق کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ تمباکو عرب ممالک نیز شمالی افریقہ میں گیارہویں صدی ہجری کے اوائل میں متعارف ہو چکا تھا۔

برصغیر ہند میں:

برصغیر ہند میں اس کی آمد کی تاریخ مبہم سی ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے کارپرداز اپنے ساتھ لائے تھے لیکن یہ امر محقق ہے کہ شہنشاہ اکبر (۱۵۵۶،۱۶۰۶) کے عہد میں تمباکو متعارف ہو چکا تھا، اور گمان غالب ہے کہ اسے برصغیر لانے والے پرتگالی تاجر تھے جن کے پیشرو واسکوڈی گامانے ۱۴۹۸ء میں ساحلِ مالابار پر قدم رکھا تھا، بعد میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے کارپرداز فرنگی بھی اپنے ساتھ تمباکو لائے ہوں گے، اس سلسلے میں حکیم محمد عبداللہ رقم طراز ہیں:

"سولھویں صدی کے ابتدائی نصف میں اسکی رسائی دربار اکبری میں ہوئی اور اکبر اعظم کے عہد میں ہندوستان میں شاندار حقّے تیار ہونا شروع ہوئے، بظاہر تمباکو نوشی کا رواج اس سے پہلے بھی عام ہوگا، اور دربار اکبری میں اسکی رسائی بہت دیر بعد ہوئی ہوگی، شہنشاہِ جہانگیر تزک جہانگیری میں رقم طراز ہیں کہ اسے (تمباکو) فرنگی لوگ امریکہ سے لائے۔ مؤلف دار اشکوہی نے بھی اس کی تصدیق کی ہے، وہ لکھتا ہے کہ تمباکو ۹۱۴ھ المقدس کے قریب قریب اکبر کے عہد کے آخر میں فرنگستان کی طرف سے آیا تھا"۔

---

[1] اردو ڈائجسٹ ص ۲۰۱، شمارہ مارچ ۱۹۹۰ء

"تمباکو ابتدا میں جنوبی ہند کی طرف سے آیا جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ اہل فرنگ ہند میں اسی جانب سے وارد ہوئے تھے، امریکہ کا جنگلی تمباکو آج کل بھی بمبئی، ٹراونکور اور لنکا میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ مآثر رحیمی میں مرقم ہے کہ تمباکو پہلے دکن میں آیا اور وہاں سے اکبر کے زمانہ میں شمالی مشرقی ہند میں پہنچا"۔[1]

نظیری نیشاپوری متوفی ۱۰۲۳ھ جو عبدالرحیم خانخاناں، اکبر اور جہانگیر کا درباری شاعر رہ چکا ہے وہ بھی تمباکو کا دلدادہ تھا، اس نے تمباکو کی تعریف میں پوری ایک غزل لکھی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مذکورہ حکام کے زمانہ میں تمباکو نوشی عام ہو چکی تھی، اس غزل کے تین شعر قارئین بھی ملاحظہ فرمالیں:

نے سنبل تنباکوئے نہ آتش رخسارۂ
دل بوئے خامے می دہد بے داغ آتش پارۂ

در نخل تنباکو نگر صوفی شدہ باز آمدۂ
در کوئے خود سرگشتۂ در شہر خود آوارۂ

ساغر نظیری کم بکش زیں خشک مے ہر دم بکش
کت موم از و شد آہنے کت لعل از و شد خارۂ [2]

ہندوؤں کی مذہبی کتابوں پُران وسمرتی میں تمباکو کا ذکر ملتا ہے، ان کتابوں میں تمباکو نوشی سے سخت منع کیا گیا ہے۔ براھما پُران میں یہاں تک مذکور ہے کہ صرف تمباکو نوش ہی نرک (جہنم) میں نہیں جائے گا بلکہ تمباکو نوش براہمن کو دان (عطیہ) دینے والا بھی نرک میں جائے گا۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تمباکو ہندوستان میں ہزاروں سال سے موجود ومعروف تھا، اور کم ازکم اس زمانے میں معروف تھا جس زمانے میں مذکورہ کتابیں عالم وجود میں آئیں۔

---

[1] خواص تنباکو ص ۱۳-۱۴ [2] دیکھیے غزلیات نظیری ص ۲۵۲، مطبوعہ لاہور ۱۹۲۰ء

تمباکو کی طبّی حیثیت :

تمباکو چونکہ خواب آور Narcotic مسکن Sedative اور عرق آور Diaphoretic ہےاس لیےابتدامیں اس کااستعمال دواہی کےطور پرہواہے،بعدمیں تمباکونوشی کی حیثیت سےمشہورہوا،یورپ میں اس کےرواج دینے کی اصل وجہ طبّی افادیت ہی تھی۔

اسپین کےایک ڈاکٹر نےتمباکوکےفوائداورطریق استعمال پرایک کتاب تالیف کی ہے جس کا ترجمہ ابن حافی نےعربی میں کیا ہے، ابن حافی نے مؤلف کا نام موتاروس بتایا ہے [1] لاطینی میں اس کا نام کیا ہےاس سےواقف نہ ہوسکا ۔

عبدالقادر بن محمد بن یحییٰ الحسینی الطبری الشافعی تمباکو کی افادیت کے بارے میں رقم طراز ہیں:

" وأما ما ظهر من منافعه ، فكثير ، من ذلك تسكين صنوف الرياح ونفخ المعدة ، كما شهدت به التجربة ، وقد شاهدت نفعه في رياح كانت تتعهدني في كل عام في وقت مخصوص فقطعها باذن الله " .[2]

" تمباکو کے جوفوائد سامنے آئے ہیں، وہ بہت ہیں انہی فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ مختلف قسم کی ریاح اور نفخ معدہ کو رفع کرتا ہے، جیسا کہ تجربہ سے اس کا پتہ چلا ہے، اور خود میں نے اس کی افادیت محسوس کی ہے، جب کہ ہر سال میں ایک مخصوص وقت میں ریاح کا شکار ہوتا تھا تو تمباکو نے اللہ کے حکم سے اس کا ازالہ کردیا"۔

حکیم محمد عبداللہ ملتانی نےمختلف امراض کےعلاج کےلیےایک سو اکتالیس ایسے نسخے اپنی کتاب "خواص تمباکو" میں تحریر کیے ہیں جن میں تمباکو کوایک اہم عنصر کی حیثیت سے شامل

[1] دیکھیے کشف الظنون ۱/۸۶۳ [2] الفوائد العدیدہ ۲/۸۳

ہے۔

سائنس دانوں نے ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ تمباکونوشی، ایک لاعلاج مرض "مرض نسیان" Alzheimer's disease کوروکنے میں مدد دیتی ہے، اس سلسلے میں خلیج ٹائمز مورخہ ۲۰/نومبر ۱۹۹۱ء میں نشر ایک رپورٹ کے اہم حصہ کا ترجمہ نذر قارئین ہے:

برٹش میڈیکل جنرل میں شائع شدہ ایک تحقیقاتی رپورٹ میں اظہار کیا گیا ہے کو جولوگ جتنی زیادہ سگریٹ نوشی کرتے ہیں اتنا ہی ان کے مرض نسیان میں مبتلا ہونے کے مواقع کم ہوتے ہیں، یا دور ہوجاتے ہیں۔

مرض نسیان درمیانی عمر یا بوڑھے لوگوں کا مرض ہے جس میں دماغی خلیوں میں تبدیلیاں ہوجاتی ہیں، اور یادداشت کمزور ہوتی جاتی ہے اس مرض کی کئی قسمیں ہیں جن میں سے دو Alzheimer's disease مرض نسیان، اور Parkinson's disease یعنی مرض رعشہ لاعلاج ہیں، باقی اقسام کا علاج مناسب دواؤں کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے۔

سائنس دانوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے اس بیان سے مذکورہ بیماری کو روکنے کے لیے سگریٹ نوشی کی وکالت نہیں کررہے ہیں کیونکہ یہ بات مسلمہ ہے کہ سگریٹ نوشی کا دماغ پر جو بھی اثر ہو باقی جسم کو بہت زیادہ نقصان پہنچاتی ہے، یہ تحقیقات تمباکو نوشی کا پروپگنڈہ کرنے والوں سے زیادہ معالجوں کے لیے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوں گی، اور شاید مرض نسیان اور مرض رعشہ کی وجوہات معلوم کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں، جن کے روکنے کے لیے سگریٹ نوشی کو معاون بتایا گیا ہے۔

آگے رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر Van duijn اور پروفیسر Albert hofman نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ شاید نکوٹین دماغ کے اندر چند خصوصی کیمیکلس کو زیادہ گاڑھا کرتی ہے جو مرض نسیان کے مریضوں میں کم ہوجاتے ہیں یا زائل ہوجاتے ہیں۔

سگریٹ نوشی کے ذریعہ سے نکوٹین خون میں شامل ہوکر دماغی کیمیکلس کی کمی کو

پورا کرتی ہوگی جن سے بیماری کے اثرات ظاہر ہونے یا لاحق ہونے میں تاخیر ہوتی ہے۔ اور شاید اسی اصول پر سگریٹ نوشی مرض رعشہ کے اثرات کو روکنے میں کچھ معاون و مددگار ہوگی۔ [1]

بہر کیف اس میں کوئی شک نہیں کہ تمباکو کے کچھ طبی فائدے بیان کیے گئے ہیں اور بعض علماء نے تمباکو سے علاج کو جائز بھی قرار دیا ہے، لیکن دوسرے محققین اس رائے سے متفق نہیں، کیونکہ طبی افادیت اس کی حرمت سے مانع نہیں ہے، جیسا کہ شراب اور جوئے کی بعض افادیت نص قرآنی سے ثابت ہے تاہم قرآنی ضابطۂ حلت وحرمت "**اثمهما أكبر من نفعهما**" بیان کر کے ان کی حرمت بھی واضح کر دی گئی ہے۔

اس موقف کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جسے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

" إن الله أنزل الداء والدواء وجعل لكل داءٍ دواءً فتداووا ولا تداووا بحرام " [2]

ترجمہ: "بیشک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور علاج دونوں کو نازل فرمایا اور ہر بیماری کا علاج رکھا، پس تم علاج کروایا کرو اور حرام چیز سے علاج نہ کرواؤ"

دوسری بات یہ ہے کہ کسی مرض کا علاج صرف تمباکو پر منحصر نہیں ہے بالفرض اگر ایسا ہو تو مرض کا علاج مریض کے لیے خاص رکھا جائے گا اور صرف مرض کے ازالہ کے لیے، کیا مرض کے ازالہ کے بعد بھی کہیں دوا کا استعمال مسلسل جاری رکھا جاتا ہے؟۔

تمباکو نوشی کے مختلف طریقے :

۱۔ چبا کر استعمال کرنا، یہ سب سے گھناؤنا طریقہ ہے، اور سب سے زیادہ مضر بھی ہے کیونکہ تمباکو کا اثر انتڑیوں میں بسرعت شامل ہو جاتا ہے اور اعصاب پر اس کا بہت شدید اثر پڑتا

[1] خلیج ٹائمز ۲۰ نومبر ۱۹۹۱ء　[2] سنن ابوداود: حدیث نمبر ۳۸۷۴

ہے خواہ تمباکو پان [1] میں رکھ کر استعمال کیا جائے یا بغیر پان کے نقصانات یکساں ہیں۔

کتاب ادب المحلی ص ۱۲۲ کے حوالے سے سید محمد بن جعفر کتانی نے نقل کیا ہے کہ:

---

[1] پان کے اجزاء کا اگر کیمیائی تجزیہ کیا جائے تو اس میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو ہماری صحت کے لیے ضروری ہو، چونا منہ کے عضلات کو سخت کرتا ہے اور کتھا دانتوں پر بدنما داغ چھوڑتا ہے، پان میں تمباکو ملا لیا جائے تو بقول کسے "سونے پر سہاگہ"۔ اسی لیے ملک الشعراء ابوطالب کلیم نے تنبولیوں کی بات نہ ماننے کی تلقین کی ہے:

منہ بر وعدۂ تنبولیاں دل　　که جز خوں خوردن از وے نیست حاصل

اس کے باوجود پان صدیوں سے برصغیر کے معاشرے کا جزء لاینفک ہے جس پر متعدد شعراء نے مختلف زاویے سے طبع آزمائی کی ہے ،ضیافت طبع کے لیے چند اشعار پیش ہیں۔

خسرو کا فارسی میں ایک شعر ہے:

پاں خوردہ بمن دادہ اگال آں بت ہندی　　ایں بوسۂ پیغام چہ رنگیں مزہ دارد

انعام اللہ خاں یقین کا شعر ملاحظہ ہو:

جب پان کھا کے پیارا گلشن میں جا ہنسا ہے　　بے اختیار کلیاں تب کھل کھلا ئیاں ہیں

شیخ امام بخش ناسخ کہتے ہیں:

مسی آلودہ لب پر رنگ پان ہے　　تماشا ہے تہ آتش دھواں ہے

اور نظیر اکبر آبادی ایک مخمس میں کہتے ہیں:

پان کھانا ہے ترا قتل کے عالم کا نشان　　اور خوباں کی طرح اپنے تو ہنسنے کو نہ جان
دیکھ کہتا ہوں ستمگر مری اس عرض کو مان　　پان کھا کھا نہ ہنس اس درجہ تو اے دشمنِ جان
ابھی بھر جائیں گے خوں میں لب و دندان کئی

مشتاق پردیسی جو معاصر شعراء میں سے ہیں کہتے ہیں:

بارش لالہ و گل چاروں طرف جاری ہے یہ الگ بات کہ یہ پیک کی پچکاری ہے
پان کھانے ہی سے یہ راز عیاں ہوتا ہے گوشۂ لب سے لہو کیسے رواں ہوتا ہے
شیروانی پہ " دل خون شدہ" کی تصویر کوٹ پر دامنِ گلچیں کا گماں ہوتا ہے
جا بجا پیک کے یہ داغ پتا دیتے ہیں تم کدھر ہو کے گزرتے ہو بتا دیتے ہیں

''والأمم المتوحشة تمضغه وهذه أكثر الطرق ضرراً لدخوله في المعدة مع الريق''.

ترجمہ: ''یعنی وحشی قومیں تمباکو کو چباتی ہیں اور یہ طریقۂ استعمال تمباکو کے لعاب کے ساتھ معدہ میں داخل ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ مضر ہے''۔

یہ طریقۂ استعمال برصغیر ہند اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک میں بہت مقبول ہے، حالانکہ اس کے استعمال سے منہ میں سخت بدبو پیدا ہوتی ہے اور منہ میں کینسر بھی ہوجاتا ہے جیسا کہ اس سلسلے میں تحقیقات سے پتہ چلتا ہے۔ گٹکے میں بھی تمباکو ہوتا ہے اور اکثر پان مسالے میں بھی، یہ دونوں بغیر پان کے چبا کر استعمال کیے جاتے ہیں، لیکن زردہ پان کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے، استعمال کی یہ سب شکلیں صحت انسانی کے لیے سخت مضر ہیں۔ پان مسالے اور گٹکے سے نہ صرف دل کا دورہ، منہ کا کینسر ہوتا ہے بلکہ لقوہ جیسی بیماری بھی عام ہونے لگی ہے، گٹکے کے بارے میں تو ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اگر سگریٹ نوشی مضر ہے تو گٹکا خوری مہلک ہے۔

۲۔ سونگھ کر استعمال کرنا یعنی نسوار یا ناس کے ذریعہ، نسوار کو پاؤڈر کی شکل میں تیار کیا جاتا ہے اور اس میں نشاط انگریز دوسرے اجزاء کی آمیزش کی جاتی ہے، یہ طریقۂ استعمال بھی صحت کے لیے مضر ہے کیونکہ اس سے بھی زہریلے اجزاء ناک کے ذریعہ جسم میں داخل ہوتے ہیں، پہلے یہ طریقۂ استعمال بہت رائج تھا، تمباکو کی عالمی پیداوار کا نصف نسوار کی شکل میں استعمال ہوتا تھا۔ لیکن اب اس طریقۂ استعمال کی مقبولیت کم ہوگئی ہے اور سگریٹ نوشی کا رجحان زیادہ ہوگیا ہے اس وقت تمباکو کی عالمی پیداوار کا صرف ۲٪ ہی نسوار میں استعمال ہوتا ہے، افغانستان و پاکستان میں نسوار کی ایک قسم دانتوں کی سائڈ میں رکھ کر بھی استعمال کی جاتی ہے، اس صورت میں تمباکو کے زہریلے اثرات منہ کی تہ سے جذب ہوکر خون کے ذریعہ بقیہ جسم میں منتقل ہوجاتے ہیں۔

۳۔ سگار کے ذریعہ بھی تمباکو نوشی کی جاتی ہے، اس میں تمباکو کے پتے بغیر توڑے ہوئے

استعمال کیے جاتے ہیں، ایک زمانہ میں اس کی بڑی شہرت تھی، کیوبا، برازیل اور فلپائن وغیرہ کے سگار بہت مقبول تھے۔

۴۔ پائپ کے ذریعہ بھی تمباکو کو استعمال کیا جاتا ہے، اس کے بارے میں خیال ہے کہ دھواں منہ تک پہونچنے سے قبل ٹھنڈا ہوجاتا ہے، اور تمباکو کا دھواں نکوٹین اور دیگر مضر اجزاء سے صاف ہوجاتا ہے پھر بھی یہ طریقۂ استعمال ہونٹوں کے کینسر و دیگر امراض سے نہیں بچا سکتا۔

پائپ کے ذریعہ جو تمباکو استعمال کیا جاتا ہے وہ ایک خاص طریقے سے تیار کیا جاتا ہے۔

۵۔ حقّہ کے ذریعہ بھی تمباکو نوشی بکثرت کی جاتی ہے، اور یہ طریقہ استعمال بعض عرب ملکوں میں بھی بہت مقبول ہے، حقہ میں استعمال ہونے والا تمباکو بھی ایک خاص طریقے سے تیار کیا جاتا ہے، حقہ کے پانی کے بارے میں خیال ہے کہ وہ تمباکو کے دھوئیں کو صاف کرکے بےضرر کردیتا ہے لیکن یہ نظریہ درست نہیں ہے کیونکہ بہت سے لوگ حقہ نوشی کی وجہ سے اپنی جانیں گنوا دیتے ہیں، سینے کے امراض کے ایک ماہر کا کہنا ہے کہ حقہ نوشی کے عادی وہم وگمان میں مبتلا ہیں اگر وہ یہ تصور کرتے ہیں کہ حقہ سگریٹ سے کم نقصان دہ ہے۔

پاکستان میں ایٹمی توانائی کے ایک طبی مرکز نے اس عقیدہ کو غلط ثابت کیا ہے کہ روایتی حقہ سگریٹ کے مقابلہ میں صحت کے لیے کم مضر ہے، ملتان میں واقع اس مرکز میں کیے گئے ایک مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سگریٹ اور حقہ دونوں سے ہی کاربن مونو آکسائڈ کے زہریلے اثرات صحت کے لیے یکساں خطرہ ہیں۔ اونچے درجہ حرارت پر کاربن ایندھن کی نامکمل سوختگی سے کاربن مونو آکسائڈ گیس پیدا ہوتی ہے، سگریٹ کے کنارہ اور حقہ کی چلم دونوں ہی میں یہ گیس بنتی ہے۔

عالمی ادارہ صحت کے ایک سینیر مصری ڈاکٹر شریف عمر کا کہنا ہے کہ حقے کے

نقصانات بمقابلہ سگریٹ مختلف نوعیت کے ہیں لیکن کم نہیں، آگے مزید کہتے ہیں کہ حقہ کا پانی دھوئیں کو مکمل طور پر فلٹر نہیں کرتا، مزید برآں یہ کہ ایک حقہ کا متعدد افراد کے ذریعہ استعمال ٹی بی کے مرض کو پھیلاتا ہے، اور یہ بھی قابل ذکر ہے کہ حقہ کا کش زور سے لینا پڑتا ہے جس کی وجہ سے پھیپھڑے کی ضخامت بڑھ جاتی ہے۔[1]

۶۔ سگریٹ اور بیڑی کی شکل میں تمباکو سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے، اور عالمی سطح پر سب سے زیادہ یہی طریقہ مقبول اور رائج ہے، رپورٹوں کے مطابق عالمی سطح پر تمباکو ۹۰٪ سگریٹ کے ذریعہ استعمال ہوتا ہے، سگریٹ میں اب فلٹر بھی ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سگریٹ نوشی عام ہوگئی اور اس کے نقصانات منظر عام پر آنے لگے تو بعض دردمند حضرات نے سگریٹ نوشی کے خلاف مہم شروع کردی جسکا اثر تمباکو کی فروخت پر لازمی تھا اس لیے کمپنیوں نے مجبور ہو کر فلٹر ایجاد کیا کہ اس سے تمباکو کے مضر اثرات کا سدّ باب ہو جائے گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمباکو کے سلگنے سے پیدا ہونے والے بعض اجزاء کو فلٹر صرف ۶۰٪ روک دیتا ہے، لیکن جو اجزاء کینسر کا سبب بنتے ہیں وہ تقریباً سبھی فلٹر سے گزر کر جسم کے اندر داخل ہو جاتے ہیں جو انسانی صحت کے لیے سخت مضر ہیں۔

۷۔ گل، تمباکو کو پوری طرح باریک پیس کر پاؤڈر کی شکل میں تیار کیا جاتا ہے جسے منجن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

۸۔ قوام کی صورت میں بھی استعمال ہوتا ہے جو تمباکو کی ترقی یافتہ ایک شکل ہے اور

---

[1] حقہ کی اس ضرر رسانی کے باوجود ہنوز عوام میں اسے مقبولیت حاصل ہے اور ماضی میں برصغیر کے سلاطین ونوابوں نے جس تزک واحتشام سے اسے استعمال کیا اس کی نظیر دیگر ممالک میں ملنا مشکل ہے۔ حقہ پر متعدد شعراء نے طبع آزمائی کی ہے۔ نواب نصیر الدین حیدر کی فرمائش پر شیخ امام بخش ناسخ نے برجستہ یہ اشعار کہے تھے۔

حقہ جو ہے حضور معلی کے ہاتھ میں — گویا کہ کہکشاں ہے ثریا کے ہاتھ میں
ناسخ یہ سب بجا ہے ولیکن تو عرض کر — بے جان بولتا ہے مسیحا کے ہاتھ میں

مخصوص طریقے سے تیار کیا جاتا ہے، بقول مفتی حکیم احمد حسن خاں صاحب ٹونکی قوام بشکل معجون (تمباکو، شکر یا سیکرین، ورق نقرہ، ایسپنس اور زعفرانی رنگ سے بنے ہوئے) ذائقہ دار مرکب کا نام ہے۔ جو چھوٹی بڑی شیشیوں میں بھرا ہوا تنبولی اور چند دیگر دکاندار فروخت کرتے ہیں اور پان وتمباکو کے شائقین اسے پان کے ساتھ یا تنہا چاٹتے اور اسکی مصنوعیت وذائقہ سے لذت گیر ہوتے ہیں۔

تمباکو پر تحقیقات کل اور آج :

یہ خیال کہ تمباکو نوشی مضر صحت ہے اتنا ہی پرانا ہے جتنا خود تمباکو ۱۶۰۴ء میں برطانیہ کے شاہ جیمس اول (James1) نے سرکاری طور پر پہلی بار تمباکو کے مضر ہونے کا اعلان کیا، یہی تمباکو کے خلاف پہلا دھماکہ تھا۔

تمباکو کے خلاف پہلی رپورٹ ۱۸۵۹ء میں چھپی، جس میں بتایا گیا تھا کہ فرانس کے ایک اسپتال میں ۶۸ مریض جو ہونٹوں، گلے اور منہ کے دیگر حصوں کے کینسر میں مبتلا تھے سب تمباکو استعمال کرتے تھے، ان میں ۶۶ مریض چھوٹا سا مٹی کا بنا ہوا پائپ استعمال کرتے تھے، اس رپورٹ کے بعد اس قسم کے پائپ کی مقبولیت ختم ہوگئی۔

انسانی صحت اور تمباکو کے تعلق کا سلسلہ چلتا رہا اور لوگوں کی دلچسپی روز بروز بڑھتی رہی حتی کہ جنگ عظیم اول اور دوم کے بعد تو سگریٹ نوشی بہت زیادہ عام ہوگئی اور تمام دنیا میں پھیل گئی۔

عالمی صحت تنظیم (W.H.O) نے ایک رپورٹ پیش کی کہ جن ملکوں میں سگریٹ نوشی کی لعنت زیادہ مقبول اور عام ہے وہاں پھیپھڑوں کے کینسر سے شرح اموات میں خطرناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔

۱۹۵۴ء میں امریکن کینسر سوسائٹی American Cancer Society اور برٹش میڈیکل ریسرچ کونسل British Medical Research

Council نے تین سال کے اعداد وشمار پر مشتمل ایک رپورٹ پیش کی جس میں بتایا گیا کہ سگریٹ نوشوں میں شرح اموات دوسروں کی نسبت زیادہ ہے۔

۱۹۶۲ء میں برطانیہ کے Royal College of Physicians of London نے ایک مختصر جامع رپورٹ میں تمباکو اور اس سے متعلق بیماریوں پر بحث کی اور سگریٹ نوشی کو سخت مضر صحت ثابت کیا، اس پر برطانوی حکومت نے ایک پروگرام شروع کیا تاکہ لوگوں کو تمباکو کے استعمال میں کمی کرنے کے لیے تعلیم دی جا سکے۔

۱۹۶۳ء میں امریکن کینسر سوسائٹی نے ایک دوسری رپورٹ شائع کی جس میں بتایا گیا کہ جوں جوں سگریٹ نوشی کی عادت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، سگریٹ نوشوں کی شرح اموات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن ان سب رپورٹوں کے باوجود امریکہ میں تمباکو کے استعمال کی شرح میں کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوئی۔

۱۹۶۴ء میں United States Surgeon General کی تشکیل کردہ ایک کمیٹی نے اپنی دو سالہ تحقیقات کے بعد اپنی رپورٹ میں واضح کیا کہ امریکی مردوں میں ۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۰ء تک سگریٹ نوشی کی وجہ سے پھیپھڑوں کے کینسر کے مریضوں میں شرح اموات ۷۰٪ بڑھ گئی ہے، کمیٹی نے سگریٹ نوشی کو خطرناک حد تک مضر صحت قرار دیا اور اس کے کنٹرول کے لیے درخواست کی۔

رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ پھیپھڑوں کا کینسر، دل کی شریان، خون کی بیماری، پھیپھڑوں کی قدیم سوزش اور کھانسی وغیرہ جیسی خطرناک بیماریوں کا تعلق سگریٹ نوشی سے ہے۔ اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ ہونٹوں کے کینسر کا تعلق پائپ سے ہے۔

۱۹۶۵ء میں امریکہ میں ایک قانون پاس ہوا کہ یکم جنوری ۱۹۶۶ء سے سگریٹ کے تمام پیکٹوں پر تمباکو کے مضر صحت ہونے کا لیبل ہونا چاہیے۔

جنوری ۱۹۷۱ء سے ٹی وی پر سگریٹ کے اشتہارات بند کر دیے گئے، اور

امریکن کینسر سوسائٹی اور ہارٹ ایسوسی ایشن نے ٹی وی کے ذریعہ ابلاغ کو تمباکو نوشی کے خلاف خوب خوب استعمال کیا۔

انسانی صحت پر سگریٹ نوشی کے اثرات پر مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے محکمۂ تعلیم وصحت اور بہبود نے ۱۹۶۴ء میں تحقیقات کے لیے بڑی بڑی رقمیں عطیہ کرنی شروع کر دیں۔ اسی سال خود تمباکو کی چھ بڑی کمپنیوں نے ایک کروڑ ڈالر امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کو تحقیقات کے لیے دیے۔ [۱]

یہ تحقیقات اب بھی بہت سے ملکوں میں جاری ہیں اور وقتاً فوقتاً رپورٹیں شائع ہوتی رہتی ہیں لیکن سگریٹ نوشی میں کوئی کمی واقع نہیں ہو رہی ہے، بلکہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، اعداد وشمار کے مطابق صرف ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ۱۹۹۱ء میں تمباکو نوشی اور اس سے پیدا ہونے والے امراض سے ساڑھے تین لاکھ افراد لقمۂ اجل بن گئے۔

چین دنیا کا ایسا ملک ہے جہاں تمباکو نوشی سے مرنے والوں کا تناسب سب سے زیادہ ہے، ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت چین میں روزانہ تقریباً دو ہزار افراد موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔۔۔ ہندوستان میں سالانہ آٹھ لاکھ افراد تمباکو سے پیدا ہونے والی مختلف بیماریوں کی وجہ سے مرتے ہیں۔ کینسر کے ماہروں کا کہنا ہے کہ ہندوستان میں کینسر سے مرنے والوں میں آدھے وہ لوگ ہیں جو تمباکو نوشی کی وجہ سے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں، اور نوجوان تمباکو نوشی کی وجہ سے اکثر دل کے امراض کا شکار ہوتے ہیں، ایک رپورٹ کے مطابق ۴۰ سال سے کم عمر میں عارضہ قلب سے مرنے والوں میں ۷۶ فیصد نوجوان وہ ہیں جو تمباکو نوشی کے عادی تھے۔

عالمی صحت تنظیم کی جدید ترین رپورٹ کے مطابق دنیا میں ہر برس ۴۲ لاکھ افراد سگریٹ نوشی کی وجہ سے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور ۲۰۳۰ء تک یہ تعداد ڈیڑھ کروڑ تک پہنچ سکتی ہے۔

---

[۱] مذکورہ معلومات ''انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا'' ج ۱۸، ص ۴۶۷ سے ماخوذ ہیں۔

تمباکو نوشی کے خلاف مہم کا مختصر جائزہ :

تمباکو کے مبینہ نقصانات کے پیش نظر انسداد تمباکو نوشی کی مہم سرکاری وعوامی سطح پر ابتدا ہی سے جاری تھی اور اس مہم میں مسلم وغیر مسلم سبھی شامل تھے۔

۱۰۳۲ھ میں سلطان احمد اول بن سلطان محمد ثالث نے جب تمباکو کے نقصانات کو محسوس کیا تو اس نے تمباکو کی تمام دکانوں کو بند کرنے کا حکم دے دیا۔

بتایا جاتا ہے کہ سلطان مراد چہارم تمباکو نوش کے دونوں ہونٹ کاٹنے کا حکم دے دیتا تھا۔ اور جو نسوار کے ذریعہ استعمال کرتا تھا اس کی ناک کٹوا دیتا تھا۔

سلطان محمد چہارم کے حکم کے مطابق تمباکو کے پتوں سے تیار کی ہوئی رسی تمباکو نوش کی گردن میں ڈال دی جاتی اور اس کا پائپ ناک میں، پھر اسی حالت میں اسے پھانسی دے دی جاتی۔

جبرتی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ مصر کے والی محمد الیدقجی نے جو ۱۷۴۳ء میں والی مقرر ہوا تھا۔ سڑکوں، دکانوں اور گھروں کے دروازوں پر سرعام تمباکو نوشی ممنوع قرار دیا تھا، اور پولیس کو حکم دے دیا تھا کہ قاہرہ میں روزانہ تین مرتبہ گشت لگائے، جو تمباکو نوش لگے ہاتھوں گرفتار ہوتا اسے سخت سزا دی جاتی۔ ۱؎

سید احمد بن زینی دحلان نے اپنی کتاب ''خلاصۃ الکلام فی امراء البلد الحرام'' میں لکھا ہے کہ شریف مکہ مسعود بن سعود نے ۱۱۴۶ھ مطابق ۱۷۳۳ء و ۱۷۳۴ء میں سرعام قہوہ خانوں اور بازاروں میں تمباکو نوشی منع کرنے کا فرمان جاری کیا تھا۔

سوڈان میں مہدی نے تمباکو کو حرام قرار دیا تھا اور جو شخص کسی بھی طریقے سے تمباکو استعمال کرتے ہوئے پکڑا جاتا اسے اسی کوڑے اور ایک ہفتہ قید کی سزا دیتا۔

۱؎ دیکھیے تاریخ عجائب الآثار فی التراجم والأخبار ج ا ص ۲۲۸

شہنشاہ جہانگیر نے بھی اپنی قلمرو میں تمباکو نوشی پر پابندی عائد کر دی تھی۔ ایران کے شاہ عباس نے بھی جو جہانگیر کا ہم عصر تھا تمباکو نوشی نہ کرنے کا فرمان جاری کیا تھا۔ تزک جہانگیری میں ہے:

''تنبا کو کہ در اکثر مزاجہا وطبیعتہا مقرر است فرمودہ بودم کہ ہیچکس متوجہ بکشیدن آں نشود و برادرم شاہ عباس نیز بضرر آں مطلع گشتہ در ایران میفر مایند کہ ہیچکس مرتکب کشیدن آں نگردد''۔ ۱؎

ترجمہ: ''تمباکو کے بارے میں جس کے اکثر لوگ خوگر ہیں میں نے حکم دیا کہ کوئی شخص تمباکو نوشی نہ کرے، برادرم شاہ عباس نے بھی تمباکو کے نقصانات سے مطلع ہو کر ایران میں حکم دے دیا کہ کوئی اس کے پینے کا مرتکب نہ ہو''۔

دوسری طرف مسیحی حکام نے بھی کچھ کم سرگرمیاں نہیں دکھائیں مثلاً انگلینڈ میں شاہ جاک اول نے سر والٹر رالی Walter Raleigh کو جس نے تمباکو نوشی کو انگلینڈ میں فروغ دیا۔ گرفتار کر کے سزائے موت دیدی اور تمباکو نوشوں نیز تمباکو فروشوں کو سخت سزائیں دیں۔

روسی حکام سترہویں صدی عیسوی کے اواخر تک تمباکو نوش کو پہلی مرتبہ کوڑے مارنے کی سزا دیتے۔ دوبارہ پینے پر اس کی ناک کاٹ دیتے، تیسری مرتبہ میں سزائے موت دے دیتے۔

یہ سب تو پرانی باتیں ہیں، اس زمانے میں بھی انسداد تمباکو نوشی کی مہم جاری ہے، اور عوام میں ایک حد تک تمباکو نوشی کے مضر اثرات کے بارے میں کچھ بیداری ہوئی ہے، بعض ملکوں کے ٹی وی اسٹیشنوں سے تمباکو سے متعلق اشتہارات نشر ہونے بند ہو چکے ہیں اور بعض اخبارات ورسائل بھی اس سلسلے میں اشتہارات شائع نہیں کرتے۔ ہوائی

۱؎ تزک جہانگیری ص ۱۸۳، مطبوعہ علی گڑھ ۱۸۶۴ء

جہازوں میں تمباکو پینے والوں کی سیٹیں نہ پینے والوں سے علیحدہ ہوتی ہیں۔حکومت بحرین کے ادارہ شئون اسلامیہ کی طرف سے مارچ ۱۹۹۴ء میں تمباکو کی حرمت کا فتویٰ جاری کیا گیا ہے۔

متحدہ عرب امارات کے سرکاری اداروں خصوصاً اسپتالوں میں تمباکونوشی منع ہے، شارقہ کی بلدیہ کی طرف سے قہوہ خانوں کو ہدایات دے دی گئی ہیں کہ وہاں کم عمر افراد کو حقہ نہ پیش کیا جائے۔خلاف ورزی کی صورت میں قہوہ خانہ بند کردیا جائے گا یا اس کا لائسنس منسوخ کردیا جائے گا۔

کویت میں سگریٹ نوشی مخالف قانون نافذ کرنے کے بعد عوامی مقامات پر سگریٹ نوشی پر پابندی لگادی گئی ہے۔کسی خلیجی ملک میں یہ اپنی طرح کا پہلا قانون ہے۔کویت کی خبر رساں ایجنسی کے مطابق ریستورانوں، پرائیویٹ کاروں، سرکاری ٹرانسپورٹ، اسپتالوں اور تمام سرکاری عمارتوں میں سگریٹ نوشی پر پابندی لگادی گئی ہے۔

اس قانون کی پہلی مرتبہ خلاف ورزی کرنے پر ۵۰ ڈالر جرمانہ عائد کیا جائے گا۔دوسری مرتبہ ۳۰۰ ڈالر اور تیسری مرتبہ عوامی مقامات پر سگریٹ نوشی کرکے اس قانون کی خلاف ورزی کرنے پر قید کی سزا ہوگی۔

اس قانون کے تحت تمباکو کے کسی بھی اشتہار کو شائع کرنے اور ۲۱ برس سے کم عمر کے بچوں کو تمباکو کی اشیاء کی فروخت پر بھی پابندی لگادی گئی ہے۔

عالمی تنظیم صحت کے مطابق سگریٹ نوشی کے معاملے میں یونان اور قبرص کے بعد کویت تیسرے نمبر پر آتا ہے۔ایجنسی کے مطابق گزشتہ دس برس کے دوران کویت میں ۳۰۰۰ افراد سگریٹ نوشی کے نتیجے میں ہونے والی بیماریوں سے مرے ہیں۔

خلیج تعاون کونسل (G.C.C.) کے چھ ملکوں نے تمباکو اور اس سے تیار ہونے والی اشیاء اور اقسام پر کسٹم ڈیوٹی اجتماعی طور پر ۵۰ فیصد بڑھا دی ہے، یہ فیصلہ ان

چھ ملکوں کے کسٹم ڈائرکٹروں کی ۱۸ مئی ۱۹۹۲ء کو کویت میں منعقد ایک میٹنگ میں کیا گیا۔

ملیشیا کے وزیرِ صحت لی کم سائی نے کہا ہے کہ حکومت ۱۸ سال سے کم عمر کے افراد کی سگریٹ نوشی پر پابندی لگانے کی غرض سے ایک قانون بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ وزارت صحت جلد ہی کابینہ میں اس ضمن میں ایک بل پیش کرے گی، ۱۸ سال سے کم عمر کے لوگوں کو سگریٹ فروخت کرنے کی بھی ممانعت کی جائے گی۔اسی کے ساتھ ہی سگریٹوں کے اشتہارات کو بھی ممنوع قرار دیا جائے گا

وزیرِ اعظم مآثر محمد تمباکونوشی کے سخت خلاف ہیں، ملیشیا میں موٹر گاڑیوں، اسپتالوں، کلینکوں اور تمام سرکاری دفتروں میں تمباکونوشی ممنوع ہوچکی ہے۔

ہمارے ملک ہندوستان میں سرکار نے اسپتالوں، سرکاری دفاتر، کانفرنس ہال، انڈین ایرلائنز کی اندرون ملک پروازوں اور ایرکنڈیشنڈ ریلوے کوچوں میں سگریٹ نوشی کو منع کردیا ہے، کھیلوں اور تعلیمی پروگراموں کے لیے تمباکو کمپنی کی طرف سے اسپانسر شپ اور اشتہارات کو منع کردینے کے اقدامات ہورہے ہیں مرکزی اور ریاستی سرکاریں مختلف طریقوں سے تمباکونوشی پر پابندی کے اقدامات کررہی ہیں۔

وزارتِ ریلوے کے ہیڈ کوارٹر ریل بھون کو ''نواسموکنگ زون'' قرار دیا گیا ہے۔اس قانون کے مطابق اب ریل بھون میں سگریٹ نوشی پر پابندی ہوگی اور اسکی خلاف ورزی کرنے والوں کو ۱۰۰ سے ۵۰۰ روپے تک کے جرمانے کے علاوہ جیل کی سزا بھی ہوگی۔ریل بھون کے سبھی افسروں اور ان سے ملاقات کے لیے آنے والے لوگوں کو صلاح دی گئی ہے کہ ریل بھون میں سگریٹ نوشی نہ کریں۔

اب ملک میں کہیں بھی کسی بھی پبلک مقام پر لوگ تمباکو نوشی نہیں کرسکیں گے، اس سلسلہ کا ایک حکم ۲ نومبر ۲۰۰۱ء کو سپریم کورٹ نے عوامی مفاد کی ایک رٹ کی سماعت کے دوران جاری کیا۔عدالت عظمیٰ نے مرکزی سرکار، تمام ریاستی سرکاروں اور

مرکز کے تحت ریاستوں کوحکم دیا ہے کہ اس معاملے میں فوراً ضروری ہدایات جاری کی جائیں۔

امریکہ اور سنگاپور میں تو سڑکوں پر بھی تمباکونوشی منع ہے، ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں تمباکونوشی میں ایک حد تک کمی واقع ہوئی ہے، اور بیس سال کے عرصے میں تین کروڑ تمباکونوش اپنی یہ عادت ترک کر چکے ہیں لیکن نوجوانوں میں تمباکو نوشی کا رجحان بڑھ رہا ہے، کیونکہ اس سلسلے میں عام طور سے بڑوں پر توجہ مرکوز ہے، کم عمر اور نوجوانوں پر نہیں۔

جاپان کی ایک کمپنی نے انسداد تمباکونوشی کے سلسلے میں ایک اہم پیش رفت کی ہے وہ یہ کہ کمپنی سے وابستہ جو ملازم تمباکونوشی ترک کردے گا اسے ۷۰۰ ڈالر انعام سے نوازے گی۔ جس کا اثر فوری طور پر ظاہر ہوا اور چند ماہ کے اندر کمپنی کے ۶۲ تمباکو نوشوں میں صرف ۲۵ ہی تمباکونوشی کر رہے تھے۔

نیو چائنا ایجنسی کے حوالہ سے ایک خبر ہے کہ چین میں تمام عام جگہوں اور آفسوں میں تمباکونوشی منع کردی جائے گی۔ اور سگریٹ کی پیداوار اور اسکی خرید وفروخت پر کنٹرول کیا جائے گا۔ اور دس سال کے اندر مکمل طور پر چین میں تمباکونوشی ممنوع قرار دینے کا منصوبہ ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ تمباکونوشی سے پیدا ہونے والے مختلف امراض چین میں سب سے زیادہ موت کا سبب ہیں۔

ایک رپورٹ کے مطابق اٹلی کی حکومت نے ایک قانون پاس کرکے اسپتالوں، اسکولوں، یونیورسٹیوں، سینماہالوں، میوزیم اور ہوٹلوں وغیرہ میں تمباکو نوشی ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اور اس جدید قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو دو لاکھ لیرہ جرمانہ ادا کرنا پڑے گا اور جو لوگ اپنے اداروں میں اس قانون کا لحاظ نہیں رکھیں گے انہیں پچاس لاکھ لیرہ جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ جو ۲۲ ہزار فرنک کے مساوی ہے، اتنے

بڑے جرمانہ کی مثال دنیا کے کسی ملک میں نہیں۔

انسداد تمباکونوشی کے میدان میں کامیاب ترین ملک سنگاپور ہے۔ جہاں سب سے کم سگریٹ استعمال ہوتا ہے، یہاں قانون بھی سخت ہے، سزائے موت ہوسکتی ہے، بند جگہوں میں سگریٹ نوشی کا جرمانہ ۵۰۰ سنگاپوری ڈالر ہے۔ ملک کے سارے ذرائع ابلاغ تمباکونوشی کے خلاف استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس طرح لوگوں میں کچھ بیداری پیدا ہوئی، اور قانون کا احترام بھی، اندازہ یہ ہے کہ آئندہ چل کر سنگاپور میں تمباکو پر مکمل طور پر پابندی لگادی جائے گی۔

اب تمباکونوشی پر کنٹرول کرنے کے لیے عالمی سطح پر کوششیں جاری ہیں، تمباکونوشی اور صحت کے بارے میں ایک عالمی کانفرنس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، اور تمباکو نوشی نہ کرنے کا دن ہر سال ۳۱ مئی کو عالمی صحت تنظیم کی سرپرستی میں منایا جاتا ہے۔

خواتین کے ایک گروپ نے تمباکونوشی کے خلاف خواتین کا بین اقوامی نظام تشکیل دیا ہے تاکہ خواتین کو تمباکو فروخت کرنے پر روک لگائی جاسکے اور خواتین سے متعلق تمباکونوشی کی روک تھام والے پروگراموں کو فروغ دیا جائے۔

انسداد تمباکونوشی کی مہم ہی کا ایک حصہ یہ ہے کہ قانونی طور پر سگریٹ کے پیکٹ اور تمباکو سے تیارشدہ اشیاء نیز ان کے اشتہارات پر تمباکو کے مضر صحت ہونے کی عبارت علاقائی زبان میں تحریر کرنا ضروری ہے۔ مثلا سگریٹ کے پیکٹ پر اردو میں لکھا جاتا ہے ''سگریٹ پینا صحت کے لیے مضر ہے'' اور انگلش میں لکھا جاتا ہے Cigarette smoking is injurious to helth اور عربی میں لکھا جاتا ہے '' **التدخين سبب رئيسى للسرطان وأمراض الرئة والقلب والشرايين** '' مصر کے مفتی اعظم نصر فرید واصل نے تجویز پیش کی ہے کہ سگریٹ کے پیکٹ پر '' **التدخين حرام شرعاً** '' لکھا جانا چاہیے۔

لیکن ان ہدایات وتنبیہات کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہورہا ہے بلکہ روزانہ تمباکو نوشوں کی فہرست میں ہزاروں افراد کی شمولیت جاری ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ چندسال پہلے ایک تمباکو کمپنی نے سگریٹ کا ایک ایسا برانڈ تیار کیا تھا جس کے پیکٹ پر Danger کی علامت چھپی ہوئی تھی، جس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ سگریٹ استعمال کرنے والا موت کی آغوش میں جاسکتا ہے۔ پھر بھی سگریٹ کے شوقینوں نے اسکی بہت ہی پذیرائی کی اور کمپنی نے اس برانڈ سے کروڑوں روپے کمائے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح شراب، چرس، افیم، ہیروئن وغیرہ ایک لت ہیں کچھ اسی طرح تمباکو کا بھی معاملہ ہے۔ یہ تمام چیزیں نفسیاتی طور پر یکساں اثر رکھتی ہیں، جس طرح منشیات کا عادی اپنی لت کا غلام ہوتا ہے، تمباکو کی لت کا شکار بھی اسی قسم کی صورت حال سے دوچار ہوتا ہے اور اس حد تک اس کے طلسم میں گرفتار ہوجاتا ہے کہ ناصح کی نصیحت سننا اسے گوارا نہیں بلکہ ارشاد نبویؐ ''حبک الشئ یعمی ویصم'' [1] کے مطابق اسکی قوت بصارت اور قوت سماعت جواب دے دیتی ہے۔

تمباکو اسلام اور دیگر مذاہب میں :

صحیح ترین روایت کے مطابق تمباکو عہد نبوی میں مستعمل یا متعارف نہیں تھا، یہی وجہ ہے کہ قرآن وحدیث میں اس کی حلت وحرمت کے بارے میں کوئی نص موجود نہیں ہے [2] اور نہ ہی صحابہ، تابعین اور ائمہ مجتہدین کے عہد میں موجود تھا کہ اس کے بارے میں اجتہاد کرتے، بلکہ مشہور ترین روایت کے مطابق دسویں صدی کے اواخر

[1] مسند احمد: ۱۹۴/۵، سنن ابوداؤد: حدیث نمبر ۵۱۳۰

[2] بعض لوگوں نے تمباکو کی حرمت میں حدیث "کل دخان حرام" اور "یا أبا هريرة يأتى أقوام فى آخر الزمان يداومون هذا الدخان" وغیرہ پیش کرتے ہیں، جن کی محدثین کے نزدیک کوئی اصل نہیں ہے نیز قرآن کی آیت ''فارتقب یوم تأتی السماء بدخان مبین'' (الدخان: ۱۰) سے تمباکو کی حرمت ثابت کرنا قطعاً درست نہیں ہے۔

اور گیارہویں کے اوائل میں عرب اس سے واقف ہوئے ہیں، اس وقت جو اہل علم خصوصاً مجتہدین مذاہب موجود تھے انہوں نے اس کا شرعی حکم واضح کرنے کی کوشش کی ہے، کچھ علماء نے اس مسئلے میں ویسے ہی اختلاف کیا ہے جس طرح ہر اس مسئلہ میں کیا جس کے بارے میں کوئی شرعی نص موجود نہیں تھی۔

کسی نے اسے مسکر تصور کر کے شراب کی طرح قطعاً حرام و ناپاک قرار دیا، بر خلاف اس کے کسی نے اسے عام غذا کی طرح پاکیزہ اور حلال تصور کیا، کسی نے اس میں بدبو ہونے کی وجہ سے کچے لہسن و پیاز پر قیاس کر کے مکروہ قرار دیا، کسی نے کہا کہ جس کو نقصان کرے اس کے لیے حرام اور جس کو نقصان نہ کرے اس کے لیے جائز ہے۔ اور کسی نے اس کی حلت یا حرمت پر واضح نص نہ ہونے کی وجہ سے خاموشی اختیار کرنے کو بہتر سمجھا، بہرکیف تمام مذاہب اربعہ میں سے فقہاء کی ایک جماعت نے تمباکو کو حرام قرار دیا ہے، اور بعض نے مکروہ اور کسی نے مباح۔

شافعیہ اور حنفیہ کے اکثر علماء نے اس کو مکروہ یا مباح کہا ہے، اور ان میں سے بعض نے حرمت کا فتویٰ دیا ہے، اور اکثر مالکیہ نے اسے حرام کہا ہے، اور ان میں سے بعض نے مکروہ، اور تقریباً یہی صورتحال ہے فقہائے حنابلہ کی، لیکن علماء نجد اس کی حرمت پر متفق نظر آتے ہیں۔

دوسرے اہل مذاہب نے بھی تمباکو کو حرام قرار دیا ہے۔ مثلاً جزیرۃ العرب میں اباضیہ، شمالی ومغربی افریقہ میں تیجانیہ، شام ولبنان میں نصیریہ اور ایران میں عقیدۂ بہائیہ کے بانی نے تمباکو کو حرام قرار دیا ہے، نیز فرقۂ دروز کے علماء پر اس کا استعمال حرام ہے۔

سکھوں کے دسویں گروگوبند سنگھ جی جنہوں نے ہر سکھ کے لیے پانچ چیزیں کیس، کرپان، کنگھا، کچھا اور کڑا لازم قرار دیا تھا۔ انہوں نے اپنے پیروؤں پر تمباکو

کا استعمال ممنوع قرار دیا تھا۔

ہندو دھرم کی کتابوں میں صراحتاً تمباکو کی مذمت کی گئی ہے اور اسکے استعمال سے منع کیا گیا ہے۔

پدم پران میں ہے کہ تمباکو کو بھول کر بھی استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اسکند پران میں ہے کہ برہمن چھتری اور ویشیہ جو تمباکو پیتے ہیں وہ چنڈال کے مانند ہیں، اس میں مذکور ہے کہ پریاگ اور دوسری زیارت گاہوں پر نہانے سے کیا ہوتا ہے، اگر تمباکو نوشی نہیں چھوڑی تو سب برباد ہوجاتا ہے۔ سونا گائے زمین وغیرہ دان کرنا بغیر تمباکو نوشی ترک کیے بے کار اور بے سود ہے۔ براہما پران میں ہے کہ صرف تمباکو نوش ہی جہنم میں نہیں جائے گا۔ بلکہ تمباکو نوش براہمن کو دان دینے والا بھی جہنم میں جائے گا۔

یاگیہ ولکیہ سمرتی میں آٹھ قسم کی منشیات میں تمباکو کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا سطور سے یہ بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دوسرے اہل مذاہب نے تمباکو کے نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اپنے مذہب میں اس کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔ لیکن اہل اسلام قرآن وحدیث میں اس کا ذکر نہ ہونے کی وجہ سے اس کی حلت یا حرمت پر متفق نہ ہوسکے۔

آگے علمائے اسلام کے مختلف نظریات نیز ان کی دلیلوں کا مختصر جائزہ لیتے ہوئے مسئلے سے متعلق راجح اور صحیح موقف بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

☆☆☆

اباحت کے بیان میں

زیر بحث عنوان کے تحت اس تحریر کا مدعا یہ ہرگز نہیں ہے کہ راقم الحروف بھی اباحت کا قائل ہے یا تمباکو نوشی کے فروغ کے لیے تلقین کررہا ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ تمباکو نوشی کے جواز کے قائلین کا موقف اپنے تمام تر استدلالات اور توضیحات کے ساتھ سامنے آجائے، اور علمی بحث کا تقاضا بھی یہی ہے، اس لیے یہاں پر ان بعض علماء کی تحریروں کی جھلکیاں پیش کروں گا جو تمباکو کی حرمت کے قائل نہیں ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ سبھی مکاتب فکر سے وابستہ کچھ علماء تمباکو کی اباحت کے قائل تھے یا ہیں جس امر کا انکار کرنا حقائق سے چشم پوشی کے سوا کچھ نہیں۔

علمائے احناف

علمائے احناف میں سے جن لوگوں نے سب سے زیادہ تمباکو نوشی کا دفاع کیا ہے ان میں سرفہرست عبدالغنی نابلسی (متوفی ۱۱۴۳ھ) ہیں، انہوں نے اپنی مختلف کتابوں **المطالب الوفية**، **نهاية المراد في شرح هدية ابن العماد** اور **الحديقة الندية في شرح الطريقة المحمدية**۔ میں اسکی حلت کے دلائل پیش کیے ہیں اور علماء سے مباحثے بھی کیے ہیں، اور اس موضوع پر مستقل ایک کتاب ''**الصلح بين الإخوان في حكم إباحة الدخان**'' تحریر کی ہے، جسے **المكتبة السلفية دمشق** نے ۱۳۴۳ھ میں شائع کیا ہے لیکن یہ کتاب نایاب ہے، ویسے بہت سے مصنفین نے نابلسی کے اقوال اپنی تصنیفات میں نقل کیے ہیں۔

صاحب ردالمحتار نابلسی کا قول ایک جگہ نقل کرتے ہیں :

" فالذی ینبغی للانسان إذا سئل عنه سواء کان ممن یتعاطاه أولا ،کهذا العبد الضعیف وجمیع من فی بیته أن یقول : هو مباح ، لکن رائحته تستکرهها الطباع فهو مکروه طبعاً لا شرعاً "۔[1]

ترجمہ: ''جس کسی شخص سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے خواہ اسے وہ استعمال کرتا ہو یا نہیں جیسے یہ بندۂ ضعیف اور اسکے جملہ اہل خانہ ۔تو اس کو مباح کہنا چاہیے ،لیکن اس کی بوطبیعت کو ناگوار معلوم ہوتی ہے اس لیے وہ طبعاً مکروہ ہے نہ کہ شرعا''

صاحب تہذیب الفروق ابن حمدون کے حوالہ سے عبدالغنی نابلسی کے قول کا خلاصہ یوں نقل کرتے ہیں:

" إنها مما سکت عنه المولیٰ فی کتابه فهی مما عفا الله عنه لحدیث الترمذی وابن ماجه."الحلال ما أحل الله فی کتابه العزیز والحرام ما حرم الله فی کتابه الکریم وما سکت عنه من غیر نسیان رحمة بکم فهو مما عفا الله عنه"

قال المناوی فی شرح قوله : " وما سکت عنه " أی لم ینص علی حله ولا حرمته نصاً جلیاً ولا خفیاً فهو مما عفی عنه فیحل تناوله مالم یرد النهی عنه ".[2]

ترجمہ: '' تمباکو ان چیزوں میں سے ہے جن کے حکم کے بارے میں مولا اپنی کتاب میں خاموش ہے لہذا یہ ان چیزوں میں سے ہے جن کا

[1] ردالمحتار ۵/۴۵۹ [2] تہذیب الفروق ۱/۲۱۷

استعمال اللہ نے مباح کیا ہے ، جیسا کہ ترمذی اور ابن ماجہ کی حدیث میں ہے کہ '' حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب عزیز میں حلال کیا ہے ۔ اور حرام وہ ہے جسے اس نے اپنی کتاب کریم میں حرام کیا ہے ۔ اور جس سے خاموش ہے بغیر بھولے اور تم پر مہربانی کرکے تو وہ ان اشیاء میں سے ہے جن کا استعمال کرنا اللہ نے مباح کردیا ہے، مناوی قول رسول '' جس سے خاموش ہے'' کی شرح میں کہتے ہیں کہ جس کی حلت وحرمت پر آپ کا کوئی نص جلی یا خفی نہیں ہے تو وہ معاف ہے ۔ لہذا اس کا استعمال کرنا جائز ہے، جب تک کہ اس کے خلاف ممانعت وارد نہ ہو'' ۔

تمباکو کے بارے میں عبدالغنی نابلسی نے ایک قصیدۂ تائیہ تحریر کیا ہے جو ۴۳ ابیات پر مشتمل ہے اس میں وہ کہتے ہیں :

ومن حرم التدخین جهلاً فقل له

جس نے تمباکونوشی کو جہالت کی بنا پر حرام قرار دیا ہے اس سے کہو کہ

بأی دلیل أم بأی شریعة

کس دلیل یا کس شریعت کی بنیاد پر ایسا کہا ہے

ولیس بها سکر ولا الله ذمها

اس میں نہ تو نشہ ہے اور نہ اللہ نے اس کی مذمت کی ہے

فقولک بالتحریم من أی وجهة

تو تمہارا حرام کہنا کس نظریہ واصول پر مبنی ہے

ولا الأ نبیاء عنها نهوا قط أمة

نہ تو انبیاء نے اس سے کبھی کسی امت کو منع کیا ہے

ولا العلماء طراً ولا أهل قبلة

اورنہ تمام علماء نے اورنہ اہل قبلہ نے

وماهی الا من مباحات ربنا

اور یہ نہیں ہے مگر ہمارے رب کی مباح کردہ اشیاء میں سے

وکل مباح جائز فی الشريعة

اور ہر مباح چیز شریعت میں جائز ہوتی ہے۔

صاحب ردالمحتار اور صاحب الدرالمختار کا رجحان بھی یہی ہے، اہل علم تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔ردالمحتار جلد۲ ص۴۵۹۔۴۶۰۔

احمد بن محمد الحموی الحنفی بھی جواز کے قائل ہیں۔الاشباہ والنظائر ص ۸۸ کی عبارت ''**النبات المجهول سميته** '' پرتحریر فرماتے ہیں:

''**یعلم منه حل شرب الدخان**'' ۔''اس سے تمباکونوشی کی حلت کا پتہ چلتا ہے''۔

تمباکو کی حلت وحرمت کے بارے میں علمائے احناف کے پانچ اقوال ہیں۔ اباحت،حرمت،مکروہ تنزیہی،مکروہ تحریمی اورتوقف،لیکن برصغیر ہندوپاک کے علمائے احناف کا عمومی رجحان اباحت کا ہے۔

مولانا عبدالحئ لکھنوی رقم طراز ہیں:

'' إن ههنا اختلافين الأول فی الحرمة والاباحة والثانی فی الكراهة والخلو عن الكراهة والحق فی الاختلاف الأول هو إلاباحة، ولا سبيل إلى إثبات الحرمة بدليل من الأدلة الشرعية ، وفی الاختلاف الثانی الحق فی جانب الذاهبين

إلى الكراهة لوجود التشبه بأهل النار والأشرار، واستعمال ما يعذب به أرباب الشقاق من الكفار والفجار ، و لايراثه الريح الكريه غالباً وإن لم يكن كلياً ''۔[1]

ترجمہ: ''یہاں پردواختلاف ہیں پہلاحرمت واباحت میں،دوسرا کراہت اورعدم کراہت میں، پہلے اختلاف میں اباحت کا ہوناحق ہے کسی شرعی دلیل سے حرمت نہیں ثابت کی جاسکتی، دوسرے اختلاف میں حق ان کے ساتھ ہے جو کراہت کے قائل ہیں۔کیونکہ اس میں جہنمیوں اور برے لوگوں سے مشابہت پائی جاتی ہے، نیز اس میں اس چیز کا استعمال ہے جس سے کافر اور بدکردار جیسے نافرمانوں کو عذاب دیا جائے گا،اوراس وجہ سے بھی کہ اس کے استعمال سے عام طور سے بدبو پیدا ہوتی ہے۔اگرچہ ایسا کلی طور پر نہ ہو''

اپنے فتاویٰ میں مختلف فقہاء کے اقوال کا تجزیہ کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار یوں کیا ہے:

''وآنچہ کہ بعد تنقیح دلائل طرفین واضح شداین ست کہ قول حرمت لایعبأ بہ ست، چہ حرمت موقوف بردلیل قطعی برآں قائم نساختہ اند، بلکہ جملہ دلائل ظنیہ شاں ہم مخدوش اند، چنانچہ برمطالعہ ترویح الجنان مخفی نخواہد ماند، وقول اباحت بلا کراہت ہم خالی از خدشات نیست، البتہ قول کراہت قابل اعتبار است ، ایں ہمہ گفتگو درحقہ کشی ست ، فاما خوردن تمباکو واستعمال آں دربینی پس دلیلے معتبر برکراہتش ہم قائم نیست'' [2]

ترجمہ: ''طرفین کے دلائل کے تجزیہ کے بعد جو بات واضح ہوئی وہ یہ ہے کہ

[1] ترویح الجنان ص۲۲۔ [2] مجموعہ فتاوی عبدالحئ ۱/۲۲۹ طبع قدیم

قول حرمت غیرمعتبر ہے ، کیونکہ اس کے لیے دلیل قطعی کا ہونا ضروری ہے ، اور حرمت کے قائل حضرات نے اس پر کوئی دلیل قط بلاکراہت بھی مخدوش ہے،البتہ قول کراہت قابل اعتبار ہے، یہ تمام گفتگو حقہ نوشی میں ہے ، رہا تمباکو کھانا اور اس کا ناک میں استعمال کرنا تو اس کی کراہت پر بھی کوئی معتبر دلیل نہیں''۔

علمائے دیوبند تمباکو کے استعمال پر زیادہ سے زیادہ کراہت تنزیہی یا خلاف اولیٰ کا حکم لگاتے ہیں۔

مولانا گنگوہیؒ فرماتے ہیں:

''حقہ پینا مباح ہے،مگر اس کی بدبو سے مسجد میں آنا نادرست ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم'' ۔[1]

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

''حقہ پینا و تمباکو کھانا درست ہے،مگر بدبو سے مسجد میں آنا حرام''[2]

مولانا اشرف علی تھانویؒ بھی جواز کے قائل ہیں۔فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک صاف بات یہ ہے کہ ایک دوا ہے ، جو حکم اور دواؤں کا ہے وہی اس کا ہے،یعنی جائز بلا کراہت ،مگر اس میں بدبو ہے،سو مسجد میں جانے کے وقت منہ صاف کرے''[3]

امداد الفتاوی میں آپ کا اس سلسلے میں فتوی بھی درج ہے ، اس میں فرماتے ہیں:

---

[1] فتاوی رشیدیہ ص۴۸۱

[2] فتاوی رشیدیہ ص۴۹۰

[3] مجالس حکیم الامت ص۲۷۸،مطبوعہ دارالاشاعت،کراچی۔

''بلاضرورت کراہت سمجھتا ہوں،اور بضرورت کھانا پینا دونوں جائز ،اور ضرورت میں نفس عین مکروہ نہیں،دوسرے عوارض خارجیہ سے گو کراہت ہوجائے ، اور عوارض کی خفت و شدت سے کراہت کی خفت و شدت میں تفاوت ہوگا اور سکر تمباکو میں نہیں ہے ، صرف حدت ہے،اسی سے پریشانی ہوتی ہے ،لیکن عقل ماؤف نہیں ہوتی اور عوارض خارجیہ کے اعتبار سے کھانا اخف ہے بنسبت پینے کے کما ھو مشاھد''[1]

مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کی رائے بھی کچھ مختلف نہیں ہے،اس سلسلے میں ان کے بعض فتاوی نذر قارئین ہیں :

۱۔ حقہ اور بیڑی پینا بدبو کی وجہ سے مکروہ ہے،اور بدبو کی کمی بیشی کی بنا پر کراہت میں خفت اور شدت ہوتی ہے،اس کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

۲۔ ہاں حقہ پینا فی حد ذاتہ مباح ہے،مگر بدبو کی وجہ سے کراہت آتی ہے، حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

''کل دخان حرام'' حدیث نہیں ہے،اگر منہ میں بدبو باقی رہے تو بے شک مسجد میں آنا اور امامت کرنا مکروہ ہے،ورنہ نہیں۔

۳۔حقہ پینا اور پان میں زردہ کھانا مباح ہے۔ان دونوں کو ایسی بے احتیاطی سے استعمال کرنا کہ منہ میں بدبو ہوجائے مکروہ ہے۔

تفصیل کے لیے دیکھیے کفایت المفتی جلد۹ص۱۳۲۔تا۔۱۳۶

فتاوی دارالعلوم دیوبند میں مفتی عزیز الرحمٰن کا فتویٰ درج ہے جس میں فرماتے ہیں:

---

[1] امدادالفتاویٰ۴/۱۱۴

'' تمباکو کھانا پینا سونگھنا مباح ہے۔مگر غیر اولی ہے۔جس کا حاصل یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے، اور تجارت تمباکو کی درست ہے، اس کے گھر کا کھانا جائز ہے '' ۱؎

اسی کتاب میں مفتی محمد شفیعؒ اباحت کے ایک فتویٰ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

'' جواب صحیح ہے، البتہ اگر بلاضرورت پیے تو مکروہ تنزیہی ہے، اور ضرورت میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔ منہ صاف کرنا بدبو سے ہر حال میں ضروری ہے'' ۔ ۲؎

بریلوی مکتبِ فکر کے سرخیل مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی بھی اباحت تمباکو کے قائل تھے، حقہ نوشی کے جواز پر بحث کرتے ہوئے دوٹوک الفاظ میں فرماتے ہیں:

'' الحاصل معمولی حقہ کے حق میں تحقیق حق وحق تحقیق یہی ہے کہ وہ جائز ومباح اور غایت درجہ صرف مکروہ تنزیہی ہے یعنی جو نہیں پیتے اچھا کرتے ہیں اور جو پیتے ہیں بُرا نہیں کرتے''۔۳؎

مولانا عبدالحئیؒ لکھنوی ودیگر علماء کے نزدیک تمباکو چبانا مکروہ نہیں ہے یعنی مباح مطلق ہے، البتہ ان کے نزدیک تمباکو پینا مکروہ ہے، مولانا تھانویؒ نے کھانے کو اخف کہا ہے لیکن محققین اہل علم واطباء کے نزدیک تمباکو کھانا یا چبانا پینے کے مقابل میں زیادہ نقصان دہ ہے۔ جمال الدین قاسمی اس سلسلے میں رقم طراز ہیں:

'' وأما مضغ التبغ فهو عادة المتوحشين الغير

۱؎ فتاوی دارالعلوم دیوبند ج ۱ص ۴۸۷، مطبوعہ دارالاشاعت، کراچی
۲؎ فتاوی دارالعلوم دیوبند ج ۲ص ۹۷۲، ۹۷۳، مطبوعہ دارالاشاعت، کراچی
۳؎ فتاوی رضویہ ۴۵/۱۱

المتمدنين، وهو عظيم الخطر لأن عصارته كثيراً مما تزدرد وتسبب أعراضاً خطرة كذا في العمدة '' ۱؎

'' تمباکو کو چبانا وحشی اور غیر مہذب لوگوں کا معمول ہے، اور یہ طریقۂ استعمال انتہائی خطرناک ہے کیونکہ تمباکو کا عرق اکثر نگل لیا جاتا ہے جو مختلف خطرناک امراض کا باعث ہوتا ہے جیسا کہ '' عمدۃ '' (یعنی عمدۃ المحتاج فی الادویۃ والعلاج) میں مذکور ہے''۔

علمائے مالکیہ :

اس سلسلے میں علمائے مالکیہ میں سے شیخ علی بن زین العابدین اجھوری مصری متوفی ۱۰۶۶ھ سرفہرست ہیں، انہوں نے تمباکو کی حلت میں ایک رسالہ بعنوان ''غاية البيان لحل شرب مالايغيب العقل من الدخان '' تالیف کیا ہے۔ مذکورہ رسالے میں مذاہب اربعہ کے معتمد علماء کے فتاوی اس کی اباحت میں نقل کیے ہیں، سلامہ بن حسن الراضی ان کی ایک عبارت نقل کرتے ہیں:

''وقد جرى الخلاف فى الأشياء التى لم يرد فى الشرع حكمها والمرجح منه تحريم الضار دون غيره وأنت خبير بأن ما يحصل منه لبعض مبتدئ شربه من الفتور، كما يحصل لمن ينزل فى الماء الحار أولمن يشرب مسهلا ، ليس من تغيب العقل فى شيءٍ كما يظنه من لا معرفة له ، وإن سلم أنه مما يغيب العقل فليس من المسكر قطعاً لأنه ليس مع نشاط وفرح كما علم ، وحينئذ فيجوز استعماله لمن لا يغيب عقله كاستعمال الأفيون لمن لا يغيب عقله ، وهذا

۱؎ رسالۃ فی الشای والقهوۃ والدخان ص ۴۵

يختلف باختلاف الأمزجة والقلة والكثرة ، وقد يغيب عقل شخص ولا يغيب عقل آخر ، وقد يغيب من استعمال الكثير دون القليل ، فلا يسع عاقلا أن يقول: إنه حرام لذاته مطلقاً إلا إذا كان جاهلا أو مكابرًا معانداً "[1]

ترجمہ: ''علماء کے مابین ان اشیاء میں اختلاف ہوا ہے، جن کا حکم شرع میں وارد نہیں ہے اور اس میں راجح یہ ہے کہ مضر چیز حرام ہے اور غیر مضر حلال، اور آپ جانتے ہیں کہ تمبا کو نوشی کی شروعات کرنے والوں میں سے بعض کو جو فتور لاحق ہوتا ہے یہ ویسا ہی ہے جیسا کہ گرم پانی میں اترنے والے یا دست آور دوا پینے والے کا حال ہوتا ہے اس سے عقل بالکل نہیں زائل ہوتی ہے، جیسا کہ بعض ناواقف لوگوں کا خیال ہے، اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ تمبا کو عقل زائل کرنے والی چیزوں میں سے ہے تو پھر بھی وہ یقیناً نشہ آور نہیں ہے، جیسا کہ معلوم ہے کہ وہ کیفیت سرور وکیف کے ساتھ نہیں ہوتی، لہذا اس کا استعمال اس شخص کے لیے جائز رہے گا جس کی عقل کو وہ زائل نہ کرے، جیسے افیم کا استعمال اس شخص کے لیے جائز ہے جس کی عقل کو زائل نہ کرے اور یہ صورت حال مزاجوں کے اختلاف اور قلت وکثرت پر منحصر ہے کہ کسی شخص کی عقل زائل ہو جاتی ہے اور دوسرے کی نہیں اور کبھی زیادہ کے استعمال سے عقل زائل ہوتی ہے اور قلیل سے نہیں، اس لیے کوئی دانشمند یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ فی نفسہ مطلق حرام ہے، الا یہ کہ وہ نادان متکبر اور ضدی ہو''

[1] الاعلان بعدم تحریم الدخان: ص۴

محمد بن جعفر کتانی ادریسی نے نقل کیا ہے کہ شیخ اجہوری نے آخری عمر میں اپنے اس قول سے رجوع کرلیا تھا۔ دیکھیے **الدخان ما بين القديم والحديث ص ۱۹۲۔**

صاحب تہذیب الفردق محمد بن حسین نے اس سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار یوں کیا ہے:

"وبالجملة فمن عافاه الله من شربه واستعماله بوجه من الوجوه لا ينبغي له أن يحمل الناس على مختاره فيدخل عليهم شغبًا في أنفسهم وحيرة في دينهم إذ من شرط التغيير أن يكون متفقاً عليه،قال عياض في الاكمال مانصه: لا ينبغي للآمر بالمعروف والناهي عن المنكر أن يحمل الناس على مذهبه وإنما يغير ما اجتمع على إحداثه وإنكاره "[1]

ترجمہ: ''بہر حال جس کو اللہ تعالیٰ اس کے پینے یا کسی طرح استعمال کرنے سے محفوظ رکھے تو اسے یہ مناسب نہیں ہے کہ لوگوں کو اپنے اختیار کردہ عمل پر ابھارے، کیونکہ ایسا کرنے سے ان کو الجھن میں مبتلا کر دے گا، اور دین کے معاملے میں ان کو حیرت زدہ کر دے گا، کیونکہ کسی فعل وعمل کی تبدیلی کے لیے شرط ہے کہ وہ متفق علیہ ہو، قاضی عیاض نے اکمال میں کہا ہے جس کی عبارت یوں ہے کہ **امر بالمعروف** اور **نهي عن المنكر** کرنے والے کو اپنے مذہب ومسلک پر ابھارنا نہیں چاہیے، بلکہ صرف اس امر کو بدلنے کی کوشش کرے جس کے بدعت اور منکر ہونے پر علماء کا اتفاق ہو''

شیخ احمد مالکی تمباکو کی اباحت میں فتویٰ دیتے ہوئے گویا ہیں:

[1] تہذیب الفروق: ۱/۲۲۱

'' الدخان المذكور حرام لمن يغيب عقله أو يؤذى جسده إذا أخبره بذلك طبيب عارف يوثق به، أو علم من نفسه بتجربة وإلا فهو غير حرام والله أعلم ''[1]

ترجمہ: ''مذکورہ تمباکو اس کے لیے حرام ہے جس کی عقل کو زائل کر دے یا اس کے جسم کو تکلیف پہونچائے جب کہ ماہر اور قابل اعتماد ڈاکٹر اس کے بارے میں اسے آگاہ کرے یا خود ہی اپنے تجربے سے جان لے، ورنہ حرام نہیں ہے۔ واللہ اعلم''

ابو العباس احمد بن بابا سوڈانی مالکی نے بھی اباحت کا فتویٰ دیا ہے اور اس موضوع پر ایک رسالہ بعنوان ''اللمغ فی حکم شرب طبغ'' تالیف کیا ہے۔

علمائے شافعیہ:

شوافع میں سے عمر بن عبدالرحیم حسینی شافعی تمباکو کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں رقم طراز ہیں:

''التوقف فيه عن القطع بأحد الطرفين أسلم للدين وأمن من الخطر عند المحاسبة فى يو م الدين لكن الذى تقتضيه قواعد أئمتنا تحريمه ، إن أدى إلى الاسكار ، وإن أضر بالعقل والبدن حرم لاضراره ، وكذا لواعترف شخص أنه لا يجد فيه نفعاً بوجه من الوجوه ، فينبغى أن يحرم عليه لامن حيث الاستعمال بل من حيث إضاعة المال ، إذ لا فرق فى حرمة إضاعته بين إلقائه فى البحر، أو إحراقه بالنار ، أوغير ذلك لأن المعتمد الأصل فى

[1] الاعلان بعدم تحریم الدخان :ص۸

الأعيان الحل لاسيما من استعملها لتداو ''[1]

ترجمہ: ''تمباکو کے بارے میں حلال وحرام میں سے کسی ایک کا قطعی حکم لگانے سے توقف کرنا ہی دین کے لیے زیادہ بہتر ہے اور قیامت کے دن محاسبہ کے خطرہ سے بچا جا سکتا ہے لیکن ہمارے ائمہ کے قواعد اس کی حرمت کے مقتضی ہیں، اگر وہ نشہ تک پہونچا دے، اور اگر عقل وبدن کو نقصان پہونچائے تو اس کی مضرت کی وجہ سے حرام ہے اور ایسے ہی اگر کوئی شخص تسلیم کرے کہ وہ اس میں کسی طرح کا فائدہ محسوس نہیں کرتا تو اس پر حرام ہونا چاہیے استعمال کی حیثیت سے نہیں بلکہ مال کی بربادی کی وجہ سے اس لیے مال خواہ سمندر میں پھینک کر برباد کیا جائے یا آگ میں جلا کر یا کسی اور طریقے سے، بربادی کی حرمت میں کوئی فرق نہیں ہے، اس کے سوا اس کا استعمال جائز ہے، کیونکہ صحیح بات یہ ہے کہ اشیاء میں اصل حلت ہے، خصوصاً جب کہ ان کا استعمال کوئی علاج کے طور پر کرے''

شوافع ہی میں سے عبدالقادر بن یحیٰ حسینی طبری لکھتے ہیں:

''ومن ذلك يعلم إباحة هذا النبات إذ هو فى حد ذاته طاهر غير مسكر ، ولا مضر ولا مستقذر ثم تجرى فيه الأحكام كغيره ، فمن لم يحصل له ضرر باستعماله فى بدنه أو عقله ، فهو جائز له ومن ضره حرم عليه استعماله كمن يضر به استعمال العسل نحو الصفراوى ومن نفعه فى دفع مضر كمرض ، وجب عليه استعماله ، وثبوت

[1] الفواکہ العدیدۃ: ۲/۷۹

هذه الأحكام بموجب العارض ، ويكون فى حد ذاته مباحاً كمالا يخفى جرياً على قواعد الشرع وعموماته التى يندرج تحتها ، حيث كان حادثاً غير موجود زمن الشارع ولم يوجد فيه نص بخصوصه "[1]

ترجمہ: " اس سے اس پودے کی حلت واباحت کا پتہ چلتا ہے، اس لیے کہ وہ فی نفسہ پاک اور غیر مسکر ہے، اور وہ مضر اور ناپسندیدہ بھی نہیں ہے، پھر اس میں دیگر اشیاء کی طرح شرعی احکام جاری ہوں گے جس کو اس کے استعمال سے بدن یا عقل کو نقصان لاحق نہ ہو تو اس کے لیے جائز ہوگا، اور جس کو نقصان کرے اس پر اس کا استعمال کرنا حرام ہوگا، جیسے کہ شہد کا استعمال صفراوی مزاج والے کو مضر ہے اور جس کو مضر چیز کے دفع کرنے میں مفید ہو جیسے کوئی مرض تو اس پر اس کا استعمال کرنا ضروری ہے اور ان احکام کا اطلاق درپیش صورتحال کے مطابق ہوگا اور یہ (تمباکو) فی نفسہ شرع کے قواعد اور اس کے ماتحت عمومی احکام کو مدنظر رکھتے ہوئے مباح ہوگا، کیونکہ اس کا وجود بعد میں ہوا ہے شارع کے زمانے میں نہیں اور اس کے بارے میں کوئی نص بھی موجود نہیں ہے"

الفواکہ العدیدۃ کے مولف نے عبدالقادر طبری مکی کی عبارتوں کا خلاصہ اپنے الفاظ میں یوں پیش کیا ہے:

"وملخص ما تقدم أن تناوله لمن لا يضره جائز ، ولمن يضره حرام ووجه الجواز أن الاصل فيه الاباحة حيث

(۱) الفواکہ العدیدۃ: ۸۴/۲

لاضرر فيه ، فيعمل بالأصل وأما إطلاق تحريمه فخطأ واضح ، وهجم فاضح قال الله تعالىٰ "ولا تقولوا لما تصف ألسنتكم الكذب هذا حلال وهذا حرام لتفتروا على الله الكذب إن الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون "[1]

ترجمہ: "جو کچھ پہلے گزرا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کا استعمال اس کے لیے جائز ہے جس کو نقصان نہ کرے، اور جس کو نقصان کرے اس کے لیے حرام ہے، اور جواز کی وجہ اور علت یہ ہے کہ اصل اس میں اباحت ہے کیونکہ اس میں کوئی نقصان نہیں ہے، لہذا اصل پر عمل کیا جائے گا اور رہا اس کو مطلق حرام قرار دینا تو واضح غلطی ہے اور کھلا ہوا حملہ ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جن چیزوں کے بارے میں محض تمہارا جھوٹا زبانی دعویٰ ہے ان کی نسبت یوں مت کہو کہ فلاں چیز حلال ہے اور فلاں چیز حرام ہے جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ پر جھوٹی تہمت لگا دو گے بلا شبہ جو لوگ اللہ پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں وہ فلاح نہ پائیں گے"۔ (النحل۔۱۱۶)

محمد بن احمد شوبری شافعی نے بھی اباحت کا فتوی دیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

" ليس شرب الدخان حراماً لذاته بل هو كغيره من المباحات ودعوى كونه حراماً لذاته من الدعاوى التى لا دليل عليها ، وإنما منشؤها إظهار المخالفة على وجه المجازفة "[1]

ترجمہ: "تمباکو نوشی فی نفسہ حرام نہیں ہے، بلکہ مباح اشیاء کے مانند ہے

۱ الفواکہ العدیدۃ :۸۷/۲

اوراس کے فی نفسہ حرام ہونے کا دعوی کرنا بغیر دلیل کے ہے، اور
اس دعوی کا مقصد بغیر سوچے سمجھے مخالفت کا اظہار کرنا ہے''۔

اپنے وقت کے شیخ الشافعیہ علی زیادی شافعی اور عارف باللہ علامہ عبدالرؤف مناوی شافعی نے بھی اباحت کا فتوی دیا ہے۔

علمائے حنابلہ

فقہ حنبلی میں کئی کتابوں کے مصنف مرعی بن یوسف مقدسی حنبلی متوفی ۱۰۳۳ھ نے اباحت کا فتوی دیا ہے اور اس موضوع پر مستقل ایک رسالہ بھی بعنوان ''تحقيق البرهان فى شأن الدخان'' ۲؎ تالیف کیا ہے جو مکتبة دار عمار للنشر والتوزيع عمّان سے شائع ہو چکا ہے، مذکورہ رسالہ تلاش بسیار کے باوجود تادم تحریر حاصل نہ کرسکا، لیکن موصوف کی دوسری کتاب '' غاية المنتهى فى الجمع بين الاقناع والمنتهى''، جلد۳ ص۳۱۴ پر درج ذیل عبارت میری نظر سے گزری ہے:

''ويتجه حل شرب الدخان والقهوة والأولى لكل ذى مروءة تركهما''

''تمباکو اور قہوہ پینے کی حلت راجح ہے، لیکن صاحب اخلاق شخص کو ان دونوں کا ترک کرنا ہی اولی اور افضل ہے''۔

محمد بن عبد الرحمٰن بن حسین آل اسماعیل ''اللآلى البهية فى كيفية الاستفادة من الكتب الحنبلية''، ص ۱۴۱ پر رقم طراز ہیں کہ شیخ مرعی مذکورہ کتاب میں مختلف فیہ مسئلہ میں راجح بیان کرنے کے لیے لفظ ''یتجہ'' استعمال کرتے ہیں اور فقیہ و محدث محمد بن احمد سفارینی کا قول نقل کیا ہے کہ الاقناع اور المنتهى کو لازم پکڑو اور

۱؎ الاعلان: ص ۷

۲؎ عبدالرحمٰن بن مانع نے شیخ مرعی کے مذکورہ رسالہ کا رد لکھا ہے۔

اگر ان دونوں میں اختلاف ہو تو صاحب ''غاية المنتهى'' کی ترجیح کو پیش نظر رکھو۔

شیخ مرعی کا درج ذیل ایک فتوی '' الاعلان بعدم تحريم الدخان '' کے مؤلف نے نقل کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

''شربه ليس بحرام لذاته حيث لم يترتب عليه مفسدة بل هو بمنزلة شرب دخان النار التى لم ينفخها نافخ، وباتفاق لا قائل بتحريم ذلک ، ولا تقتضى قواعد الشريعة تحريم شرب الدخان المذكور ، ولا شبهة أنه من البدع الحادثة التى تعرض على قواعد الشريعة ، فان أشبهت المباح فمباحة أوالحرام فمحرمة إلى غير ذلک من بقية الأحكام ، إذا ما تدبر العاقل أمرالدخان وجده ملحقاً بالبدع المباحة إن لم يترتب عليه مفسدة ، ولم يرد فى ذمه حديث عند فقهاء الحنابلة ، والله أعلم وكتبه الفقير مرعى المقدسى الحنبلى.''۱؎

ترجمہ: ''اس کا پینا فی نفسہ حرام نہیں ہے کیونکہ اس سے کوئی برائی یا خرابی نہیں ہوتی ، بلکہ وہ اس آگ کے دھوئیں کے پینے کے مانند ہے جس میں پھونک نہ ماری گئی ہو، اور باتفاق اس دھوئیں کی حرمت کا کوئی قائل نہیں ہے اور شریعت کے قواعد سے مذکورہ تمباکو کے پینے کی حرمت لازم نہیں ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ وہ یعنی تمباکو بعد میں پیدا ہوئی نئی چیزوں میں سے ہے جنہیں شریعت کے قواعد پر پیش کیا جائے گا تو اگر وہ مباح کے مشابہ ہوں تو مباح، حرام

۱؎ الاعلان ص ۷، ۸

کے مشابہ ہوں تو حرام ۔ ایسے ہی ان اشیاء پر بقیہ احکام کا اجرا کیا جائے گا ۔ اگر دانشمند شخص تمباکو کے معاملہ پر غور کرے تو وہ اسے مباح بدعتوں سے ملحق پائے گا اگر اس پر کوئی برائی مرتب نہ ہو، اور اس کی مذمت میں فقہاء حنابلہ کے نزدیک کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی ہے'' تحریر کیا اس کو فقیر مرعی مقدسی حنبلی نے''۔

غاية المنتهى کے شارح مصطفیٰ سیوطی حنبلی متوفی ۱۲۴۳ھ حرمت کے قائلین کا رد کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''وإنما كل عالم محقق له اطلاع على أصول الدين و فروعه إذا خلا من الميل مع الهوى النفساني، وسئل الآن عن شربه بعد اشتهاره ومعرفة الناس به وبطلان دعوىٰ المدلسين فيه باضراره للعقل والبدن. لا يجيز إلا باباحته لأن الأصل في الأشياء التي لا ضرر فيها ولا نص تحريم ، الحل والاباحة حتى يرد الشرع بالتحريم لا الحظر''[1]

ترجمہ: '' دین کے اصول وفروع سے واقف ہر محقق عالم سے جب کہ وہ خواہشات نفسانی پر نہ چلتا ہو اس سے اس وقت تمباکو کے بارے میں سوال کیا جائے جو کہ مشہور ہو چکا ہے اور لوگ اس سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں اور تمباکو میں عقل و بدن کو نقصان پہنچانے کا فریبیوں کا دعویٰ باطل ہو چکا ہے تو وہ اس کی اباحت ہی کا فتویٰ دے گا اس لیے کہ ان اشیاء میں جن میں ضرر نہیں ہے اور حرمت کی کوئی نص نہیں ہے اصل حلت و اباحت ہے تا آنکہ شریعت میں اسکی

[1] تفصیل کے لیے دیکھیے مطالب اولی النھی ۶/۲۱۸

حرمت نہ آئے نہ کہ منع''۔

حسن بن مصطفیٰ شطی حنبلی متوفی ۱۲۷۴ھ نے مذکورہ بالا دونوں کتابوں پر ایک حاشیہ موسوم بہ '' **منحة مولى الفتح في تجريد زوائد الغاية والشرح** '' لکھا ہے یہ حاشیہ اختصار کے طور پر '' **تجريد زوائد الغاية والشرح** '' کے نام سے معروف ہے ۔ موصوف نے مذکورہ حاشیے میں دونوں کتابوں کے اہم اہم مسائل پر بحث کی ہے، مذکورہ حاشیہ '' مطالب اولی النھی '' کے ذیل میں طبع ہو چکا ہے، انہوں نے مذکورہ مسئلے پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ومن ادعى تحريمه فلا دليل له على ذلك لأن الأصل في الأشياء الاباحة ، ودعوى أنه يسكر أو يخدر غير صحيحة ، فان الإسكار غيبوبة العقل مع فتور الأعضاء وكلاهما لا يحصل لشاربه، نعم من لم يعتده يحصل له إذا شربه نوع غثيان ، وهذا لايوجب التحريم، و دعوى أنه إسراف فهذا غير خاص بالدخان ، ودعوى نهي ولي الأمر كذلك فما بقي دليل لمن يقول بالتحريم كما حرره بعض مشايخنا''[1]

ترجمہ: '' اس کی حرمت کا جو دعویٰ کرتا ہے اس کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اس لیے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے اور اس کے نشہ آور یا مخدر ہونے کا دعویٰ درست نہیں ہے اس لیے کہ نشہ کا مطلب ہے عقل کا زائل ہونا اعضاء کی حرکت کے ساتھ، اور تخدیر کا مطلب ہے عقل کا زائل ہونا اعضاء کے سست ہونے کے ساتھ اور یہ دونوں باتیں تمباکو نوش کو نہیں ہوتیں، ہاں جو اس کا عادی نہیں ہے جب اسے

[1] تجرید زوائد الغایۃ والشرح ۶/۲۱۷

پیے گا تو اسکو ایک طرح کی متلی کی کیفیت پیدا ہوگی اور یہ کیفیت حرمت کو واجب نہیں کرتی ،اوراس بات کا دعویٰ کرنا کہ وہ اسراف ہے تو یہ تمباکو کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے اور ولی امر (حاکم یا اس کا نائب) کی ممانعت کا دعویٰ بھی ایسا ہی ہے، لہذا حرمت کے قائلین کے لیے اب کوئی دلیل نہیں رہ گئی جیسا کہ ہمارے بعض مشائخ نے لکھا ہے'' ۔

نیز انہوں نے عبدالغنی نابلسی کے رسالہ کی تعریف کی ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ جمہور نے نابلسی کے موقف کی تائید کی ہے اوراس سے اتفاق کیا ہے۔

الفواكه العديدة کے مؤلف اپنے شیخ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''والظاهر أن الكراهة لاشک فيها ، والتحريم ففيه شک ، لأن إسكاره من حيثية الدخان بتضييق المسام لا من شيءٍ فيه ، ومعلوم أن كل من شرب دخاناً كائناً ماكان ، أسكره بمعنى أشرقه وأذهب عقله بتضييق أنفاسه ومسامه عليه ، لا سكر اللذة والطرب'' [۱]

ترجمہ:۔ ''ظاہر یہ ہے کہ اس کی کراہت میں کوئی شک نہیں ہے، حرمت میں شک ہے کیونکہ اس کا نشہ اس حیثیت سے ہے کہ دھواں مسام کو تنگ کردیتا ہے نہ کہ اس میں کسی دوسری چیز کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے اور یہ معلوم ہے کہ جو کوئی کسی قسم کا دھواں پیے گا اس کو نشہ کرے گا یعنی اسکو اُچھّو لگے گا، اور اسکی عقل زائل کرے گا، اس کے سانس اور مسام کو تنگ کرکے نہ کہ لذت اور مستی کے نشہ سے ایسا ہوگا''۔

---

[۱] الفواکہ العدیدۃ ۸۰/۲

حنابلہ میں سے مذکورہ بالا جلیل القدر علماء مرعی بن یوسف مقدسی حنبلی، مصطفیٰ سیوطی، حسن بن مصطفیٰ شطی وغیرہ جو اباحت دخان کے قائل ہیں اس سے واضح ہوتا ہے کہ علمائے حنابلہ کی ایک جماعت اباحت کی قائل ہے، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ علمائے نجد جو فقہ حنبلی پر عمل کرتے ہیں اس کی حرمت پر متفق ہیں اور دارالافتاء ریاض سے اس کی حرمت پر کئی فتوے شائع ہو چکے ہیں جن میں سے بعض کا ذکر حرمت کے بیان میں آئے گا۔

سلفی علماء

بعض سلفی علماء بھی تمباکو کی اباحت کے قائل تھے۔مشہور یمنی عالم محمد بن علی شوکانی نے تمباکو کی اباحت کی پرزور حمایت کی ہے،تمباکو کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں جو کچھ انہوں نے کہا ہے اس کا مفہوم درج ذیل ہے:۔

''قرآن وحدیث کی روشنی میں حلت وحرمت کا قاعدہ یہ ہے کہ روئے زمین کی ہر چیز حلال ہے کوئی چیز حرام نہیں ہے، الّا یہ کہ اس کے لیے کوئی خاص دلیل ہو مثلاً نشہ آور چیز، زہر قاتل، یا جو چیز جلد یا بدیر نقصان پہنچائے جیسے مٹی وغیرہ، اور جس چیز کی حرمت میں کوئی دلیل خاص نہ ہو تو وہ براءت اصلیہ اور عمومی دلائل کو مدنظر رکھتے ہوئے حلال تصور کی جائے گی ، مثلاً آیت قرآنی ''**خلق لكم ما في الأرض جميعاً** '' (البقرہ:۲۹) اور ''**قل لآ أجد في مآ أوحي إليّ محرماً** ''(الانعام:۱۴۵)

''اور ایسے ہی میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ سارے حیوانات حلال ہیں، ان میں سے وہی جانور حرام ہوگا جس کے لیے کوئی خاص دلیل ہوگی جیسے کتے ،سور وغیرہ۔اس توضیح سے یہ بات معلوم ہوئی کہ تمباکو کی حرمت میں کوئی دلیل نہیں آئی ہے کیونکہ یہ نہ تو نشہ آور چیزوں میں سے ہے اور نہ زہر ہی کی کوئی قسم

ہے اور نہ جلد یا بدن کو نقصان پہنچانے والی چیز ہے۔ تو جو کوئی اسکو حرام کہتا ہے وہ دلیل پیش کرے، محض قیل وقال سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ جن اہل علم نے قرآن کی آیت ''ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبآئث '' (الاعراف:۱۵۷) سے اسے خبیث قرار دے کر حرام بتایا ہے درست نہیں ہے، اس درخت کا خبیث ہونا ہی محل نزاع ہے، نیز آیت مذکورہ سے اس کی حرمت ثابت کرنا تو یہ زبردستی مفہوم نکالنا ہے، کیونکہ جو لوگ اسے استعمال کرتے ہیں اسے طیبات میں سے شمار کرتے ہیں، رہا بعض افراد کا اسے خبیث کہنا تو شہد جیسی پاکیزہ چیز بھی بعض لوگ پسند نہیں کرتے، یہ بھی ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے گوہ کو ناپسند کیا اور اسے تناول نہیں کیا جب کہ آپ کے سامنے بعض صحابہ نے اسے کھایا، جو لوگ انصاف سے کام لیں گے یہ دیکھیں گے کہ بہت سے جاندار وغیرہ جو شریعت نے حلال بتائے ہیں یا براءت اصلیہ سے حلال ہیں ان میں سے کسی کو کوئی شخص پسند کرتا ہے، اور کوئی دوسرا اسکو ناپسند یعنی اسے خبیث تصور کرتا ہے، اگر بعض افراد کے خبیث کہنے سے کوئی چیز حرام ہوجائے تو شہد، اونٹ، گائے اور مرغی کے گوشت حرام ہوجائیں گے، کیونکہ بعض لوگ ان اشیاء کو ناپسند کرتے ہیں، جب لازم باطل ہے تو ملزوم بھی باطل، اس سے یہ ثابت ہوا کہ تمباکو کو اس وجہ سے حرام کہنا کہ اسے بعض لوگ خبیث اور ناپسندیدہ چیز تصور کرتے ہیں درست نہیں ہے '' [1]

مولانا عبدالرحمن مبارکپوری ؒ نے **تحفة الأحوذی** جلد۳ ص۴۳ میں شوکانی کی مذکورہ بالا عبارت کا رد کیا ہے جس کا تذکرہ حرمت کے بیان میں آئے گا۔

صاحب سبل السلام محمد بن اسماعیل الکحلانی الصنعانی بھی جواز کے قائل تھے اور اس

---

[1] دیکھیے ارشاد السائل الی دلائل المسائل ص۵۰، ۵۱ مع مجموعۃ الرسائل السلفیۃ۔

موضوع پر انہوں نے ایک مستقل رسالہ ''**الادراک لضعف أدلة التنباک**'' تالیف کیا ہے۔

برصغیر ہندو پاک کے بعض سلفی (اہلحدیث) علماء اسکی حلت کے قائل تھے، فتاوی نذیریہ سے فتاوی ثنائیہ میں ایک فتویٰ مولانا خلیل الرحمن صاحب کا نقل کیا گیا ہے جو اباحت کے قائل تھے وہ لکھتے ہیں:۔

> ''جو لوگ حقہ نوشی کی حرمت کے قائل ہیں اس کا قول ناقابل اعتماد ہے اس واسطے کہ حرمت موقوف ہے اوپر دلیل قطعی کے اور قائلین حرمت نے حرمت پر کوئی دلیل قطعی قائم نہیں کی ہے، بلکہ جتنی دلیلیں وہ پیش کرتے ہیں کل کی کل ظنی ہیں اور وہ بھی مخدوش، اور جو لوگ اباحت مطلق کے قائل ہیں ان کا قول بھی قابل اعتماد نہیں، اس واسطے کہ ان کے دلائل بھی مخدوش ہیں۔
>
> اور جو لوگ اباحت مع الکراہۃ کے قائل ہیں ان کا قول البتہ قابل اعتماد ہے، یہ گفتگو حقہ نوشی میں ہے، رہا تمباکو کا کھانا اور استعمال کرنا اس کا ناک میں، سو کوئی دلیل معتبر اس کی کراہت پر قائم نہیں'' [1]

ایک دوسرے سلفی عالم سید محمد عبدالحفیظ بھی مطلق اباحت کے قائل نظر آتے ہیں، دیکھیے فتاویٰ علماء حدیث، جلد۱ ص ۳۰، ۳۱۔

برصغیر ہندو پاک کے سربرآوردہ سلفی علماء نے حرمت کا فتویٰ دیا ہے، مثلاً مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ، مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی ؒ، مولانا عبدالرحمن مبارکپوری ؒ اور مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری یہ سبھی حضرات تمباکو کی حرمت کے قائل تھے جن کے اقوال آگے آئیں گے۔

---

[1] فتاویٰ ثنائیہ ۲/۷۹،۸۰، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ لاہور

حرمت کے بیان میں

پچھلے صفحات میں قارئین نے ملاحظہ فرمایا کہ تمام مکاتب فکر سے وابستہ علماء کی ایک جماعت اباحت تمباکو کی قائل تھی اور اباحت کے لیے جو دلائل پیش کیے گئے وہ مندرجہ ذیل اہم نکات پر مرکوز تھے۔

(۱) قرآن وحدیث میں اس کی کوئی حرمت وارد نہیں ہے۔

(۲) وہ مضرصحت نہیں ہے۔

(۳) وہ طیبات میں سے ہے خبائث سے نہیں۔

یہاں پر تمام مکاتب فکر کے ان علماء کی تحقیقات وآراء کا خلاصہ پیش کیا جائے گا جو حرمت کے قائل تھے یا ہیں جس سے اباحت کے قائلین کی دلیلیں بے بنیاد اور حقیقت سے کوسوں دور نظر آئیں گی۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جو علماء اباحت کے قائل تھے ان کو تمباکو کے نقصانات کا علم نہیں تھا ورنہ وہ تمباکو کے جواز یا اس کے فروغ کی تلقین نہ کرتے۔ اس وقت عالمی سطح پر تمباکو کے نقصانات پر ذرائع ابلاغ سے بے شمار تحقیقات منظر عام پر آچکی ہیں اور برابر آرہی ہیں جن سے واقف ہوکر کوئی اہل دانش وفکر تمباکو کے جواز کا قائل نہیں ہوسکتا۔

عالمی صحت تنظیم کی طرف سے بتایا جاچکا ہے کہ تمباکو نوشی سے مرنے والے یا بدحال زندگی گزارنے والے تعداد میں ان لوگوں سے زیادہ ہیں جو طاعون، چیچک، ٹی بی، جذام اور ٹائی فائیڈ وغیرہ امراض کا شکار ہوکر مرجاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے تمباکو کو وبا سے تعبیر کیا گیا ہے۔

یہاں پر ان علمائے کرام کو دعوت فکر وعمل دے رہا ہوں جو اس وبا کو اچھی

نظر سے دیکھتے ہیں اور خود بصد شوق اسکو استعمال میں لاتے ہیں جنکی وجہ سے برصغیر ہند میں تمباکو کے خلاف مسلمانوں کی طرف سے اب تک کوئی خاطر خواہ مہم شروع نہیں ہوسکی۔

حرمت کے سلسلے میں علمائے کرام کی تحقیقات ملاحظہ فرمائیں:

علمائے احناف :

ابوالحسن مصری حنفی فرماتے ہیں:

”صحیح اور منقول آثار اور واضح عقلی دلائل اس کی حرمت کا اعلان کرتے ہیں۔ اس کا وجود ۱۰۰۰ اھ کے لگ بھگ ہوا۔ اور سب سے پہلے یہود، نصاریٰ اور مجوس کی سرزمین میں منظر عام پر آیا۔ اور ایک یہودی شخص نے مغرب اقصیٰ کے علاقہ میں طبابت کے بہانے لوگوں کو اس سے متعارف کرایا۔ اسی طرح ارض روم میں ایک عیسائی انکلین نے اور سوڈان میں مجوسیوں نے۔ پھر مصر اور حجاز اور دیگر مما لک میں اسے عام کیا گیا۔

اللہ نے ہر نشہ آور چیز سے منع کیا ہے۔ اگر کہا جائے کہ یہ نشہ آور نہیں ہے تو (اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ) اس کے پینے والے کے ظاہری وباطنی اعضاء کو بے حس اور کمزور کرتا ہے۔ نشہ آور سے مراد مطلق عقل پر پردہ ڈالنا ہے۔ خواہ اس میں زیادہ شدت نہ ہو، اس میں کوئی شک نہیں کہ جو پہلی دفعہ اس کو استعمال کرتا ہے یہ کیفیت اس کو طاری ہوتی ہے۔ اگر اس کا نشہ آور ہونا تسلیم نہ کیا جائے تو (اس میں کوئی شک نہیں کہ) وہ کم از کم مخدر (یعنی اعضاء کو سن اور بے حس کرنے والا) اور مفتر ہے۔

امام احمد اور ابوداؤد نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسکر اور مفتر سے منع فرمایا ہے۔

علماء کے نزدیک مفتر ہر وہ چیز ہے جو اعضاء میں کمزوری اور بے حسی

پیدا کرے ، اسکی حرمت کے لیے یہی حدیث بطور دلیل کافی ہے ، یہ بدن اور روح کو نقصان ، دل کو خراب ، قوی کو کمزور اور رنگ کو پیلے پن میں تبدیل کر دیتا ہے اور تمام ڈاکٹر متفق ہیں کہ یہ مضر ہے اور بدن ، عالی ظرفی اور عزت و مال کے لیے نقصان دہ ہے ۔ کیونکہ اس میں فاسقوں سے مشابہت ہے ۔ اس لیے کہ اسے اکثر فسّاق اور رذیل قسم کے لوگ ہی استعمال کرتے ہیں اور اسکے پینے والے کے منہ کی بو خبیث و ناپسندیدہ ہوتی ہے'' ۔ ؎[1]

محمد فقہی عینی حنفی نے تمباکو کی حرمت پر ایک رسالہ تحریر کیا ہے جس میں درج ذیل چار وجوہ کی بنا پر تمباکو نوشی کو حرام قرار دیا ہے ۔

'' ا۔ معتبر اطباء کی اطلاع کے مطابق وہ مضر صحت ہے ۔ جس چیز کی یہ کیفیت ہوگی اس کا استعمال بالاتفاق حرام ہوگا ۔

۲۔ اطباء کے نزدیک وہ مخدرات میں سے ہے ۔ اور مخدرات کا استعمال شرعاً ممنوع ہے ۔ جیسا کہ حضرت امام احمدؒ نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسکر اور مفتر کے استعمال سے منع فرمایا ہے اور باتفاق اطباء وہ مفتر ہے ۔ اس میں اور اس جیسی اور چیزوں کے بارے میں تمام سلف اور خلف کا اتفاق ہے کہ اطباء کا قول معتبر اور حجت ہے ۔

(۳) اس کی بدبو ان لوگوں کو تکلیف پہنچاتی ہے جو اسے استعمال نہیں کرتے ۔ خصوصاً نماز اور دیگر مجلسوں میں ۔ بلکہ ملائکہ مکرمین کو بھی اس سے اذیت پہنچتی ہے ۔ امام بخاری و مسلم نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : '' جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے اور

؎[1] الفواکہ العدیدۃ ۲/۸۰، ۸۱

ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے ۔ اور یہ سبھی جانتے ہیں کہ تمباکو نوش کی بدبو لہسن اور پیاز کی بو سے بہت زیادہ ہے ۔

اور صحیحین میں حضرت جابرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جس سے لوگ تکلیف پاتے ہیں فرشتے بھی اس سے تکلیف پاتے ہیں ۔

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا : کہ جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھ کو تکلیف دی اور جس نے مجھ کو تکلیف دی گویا اس نے اللہ کو تکلیف دی ۔ یہ حدیث طبرانی نے المعجم الاوسط میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے ۔

(۴) یہ فضول خرچی ہے کیونکہ اس میں ایسا نفع مباح نہیں جو ضرر سے خالی ہو ، بلکہ اس میں تجربہ کار لوگوں کے بقول یقینی نقصان ہے'' ۔ ؎[1]

صاحب مجالس الابرار ابوالعباس احمد رومی حنفیؒ نے اپنی مذکورہ کتاب کی تیسویں ، چھیانویں اور ستانویں مجلس میں حقہ نوشی پر کلام کیا ہے اور تینوں مجلسوں میں اس کی حرمت ثابت کیا ہے ۔ چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ : ۔

'' اور صحیح مسلم میں ثابت ہو چکا ہے کہ نبی علیہ السلام اگر مسجد میں کسی شخص سے پیاز یا لہسن کی بو پاتے تو اس کے لیے حکم دیتے ، پس وہ بقیع کی طرف نکال دیا جاتا ۔ اور اسی لیے فقہاء نے کہا کہ جس شخص میں ایسی بدبو آتی ہو کہ آدمیوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہو تو اس کا مسجد سے نکال دینا لازم ہے ۔ اگرچہ ہاتھ پاؤں سے کھینچ کر ہو ۔ داڑھی اور سر کے بال پکڑ کر نہیں ۔ پس اس بنا پر آج کل اکثر امام اور مؤذنوں کا مسجد اور جامع مسجد سے نکال دینا لازم آتا ہے کیونکہ ان کے پاس ہمیشہ اس بدبودار حقہ نوشی کے سبب سے بدبو پائی جاتی ہے ۔ بلکہ یہ لوگ کبھی کبھی مسجد اور جامع

؎[1] فتویٰ فی حکم شرب الدخان ۵،۶

مسجد کے اندر اسکو پیتے ہیں، پس انکے حق میں کراہت زیادہ سخت اور بہت زیادہ ہے''۔ ۱

حقہ نوشی کے عدم جواز پر بحث کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''اشیاء کی حرمت اور اباحت کی پہچان کا ایک عمدہ قاعدہ ہے جس کا مرجع اصول ہے اور وہ یہ ہے کہ حق یوں ہے کہ نبوت سے پہلے اشیاء میں کوئی حکم نہیں ہے اور نبوت کے بعد علماء تین قول پر مختلف ہیں۔قول اول یہ ہے کہ ان کے علاوہ سب چیزیں حرام ہیں جن کا شرعی دلیل نے جائز ہونا بتایا ہے ۔اور دوسرا یہ کہ ان کے سوا سب چیزیں مباح ہیں جنکا دلیل شرعی نے حرام ہونا بتایا ہے۔اور تیسرا قول اور یہی صحیح ہے۔ یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ نقصان کی چیزیں اس معنی کو سب حرام ہیں کہ اصل ان میں حرمت ہے نفع اور نفع کی چیزیں سب مباح ہیں اس اعتبار سے کہ اصل ان میں اباحت ہے ۔ چنانچہ باری تعالیٰ کا قول ہے: ﴿**ھو الذی خلق لکم ما فی الأرض جمیعاً**﴾ وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے واسطے جو کچھ زمین میں ہے سب۔۔۔۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو احسان جتانے کی جگہ ذکر فرمایا ہے۔اور احسان صرف نافع اور مباح سے ہوسکتا ہے ۔تو گویا اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا کہ اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لیے فائدے کے لیے تمام چیزیں جو زمین میں ہیں پیدا کیں تا کہ تم ان سے نفع اٹھاؤ۔

اور اس تیسرے صحیح قول کی بنا پر حقہ کا حکم بھی نکلتا ہے۔ پس اس لیے کہ حقہ اگر نافع ہوتا تو اصل میں اباحت ہوتی۔لیکن حاذق طبیبوں کے بیان سے

۱ مجالس الابرار ۶۸۵، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی

ثابت ہوا ہے کہ حقہ مضر ہے اگر چہ آئندہ چل کر ہو۔لہذا اصل اس میں حرمت ہی ہوگی بلکہ اس میں شک بھی ہوتا تو بھی حرمت ہی کی جانب کو غلبہ ہوتا جیسا کہ یہی شرعی قاعدہ ہے اس واسطے کہ روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: حلال بھی ظاہر حرام بھی ظاہر ہے، اور ان دونوں کے درمیان میں مشتبہ چیزیں ہیں، اکثر لوگ انہیں نہیں جانتے ہیں، پس جو شخص شبہات سے بچتا رہا اس نے اپنا دین اور عزت بچالی، اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑا جیسے احاطے کے گرد چروانے والا کہ عنقریب اس کے اندر گھس جائے گا''۔ ۱

حسن بن عمار مصری شرنبلالی حنفی منظومۃ ابن وھبان کی شرح میں فصل الکراھیۃ والاستحسان کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

''ایک اہم مسئلہ بھنگ کی مناسبت سے ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ ایک بڑی شخصیت نے مجھ سے تمبا کو پینے کے بارے میں جو اس زمانہ میں وجود میں آیا سوال کیا تھا تو میں نے کہا کہ جو چیز شرعاً استعمال کی جاتی ہے اور اندر پہنچتی ہے یا تو وہ غذا ہوگی یا دوا۔اور غذائیت تو اس میں مفقود ہے اور اگر دوا تصور کیا جائے تو دوا کا دائمی استعمال نہیں ہوتا کیونکہ اس کا الٹا اثر ہوتا ہے اور یہ جائز نہیں ۔ جب کہ اس کے دیگر نقصانات بھی ہیں مثلاً مال کا ضائع کرنا تمبا کو خرید کر ، جسے دیندار لوگ پسند نہیں کرتے ۔اور تمبا کو نوش کا اپنے منہ کی بدبو سے دوسرے کو تکلیف پہنچانا، نص حدیث سے لہسن پیاز کھانے والا مساجد میں حاضر ہونے سے منع کر دیا گیا ہے اور اس شخص کو تمبا کو نوش کی آگ سے جلا دینا جو لاپرواہی سے گزرے اس شیطان کی

۱ مجالس الابرار ۶۸۳، ۶۸۴

مانند ہے جس کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ ہو خصوصاً طلوع اور فجر کے وقت، سب ایک دوسرے کے سامنے اس قبیح عادت کے مرتکب ہوتے ہیں'' [1]

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے والد شاہ عبد الرحیمؒ ایک متبحر عالم تھے وہ تمباکو کی قطعی حرمت کے قائل تو نہیں تھے لیکن وہ تمباکو نوشی کے سخت خلاف تھے۔ جیسا کہ شاہ ولی اللہؒ نے ان سے انفاس العارفین میں نقل کیا ہے۔ [2]

علامہ محمد عبد العظیم مکی حنفی (متوفی ۱۰۵۱ھ یا ۱۰۵۴ھ) جو اپنے زمانے میں حرم مکی میں احناف کے مفتی تھے وہ رقم طراز ہیں:

''وہ بری چیز ہے اچھی چیز نہیں۔ بلکہ وہ عقلی طور پر برائیوں میں سب سے بری چیز ہے، جب اس میں دوسرے مفاسد بھی شامل ہوگئے تو وہ شرعی طور پر بھی برائیوں میں سے ہوگیا۔ اس کے پینے میں کوئی اچھائی نہیں۔ اس کی برائی تو بداہتاً اصل فطرت سے جانی جاسکتی ہے۔ پھر اس کے لیے شرعی قباحت بھی ثابت ہے کیونکہ وہ برائی میں شمار ہوتا ہے، بعد میں ایجاد کی ہوئی چیز ہے، اچھی چیز نہیں ہے اور نہ سلف سے اس کا استعمال منقول ہے، اللہ اسے ہلاک کرے جس نے اسے ایجاد کیا اور عوام کے سامنے پیش کیا، اس کا نقصان ظاہر ہے جسکو محسوس کیا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔۔ نیز آگے گویا ہیں:

''اور اسے حرام کہا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں شرعی برائیاں اور جسمانی نقصانات وغیرہ ہیں۔ جس کا کچھ ذکر ہم نے اپنے رسالے موسوم بہ ''**تحذير الأمة عن ملابسة الغمة** '' میں کیا ہے، اس کا استعمال عام لوگوں کو زیب نہیں دیتا تو جن کو کچھ عقل ہوگی چہ جائے کہ صاحب اخلاق وصاحب حیثیت لوگ ان کو اسکا استعمال کیسے زیب دے گا۔ اس کا استعمال اخلاق کے منافی ہے جس کے

---

۱ فیض الرحیم الرحمٰن ص ۱۴ اور ترویح الجنان ص ۴

۲ دیکھیے انفاس العارفین اردو ص ۱۷۵، ۱۷۷، مطبوعہ الفلاح، دیوبند

بارے میں کوئی عقل مند توقف نہیں کرسکتا ''؟ [1]

عبد الغنی مزجاجی حنفی فرماتے ہیں:

''علمائے متاخرین نے اسکے بارے میں کلام کیا ہے، کیونکہ گذشتہ صدیوں میں اس کا وجود نہیں تھا۔ تو کوئی اسکی برائی میں حد سے بڑھا ہوا ہے یہاں تک کہ اس کی حرمت پر یقین کرلیا، تو کوئی اسکی تعریف میں بھی پیچھے نہیں ہے، اور ان میں سے بعض نے درمیانی راستہ اختیار کیا اور کہا کہ وہ مکروہ تحریمی ہے، اور یہی میرے نزدیک سب سے بہتر اور مناسب قول ہے، اس لیے کہ اس کی حرمت کی کوئی قطعی دلیل نہیں ہے، اور ہر تکلیف دہ اور بدبودار چیز حرام نہیں ہوتی۔ ورنہ لہسن، پیاز کا کھانا حرام ہوتا، یہ سب باتیں اسکے پینے کے بارے میں ہے۔ رہا اسکا کھانا اور سونگھنا تو وہ میرے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اس لیے کہ وہ پینے کے مقابلے میں کم تر ہے''۔ [2]

احمد عجمی حلبی حنفی نے ایک رسالہ تمباکو کے موضوع پر تالیف کیا ہے اس میں انہوں نے تحریر فرمایا ہے:

''وہ مصیبت جو سارے ممالک میں عام ہے یہاں تک کہ بنی نوع انسان کا ہر طبقہ اس میں شامل ہے (مگر اللہ نے جس بندے کو اس سے محفوظ رکھا ہے) وہ تمباکو کا استعمال ہے جسکو اس زمانہ میں سب لوگ جانتے ہیں۔ یہ سارے مذاہب میں بدعت منکرہ ہے، بلکہ امام حفنی نے اپنے بعض مشائخ عارفین سے نقل کیا ہے کہ قرآن کی مجلس میں اسکے پینے سے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے، اللہ اپنے فضل وکرم سے ہم کو اس سے بچائے، بیشک وہ فیاض

---

۱ فیض الرحیم الرحمٰن، ص ۱۵، ۱۶

۲ فتاوی مولانا عبد الحی، ص ۵۴۰، ۵۴۱

اورصاحب کرم ہے''۔

''وہ اپنی دونوں معروف قسموں تتن اور تنباک کے ساتھ درحقیقت مفترات (سست کرنے والی چیزوں) میں سے ہے اور محقق قول کے مطابق وہ صحت کے لیے مضر اشیاء میں سے ہے اور جو چیز ایسی ہو تو اس کی حرمت میں اور اسکے استعمال کرنے والوں کے گنہ گار ہونے میں واقف کار لوگوں کو کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ اس کے بارے میں تمہارے سامنے ایسے واضح نصوص آئیں گے جو بڑے بڑے محققین سے منقول ہونگے''۔[1]

احمد عجی حلبی حنفی نے الدر المختار کی شرح میں کتاب الأشربہ کی بحث میں جہاں صاحب الدر المختار نے اپنے شیخ نجم غزی شافعی کا قول ''**أنه يحرم الدخان لتفتيره**'' ذکر کیا ہے وہاں پر رقم طراز ہیں:

''**وقد أوضحنا تحريمه في رسالة لم تسبق بنظير أدخلنا تحريمه فيها تحت الأصول الأربعة ورددنا كل ما نافاه من كلام الغير رداً جامعاً مانعاً مؤيداً بالحجج القاطعة والبراهين الساطعة**''.[2]

ترجمہ: '' ہم نے اسکی حرمت کی وضاحت ایک رسالے میں کی ہے جسکی کوئی نظیر سابق میں نہیں، ہم نے اسکی حرمت اس رسالے میں اصول اربعہ کے تحت ثابت کی ہے اور ہم نے اسکے خلاف دوسروں کے ہر کلام کا واضح اور تشفی بخش دلائل و براہین سے مدلل جامع اور مانع رد کیا ہے''۔

پھر آگے انہوں نے ذکر کیا ہے کہ مذکورہ رسالہ حکومت عثمانیہ کے دارالخلافہ

۱،۲ الدخان مابین القدیم والحدیث، ص ۱۷۰

آستانہ (استنبول) اپنے سفر میں لے گئے اور اس وقت کے شیخ الاسلام کو پیش کیا تو رسالہ کے معقول ومنقول کے موافق ہونے کی وجہ سے اسے شرف قبولیت سے نوازا۔

حلب کے ایک عالم محمد بن عبد اللہ طرابیشی حلبی حنفی نے تمباکو کی حرمت پر تین رسالے تالیف کیے ہیں، دو رسالے نثر میں ہیں اور ایک نظم میں۔ **تبصرة الاخوان في بيان أضرار التبغ المشهور بالدخان** اور **الايضاح والتبيين في حرمة التدخين**۔ یہ دونوں رسالے نثر میں ہیں اور ''**عقود الجواهر الحسان في بيان حرمة التبغ المشهور بالدخان**'' نظم میں ہے، جو اصل میں **الايضاح والتبيين** کا منظوم خلاصہ ہے۔

آپ تبصرة الاخوان میں تحریر فرماتے ہیں:

''خلاصہ کلام یہ کہ چوٹی کے معتبر و محقق عام اطباء کے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تمباکو خواہ تتن ہو یا تنباک اس کے نقصانات بہت ہیں، اس کے جزئی اثرات کو ہر وہ شخص محسوس کرے گا جو اسے عادت پڑنے سے پہلے استعمال کرے گا۔ مثلاً سر چکرانا، متلی، قے، درد سر اور عضلات (پٹھوں) کا ڈھیلا ہونا، پھر نیند نہ آنا۔ ان اثرات کا ہونا یہ مطلب رکھتا ہے کہ تخدیر کی وجہ سے یہ کیفیت ہے۔ جو متفقہ طور پر تمباکو کا لازمی نتیجہ ہے۔ اس کی عادت پڑنے سے پہلے استعمال کرنے سے پیش آنے والے اثرات کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ اس میں زہریلے مادّے نکوٹین کی وجہ سے ہے۔ لیکن اسکی عادت پڑ جانے سے اس زہر کا دفاع ہوتا ہے (یعنی مذکورہ اثرات ظاہر نہیں ہوتے) لہذا جو شخص تمباکو نوشی کا عادی ہو جاتا ہے ان مذکورہ اثرات میں سے کچھ بھی محسوس نہیں کرتا، بلکہ فساد ذوق، بدہضمی اور بھوک کا کم لگنا جیسے اثرات کا اسے احساس ہوگا۔ یہ سب اشیاء پیدا ہوتی

ہیں لعاب میں دھوئیں کے داخل ہونے کی وجہ سے جو معدے میں بدہضمی کا سبب بنتا ہے، اور بسا اوقات مشہور بیماری سوزش معدہ پیدا ہو جاتی ہے، یہ سب کچھ تمباکو کے کم اور معتدل استعمال کرنے پر ہوتا ہے۔

اور اگر اسے زیادہ استعمال کیا جائے تو ہلاکت کی طرف لے جائے گا جس سے بچا نہیں جا سکتا۔ اور یہ شرعاً معلوم و ثابت ہے کہ جو چیز مضر صحت ہے اس کا استعمال قطعی حرام ہے، اس لیے بھوک سے زیادہ کھانا اور مٹی کھانا حرام ہے، کیونکہ ان دونوں میں صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: " **من أكل الطين فكأنما أعان علىٰ قتل نفسه** "۔

ترجمہ: " جس نے مٹی کھائی گویا اس نے خودکشی پر مدد کی [1] میں کہتا ہوں کہ تمباکو نوشی مٹی کھانے سے کم نقصان دہ نہیں ہے بلکہ اس سے کہیں زیادہ نقصان دہ ہے"۔

تمباکو کے نقصانات پر مدلل روشنی ڈالنے کے بعد لکھتے ہیں:

"حاصل یہ ہے کہ یقینی طور پر تمباکو کے استعمال سے نقصان محقق و ثابت ہے، البتہ مزاج اور جسم کے قوت وضعف میں متفاوت ہونے کی وجہ سے اس کا اثر بھی دیر یا جلدی سے ظاہر ہوتا ہے اور جب عام طور پر تمام جسموں کے لیے اس کا مضر ہونا ثابت ہو چکا ہے تو اسکا استعمال بھی عموماً سارے بنی نوع انسان پر حرام ہوگا"۔ [2]

انہوں نے اپنے دوسرے رسالے "الایضاح والتبیین" میں بھی تمباکو کی

[1] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۱۰ ص ۱۱
[2] الدخان مابین القدیم والحدیث، ص ۵۴، ۵۷

حرمت پر مدلل بحث کی ہے اور علماء کے اقوال نقل کیے ہیں اور اس کتاب کا خلاصہ " **عقود الجواهر الحسان فى بيان حرمة التبغ المشهور بالدخان** " کے نام سے منظوم شکل میں پیش کیا ہے، اس میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

إعلم بأن حرمة الدخان   أفتى بها جمع من الأعيان
إليهم يهرع في الأماني   عليهم التعويل في الأحكام

ترجمہ: "تمہیں معلوم ہو کہ تمباکو کی حرمت کا فتویٰ سربرآوردہ علماء کی جماعت نے دیا ہے۔ جن کی طرف مطلوب و آرزو کے سلسلے میں دوڑ کر جایا جاتا ہے۔ اور احکام شریعت کے بارے میں جن پر اعتماد و بھروسا کیا جاتا ہے"۔

محمد حیات مدنی حنفی تمباکو کے بارے میں دوٹوک الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:

"تمباکو حرام ہے، اسکی حرمت کی دلیلوں میں سے یہ ہے کہ اس میں بغیر دنیوی یا اخروی فائدے کے مال کو برباد کرنا ہے۔ یہ اسراف ہے اور اسراف اللہ تعالیٰ کے ارشادات (فضول خرچی نہ کرو) (اور بے جا خرچ نہ کرو) (اور نہ حوالہ کرو بے عقلوں کو اپنے وہ مال) کی وجہ سے حرام ہے۔ اس سے بڑھ کر حماقت کیا ہوگی کہ انسان اپنے مال کو بے فائدہ نذر آتش کر دے، وہ عبث ہے، اور عبث مذموم ہے، وہ خبیث (گندا) ہے، اسے وہ شخص جو پیتا نہیں اور پینے والوں کی صحبت میں نہیں رہتا گندا تصور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (اور وہ حرام کرتا ہے انسان پر گندی چیزیں) اس سے بہت نقصانات ہوتے ہیں اور وہ منہ کو جو اللہ کے ذکر کی جگہ ہے بدبودار کر دیتا ہے، اور اس سے دونوں ہونٹ سیاہ ہو جاتے ہیں، بہرکیف وہ ایسی شے

ہے جس میں کوئی خیر نہیں ہے، جو اللہ سے خوف رکھتا ہے اس سے پرہیز کرے اور اس کے قریب نہ جائے۔ مومن کو یہ کیسے زیب دے گا کہ وہ اس گندے تمباکو سے شغل کرے جو اللہ سے غافل کردے'' ۱؎

علمائے احناف میں عبدالرحمٰن شہید نقشبندی سندی فرماتے ہیں:

''وہ مکروہ تحریمی ہے، اور خبیث (گندا) ہے، اور خبیث نص قرآنی سے ممنوع ہے۔ اور اس کے استعمال سے فطرت الٰہی میں تبدیلی کرنا ہے، انسان کو فطری طور پر چھ ضروری چیزوں کی احتیاج ہوتی ہے، تین کا تعلق باطن سے ہے، اور وہ ہوا، پانی اور کھانا ہے، اور تین کا تعلق ظاہر سے ہے اور وہ لباس، مکان اور نظافت ہے، اور انسان فطری طور پر کچھ چیزوں سے بے نیاز بھی ہے، مثلاً بدبودار تمباکو کا اپنے منہ اور ناک میں داخل کرنا، افیم اور حشیش وغیرہ کھانا، تو جو شخص اپنے مزاج کو کسی ایسی چیز کا محتاج کردے جس کی انسان کو فطری طور پر ضرورت نہیں ہے تو وہ اپنی فطرت اور اللہ کی ساخت میں تبدیلی کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے '' **فليغيرن خلق الله** '' (اللہ کی ساخت میں ردوبدل کریں) اور فطرت میں تبدیلی اللہ کی ساخت میں تبدیلی کرنے کے مترادف ہے''۔ ۲؎

عمر بن احمد مصری حنفی بھی حرمت کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں:

" الدخان الخبيث حرمته عند كثير من العلماء المعتمد عليهم فى مصر وديار الروم والحجاز واليمن ، وحرمته لا يتوقف فيها

۱؎ دیکھیے الموقف الشرعی من التبغ والتدخین، ص۹۴

۲؎ دیکھیے الموقف الشرعی من التبغ والتدخین، ص۹۸

إلا مخذول مكابر معاند قد أعمى الله بصيرته " ۔ ۱؎

ترجمہ: ''مصر، دیار روم، (ترکی) حجاز اور یمن کے بہت سے معتمد علماء کے نزدیک گندا تمباکو حرام ہے۔ اس کی حرمت کے بارے میں وہی تردد کرے گا جو ضدی اور ہٹ دھرم ہے، جس کی عقل اللہ نے سلب کرلی ہے''۔

بلاد شام میں حنفیہ کے مرجع شیخ محمد الحامد حرمت تمباکو کا فتویٰ دیتے ہوئے کہتے ہیں:

''وہ خبیث چیز ہے اور اس کا پینا اپنے کو ہلاک و برباد کرنا ہے، اس کے نقصانات بہت ہیں جیسا کہ جدید طب نے ثابت کیا ہے، اور جب اس کا ضرر ثابت ہوا تو اس کی حرمت بھی ثابت ہوئی'' ۲؎

محمد بن عبدالباقی مکی حنفی نے اسکی حرمت پر ایک رسالہ ''**الحسام القاصم**'' تالیف کیا ہے، اور صبغۃ اللہ بھڑوچی حسینی نے بھی اسکی حرمت پر ایک رسالہ ''**الحجة والبرهان في تحريم الدخان**'' تحریر کیا ہے۔

محمد الحامی الزبیدی نے اسکی حرمت پر دو رسالے تالیف کیے ہیں جن میں تمباکو کی حرمت متعدد وجوہ سے ثابت کیا ہے۔

استنبول میں حکومت عثمانیہ کے مفتی اعظم شیخ الاسلام محمد بن سعد الدین حنفی متوفی ۱۰۲۴ھ کو ایک شخص نے تمباکو کے بارے میں منظوم استفتاء بھیجا تھا جس کے بعض اشعار درج ذیل ہیں:

أبن لى مقصداً قد حرت فيه   وأوضح لى معالم من سؤالى

۱؎ الموقف الشرعی، ص۱۰۲

۲؎ ملاحظہ ہو: ردود علی أباطیل ص۲۶۹ و۳۷۶

رأیت الناس قد جنحوا لبلوی — وهی والله مکسبة الوبال
دخاناً یشربوه کل وقت — وعم الخافقین علی التوالی
أفی المکروه یدخل شاربوه — جهاراً أم حرام أم حلال
فقل بالحق اذ من شاء یؤمن — بما أفتیت أو یکفر بحال
فانا نقتفی فتیاک حقًا — ونترک ماسواها لا نبالی

اس کے جواب میں مفتیٔ اعظم نے جو جواب تحریر فرمایا اس کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

فأما بعد یا أهل السؤال — هداک الله فی هذا المقال
سألت عن الدخان بحسن نظم — بدیع فی اللطافة کاللآلی
حرام شربه لا شک فیه — محال ذکره بین الحلال
و أما شربه فی کل وقت — مدی الأیام آناء اللیالی
خصوصاً شرب ادمان وفسق — باعلان علی وجه الضلال
فمما لا یسوغ بکل وجه — ولا یرضاه ذو شرف بحال
محمد بن سعد الدین أفتی — أعانهما الاله لدی السؤال

شیخ الاسلام کے مذکورہ بالاحرمت کے فتوے کی سلطنت کے علمائے کرام نے تائید کی تھی۔

شیخ الاسلام عطاء اللہ رومی حنفی بھی حرمت کے قائل تھے، وہ جب دمشق قاضی کی حیثیت سے آئے تو عبدالغنی نابلسی اورانکے درمیان تمباکونوشی کے حکم کے بارے میں مباحثے ہوئے، وہ عبدالغنی نابلسی کے اباحت تمباکو نوشی کے فتوے سے نالاں تھے، چونکہ عبدالغنی نابلسی تمباکونوشی کے جواز کے قائل تھے۔اور انہوں نے تمباکونوشی کی حمایت میں ان جیسے ترغیبی اشعار کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی تھی:

فداوم علیها کی تفوز بنفعها
ولا تنس ذکر الله أول نشقة
وقل بعد ذاک الحمد لله وحده
فحمدک للمولی مزید لنعمة

تو وہ کہاں ہار تسلیم کرنے والے انہوں نے جب شیخ الاسلام عطاء اللہ رومی کے تمباکو کے بارے میں سخت رویہ کو دیکھا تو ان کے رد میں ایک رسالہ بعنوان ''السیف الماضی فی عنق عطاء الله القاضی'' تحریر کردیا۔ جب کہ اباحت تمباکو پر انکی ایک مستقل کتاب ''الصلح بین الاخوان فی حکم اباحة الدخان'' موجود ہے۔

علامہ ابو زید عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد عماد الدین عمادی حنفی دمشقی متوفی ۱۶۴۱ء جو دمشق کے مفتی تھے۔ اپنی کتاب ''هدیة ابن العماد لعباد العباد'' کی فصل الجماعة میں تحریر فرماتے ہیں:

''ویکره الاقتداء بالمعروف بأکله الربا أو شئ من المحرمات أو یداوم الاصرار علی شئ من البدع المکروهات کالدخان المبتدع فی هذا الزمان ولا سیما بعد منع السلطان''[1]

ترجمہ: ''اس شخص کی اقتدا مکروہ ہے جوسودخوری یا کوئی حرام کاری یا کوئی مکروہ بدعت پر پابندی کرنے میں مشہور ومعروف ہو۔ جیسے: تمباکو جو اس زمانہ میں ایجاد ہوا، خصوصاً سلطان کے منع کرنے کے بعد''۔

لفظ مکروہ کا اطلاق علماے احناف کے نزدیک یا تو حرام پر ہوتا ہے یا حرام

[1] ردالمختار: ج۵ ص۲۹۶، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی

کے قریب پر اور دونوں چیزیں قابل ترک ہیں۔

عبد الغنی نابلسی [1] کے والد اسماعیل نابلسی حنفی متوفی ۱۶۵۲ء نے "الاحکام شرح درر الأحکام" میں جو بارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ "درر الأحکام" کی عبارت "أن للزوج منع الزوجة من أکل الثوم والبصل وکل ما ینتن الفم" نقل کرنے کے بعد رقم طراز ہیں:

" ومقتضاه المنع من شربها التتن لأنه ینتن الفم خصوصاً اذاکان الزوج لایشربه أعاذنا الله تعالیٰ منه وقد أفتی بالمنع من شربه شیخ مشایخنا المسیری وغیره ".[2]

ترجمہ: "اس کا مقتضا یہ ہے کہ بیوی کو تمبا کو نوشی سے منع کیا جائے گا اس لیے کے تمبا کو منہ کو بدبودار کرتا ہے خصوصا جبکہ شوہر تمبا کو نوشی نہ کرتا ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے، تمبا کو نوشی نہ کرنے کا ہمارے شیخ المشائخ مسیری وغیرہ نے فتوی دیا ہے"۔

اسماعیل نابلسی نے مسیری کا جو ذکر کیا ہے انکا مکمل نام ابوزید عبدالرحمٰن مسیری حنفی مصری ہے یہ اپنے وقت کے مصر میں احناف کے امام اور سردار تھے۔

علامہ محمد بن علی علاء الدین حصکفی حنفی دمشقی ملتقی الابحر کی شرح "الدر المنتقی فی شرح الملتقیٰ" میں "کتاب الأشربة" کے آخر میں تمبا کو کی حرمت پر تحریر فرماتے ہیں:

"وکذا تحرم جوزة الطیب وکذا التتن الذی شاع فی زماننا بعد نهی ولی الأمر نصر الله تعالیٰ".[1]

[1] ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ عبدالغنی بن اسماعیل بن عبدالغنی بن اسماعیل بن احمد۔

[2] ردالمحتار: ج۵ ص۲۹۵

ترجمہ: "ایسے ہی جائفل حرام ہے اور تمبا کو بھی جو ہمارے زمانے میں عام ہوگیا ہے، ولی الأمر کے منع کرنے کے بعد۔ اللہ اسکی مدد کرے"۔

علامہ حصکفی نے الدر المختار میں بھی کتاب الاشربہ کے تحت تمبا کو پر کلام کیا ہے۔ دیکھیے ردالمحتار: ۲۹۶/۵ کے حاشیہ پر الدر المختار کی عبارت۔ لیکن اس میں انکا رجحان خوب واضح نہیں ہے، جبکہ الدر المنتقی میں انہوں نے صاف طور پر تمبا کو کو حرام قرار دیا ہے۔

رجب بن احمد حنفی " **الطریقة المحمدیة** " کی شرح "**الوسیلة الأحمدیة و الذریعة السرمدیة** " میں متن "**ومن الاسراف کل ما صرف إلی المعاصی والمناهی**" کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

"......وہ فضول خرچی جو گناہوں اور منہیات میں ہوتی ہے اسی میں سے تمبا کو خریدنا ہے جو ہمارے زمانہ میں اہل ایمان کے دشمن کافروں کی طرف سے منظر عام پر آیا ہے، اور اس میں خاص وعام ساری مخلوق مبتلا ہے، لوگ اسے گراں قیمت پر خریدتے ہیں، لہٰذا وہ حرام فضول خرچی میں داخل ہوگا، ساتھ ہی وہ اپنی بدبو کی وجہ سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین کو اذیت پہونچاتا ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ "**کل مؤذ فی النار**" (۲) ہر اذیت دینے والا جہنم میں ہوگا۔ اسی وجہ سے رسول ﷺ نے فرمایا: کہ جو اس بدبودار درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، اس لیے کہ ملائکہ کو اس سے تکلیف ہوتی ہے، جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے[3] اس میں واقع اسم اشارہ اس جنس کی طرف اشارہ ہے جس میں بدبو ہو اور صحیح مسلم میں یہ ثابت ہے کہ جب کسی شخص میں پیاز

[1] الدر المنتقیٰ علی هامش مجمع الأنهر، ج۲ص۵۷۲

[2] کنز العمال حدیث نمبر۴۳۹۴۸، الجامع الصغیر۶۳۴۴

[3] مسند احمد: ۳۷۴/۳، صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۶۴

لہسن کی بدبو پائی جاتی تو نبی ﷺ اس کے بارے میں حکم دیتے تو وہ بقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔اسی لیے فقہانے کہا ہے کہ:ہروہ شخص جس میں بد بو پائی جائے جس سے انسان کو اذیت پہونچے اس کا مسجد سے نکالنا ضروری ہے خواہ اس کا ہاتھ وپیر کھینچ کر نہ کہ اسکی داڑھی وسر کے بال پکڑ کر۔اس بناپراس زمانے میں بہت سے ائمہ ومؤذنین کو۔بدبودار تمباکو کے مسلسل استعمال سےان میں بدبو ہونے کی وجہ سے۔مسجداور جامع مسجد سے نکالنا ضروری ہے۔بلکہ وہ لوگ مسجد اور جامع مسجد کے اندرا سے استعمال کرتے ہیں،لہٰذاان کےحق میں کراہت زیادہ سخت ہوگی‘‘۔ ۱؎

ابوسعید خادمی الطریقۃ المحمدیۃ کی شرح میں پہلے باب کی دوسری فصل میں بدعت عادیہ کےتحت تحریر کرتے ہیں:

’’رہا تمباکوتو اصح بات یہ ہے کہ وہ حرام نہیں ہے یعنی قطعی حرام نہیں ہے لیکن اصح یہ بھی ہے کہ اس کے بارے میں زیادہ اختلاف اوران لوگوں کے فتوے کی وجہ سے جن کے علم وعمل پر بھروسا کیا جاتا ہے تمباکو کے مکروہ تحریمی ہونے میں کوئی شک وشبہہ نہیں۔اور بادشاہ وقت نے اس کے پینے سے منع کیا ہےاور جب وہ مفادعامہ کے لیے مباح چیز سے بھی منع کرےتو اسکی اطاعت ضروری ہے چہ جائیکہ اس میں علماء کے اقوال ہوں جس میں انکا ادنیٰ اختلاف بھی شبہات کو جنم دیتا ہے۔ التلویح میں کہا ہے کہ شبہات سے محرمات ثابت ہوتے ہیں‘‘۔ ۲؎

محمد بن صدیق حنفی یمنی نے تمباکو کی حرمت پر ایک رسالہ بعنوان ’’ إقامة

۱؎ الدخان ما بین القدیم والحدیث:ص ۲۳۵

۲؎ الدخان ما بین القدیم والحدیث:ص ۲۳۷

الدليل والبرهان على تقبيح البدعة المسماة بشرب الدخان ‘‘ تالیف کیا ہے۔

ابوطالب ابن علی حنفی نے اسکی حرمت پر ایک رسالہ البرہان علی تحریم الدخان تصنیف کیا ہے۔اسکی حرمت پرعیسیٰ شہاوی مصری نے بھی ایک کتاب لکھی ہے۔

محمد عبدالباقی حنفی نے اسکی حرمت پر ’’**المدافع البرهانية في مدافع المناكير الدخانية**‘‘ تالیف کیا ہے۔علاءالدین رومی حنفی نے بھی ایک رسالہ تالیف کیا ہے،اورانہوں نے اس میں لکھا ہے کہ بہت سے حنفی اور غیر حنفی علماء نے اس کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے۔

ملاحسین بن اسکندر حنفی نے بھی اسکی حرمت پر ایک رسالہ تالیف کیا ہے۔

احیاءعلوم الدین اور القاموس المحیط کے شارح محمد مرتضیٰ الزبیدی نے تمباکو پر دو رسالے ’’**إتحاف الإخوان في حكم الدخان**‘‘ اور ’’**هدية الإخوان في شجرة الدخان**‘‘ تالیف کیے ہیں۔آخرالذکر کتاب کوشیخ حمد الجاسر نے مجلۃ العرب میں شائع کیا تھا۔

ہند کے علمائے احناف مین سے شیخ وجیہ الدین علوی،مولانا صبغۃ اللہ ،مولانا عبدالغنی صدیقی سنبھلی،مولانا حسن حسینی ،مولانا یارمحمد احمدآبادی ،مولانا احمداللہ احمدآبادی نے حرمت کا فتویٰ دیا ہے،مؤخرالذکر تو تمباکو کے شیدائی تھےلیکن بعد میں انہوں نے اسے ترک کردیا تھا۔مولانا عبدالحئ لکھنوی مطلق اباحت کے قائل نہیں تھے بلکہ وہ مکروہ تنزیہی سمجھتے تھے،لیکن انہوں نے یہ لکھا ہے کہ پابندی سے اسے استعمال کرنا اورعادت بنالینا گناہِ کبیرہ ہے۔ ۱؎

اباحت کے بیان میں علمائے دیوبند کی ترجمانی کرتے ہوئے مولانا تھانویؒ کے حوالے سے دوعبارتیں مجالس حکیم الامت اورامدادالفتاویٰ سے نقل کی جاچکی

۱؎ دیکھیے ترویح الجنان،ص۲۲

ہیں جن سے اندازہ ہوا تھا کہ حضرت تھانوی اباحت کے قائل تھے لیکن امداد الفتاویٰ میں حقہ نوشی سے متعلق درج ذیل ایک فتوے سے پتا چلتا ہے کہ انکا آخری قول عدم اباحت کا ہوگا، چنانچہ وہ فرماتے ہیں

''بہر حال پینے والا اس کا گناہ سے خالی نہیں، اور اصرار گناہ پر سخت گناہ ہے.......... کسی نے کیا خوب کہا ہے، شعر:

تماکو نوش راسینہ سیاہ است
اگر باور نداری نے گواہ است'' [۱]

علامہ نواب محمد قطب الدین خاں دہلوی شارح مشکوٰۃ کا قول بھی حرمت کا ہے، چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں:

'' اسی طرح تمباکو بھی حرام ہے جیسا کہ درِّ مختار میں لکھا ہے اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے حقہ نوشی کو مکروہ تحریمی کہا ہے کیونکہ حقہ پینے والے کے منہ سے پیاز و لہسن کی مانند بدبو ہی نہیں آتی بلکہ اس میں ایک طرح سے دوزخیوں کی مشابہت بھی ہے کہ جس طرح دوزخیوں کے منہ سے دھواں نکلے گا اُسی طرح حقہ پینے والے کے منہ سے بھی دھواں نکلتا ہے ۔ علاوہ ازیں حقہ نوشی ایک ایسی عادت ہے جس کو سلیم طبع مکروہ جانتی ہے اور حقہ پینے سے بدن میں بہت زیادہ سستی پیدا ہو جاتی ہے اور بعضوں پر غشی بھی طاری ہوتی ہے اور یہ چیز مفتر میں داخل ہے ، اور ایک روایت کے مطابق جس کو حضرت امام احمد وغیرہ نے نقل کیا ہے جو چیز مفتر یعنی سستی پیدا کرنے والی ہو وہ حرام ہے'' ۔ [۱]

[۱] امداد الفتاوی (جدید) جلد چہارم، ص ۹۹، مطبوعہ ادارہ تالیفات اولیاء، دیوبند

مشہور خطیب و مبلغ مولانا محمد پالن حقانی گجراتی نے اپنی کتاب ''شریعت یا جہالت'' میں تمباکو پر کلام کرتے ہوئے لوگوں کو تمباکو نوشی سے پرہیز کرنے کی تلقین کی ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

''ہمیں تو تجربہ ہو چکا ہے کہ جن جن صاحبوں نے اپنی زندگی میں نہ حقہ پیا ہے نہ بیڑی پی ہے اور نہ تمباکو کھائی ہے ان کو بھی تجربہ ہوا ہوگا، جماعت سے نماز پڑھنے میں کبھی اتفاقیہ کوئی ایسا شخص برابر میں کھڑا ہو جاتا ہے، جو حقہ بیڑی پینے کا زیادہ عادی ہوتا ہے تو اس کے منہ اور بدن سے اتنی بری بدبو آتی ہے کہ نماز ختم ہونے تک اس کے پڑوس میں کھڑا رہنا وبال جان ہو جاتا ہے۔

یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ رمضان کے مہینے میں بیڑی یا حقہ پینے والے بعض حضرات اسی سے روزہ کھولتے ہیں اور ایسا دم لگاتے ہیں کہ جماعت سے نماز پڑھنے پر قادر نہیں رہتے، کچھ دیر بعد ہوش میں آتے ہیں تب نماز پڑھتے ہیں۔

یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ جن کی عادت حقہ یا بیڑی پینے کی زیادہ ہوتی ہے اور وہ قریب میں آکر بات کرتے ہیں، تو ان کے منہ سے جو ہوا با ت کرتے وقت نکلتی ہے اس میں اتنی بری بدبو آتی ہے کہ انکی بات ختم ہونے تک سننے والے کو صبر کرنا بھاری پڑ جاتا ہے۔

یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ جس شخص کو حقہ یا بیڑی پینے کی عادت زیادہ ہوتی ہے وہ انسان اگر کسی گلاس یا برتن وغیرہ میں منہ لگا کر پانی پی لے تو فوری طور پر کوئی انسان اس سے منہ لگا کر پانی پی نہیں سکتا اور

[۱] تفصیل کے لیے دیکھیے مظاہر حق جدید ۳ رقسط ۱۰، ص ۶۶، مطبوعہ ادارۂ اسلامیات، دیوبند

اگر پی لے گا تو اسے یا تو قے ہو جائیگی یا چکر آنے لگیں گے یا کچھ دیر کے لیے گھبراہٹ سی محسوس ہونے لگے گی۔

اے میرے عزیز دوست! تمباکو میں اگر چہ اس درجہ کا نشہ نہیں ہے جس درجہ کے نشہ کی تعریف فقہ میں کی جاتی ہے یعنی ایسی مدہوشی جس میں بات کرنے میں کچھ کا کچھ زبان سے نکلے، مگر اتنا تو ضرور ہے کہ تمباکو کا جو عادی ہو جاتا ہے جب تک اس کو کھائے گا اور پیے گا نہیں دل میں گھبراہٹ محسوس کرتا ہے، اور عبادت سے جی اکتاتا ہے، مجلس میں زیادہ دیر بیٹھنے سے اس کا دل گھبرائے گا جیسا کہ آج کل اکثر بیڑی سگریٹ یا حقہ پینے والوں کی عادت ہے۔

ایک شرابی جب شراب پینے کا عادی ہو جاتا ہے اور ایک افیونی جب افیون کھانے کا عادی ہو جاتا ہے تو اس کو تھوڑی سی شراب اور تھوڑا سا افیون اثر نہیں کرتا لیکن جس نے زندگی میں کبھی شراب نہیں پی ہو اور نہ افیون کھایا ہو اس کو شراب یا ذرا سی افیون کھلا پلا کر دیکھو کہ اس کی حالت کیا ہوتی ہے، اسی طرح تمباکو کھانے پینے والوں کو نشہ اور تکلیف معلوم نہیں ہوتی کیوں کہ یہ لوگ اس کے عادی ہو جاتے ہیں مگر جس نے زندگی میں کبھی تمباکو نہ کھایا ہو اور نہ پیا ہو اس کو ذرا سی کھلا پلا کر دیکھو کہ اس کی کیا حالت ہوتی ہے۔

میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ جب تمباکو کے استعمال کو کچھ علماء منع کرتے ہیں حتی کے بعض صورتوں کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے تو اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے، عادی بن جانے کے بعد منہ میں بدبو کا اپنے آپ کو احساس تو نہیں ہوتا مگر دوسروں کو اس بدبو سے سخت تکلیف

تمباکو اوراسلام | حفظ الرحمن اعظمی ندوی

ہوتی ہے اور اس صورت حال میں اس کو تمام علماء مکروہ قرار دیتے ہیں، پھر کیا ہم کو اس سے بچنا نہیں چاہیے''۔ ۱؎

مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی گو کہ وہ علماء دیوبند کی طرح اباحت تمباکو نوشی کے قائل تھے اور جن کا ایک فتوی پہلے گزر چکا ہے پھر بھی رمضان المبارک میں جس طرح لوگ افطار کے وقت تمباکو کو استعمال کرتے ہیں وہ اسکی قباحت کی وجہ سے ناجائز وممنوع قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''البتہ وہ حقہ جو بعض جہال، بعض بلاد ہند ماہ مبارک رمضان شریف میں وقت افطار پیتے اور دم لگاتے اور حواس ودماغ میں فتور لاتے اور دیدہ ودل کی عجیب حالت بناتے ہیں بیشک ممنوع و ناجائز وگناہ ہے۔ اور وہ بھی معاذ اللہ ماہ مبارک میں، اللہ عزوجل ہدایت بخشے۔ رسول ﷺ نے ہر مفتر چیز سے نہی فرمائی اور اس حالت کے حالت تفتیر ہونے میں کچھ کلام نہیں۔ احمد وابوداؤد بسند صحیح ''**عن أم سلمةؓ قالت : نهیٰ رسول ﷺ عن کل مسکر ومفتر**''۔ ۲؎

وی آواز دلی کے ایک شمارے میں گرگٹ گورکھپوری کی ایک نظم مزاحیہ کالم ''گلوریاں'' کے تحت بعنوان 'آہ سگرٹ' شائع ہوئی تھی جو حقیقت سے بہت قریب ہے اس لیے وہ یہاں پر ذکر کرنا فائدے سے خالی نہیں ہے:

اے رفیق شب و روز اے مری پیاری سگرٹ
ہمدم و مونس و غمخوار دلاری سگرٹ
پہلے تو سحر نکوٹن سے کیا بس میں ہمیں

۱؎ دیکھیے شریعت یا جہالت: ص ۷۴۱، ۷۴۶، مطبوعہ ربانی بک ڈپو، دہلی

۲؎ فتاوی رضویہ: ۱۱/۴۵

لا کے پھر قید کیا وادئ بے بس میں ہمیں

بند شوکیس میں تو جب بھی نظر آتی ہے
دل تڑپ اٹھتا ہے ایک آہ نکل جاتی ہے

تجھ کو پانے کیلیے پیچ کے ''توڑے'' ہم نے
پچھلے ریکارڈ سبھی پینے کے توڑے ہم نے

شارجؔ مین بھی تیرے زہر نچوڑے ہم نے
پی کے پھینکے ہوئے ٹرے بھی نہ چھوڑے ہم نے

منہ تری کھوج سے ہرگز نہیں موڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

پھر بھی ظالم تیری فطرت نہ بدل پائے ہم
جال سے ترے نہ افسوس نکل پائے ہم

فتنہ پرور ہے ستم کیش ہے پتھر دل ہے
حق میں عشاق کے تو ایک سم قاتل ہے

صرف بیجا ترا جادہ ہے تری منزل ہے
مختصر یہ کہ محبت تری لاحاصل ہے

مذکورہ بالا سطور سے بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ علمائے احناف کی معتدبہ

تعداد تمباکو کی حرمت کی قائل تھی ،لیکن برصغیر ہند وپاک کے علمائے احناف تمباکو کے بارے میں جسے سست رفتار زہر (Slow Poison) کہا جاتا ہے اپنا موقف تبدیل کرنے پرآمادہ نظرنہیں آتے۔**فاعتبروا يا أولي الأبصار!!**

علمائے مالکیہ :

علمائے مالکیہ میں سے اکثر تمباکو کی حرمت کے قائل تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت علمائے مالکیہ علمائے نجد کی طرح متفقہ طور پر حرمت کے قائل ہونگے۔آگے چند مالکی علماء کے اقوال وفتاویٰ بطور نمونہ درج کیے جارہے ہیں۔

محمد بن فتح اللہ مالکی تمباکو کی حرمت پر فرماتے ہیں:

" لاشک فی حرمته بلا ارتیاب ويجب على كل من بسطت يده في الأرض الزجر عنه والمنع من استعماله وهذا الذى أدين الله عليه وأعتقده إلى يوم المآب وفي ذلك الغنى عن الاطناب والله أعلم بالصواب " [1]

ترجمہ: ''اس کی حرمت کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے ہر اس شخص پر جسے روئے زمین پر اقتدار حاصل ہے یہ واجب ہے کہ اس کے استعمال سے لوگوں کو منع کرے۔یہی قیامت تک میرا دین وعقیدہ ہے اور اس مختصر عبارت میں اطناب وتفصیل کی ضرورت نہیں۔واللہ اعلم بالصواب''۔

ابن حمدون تحریر فرماتے ہیں:

" والتحقيق أنه حرام كما دل عليه حديث أم سلمةؓ المتقدم " [2]

ترجمہ: ''تحقیق یہ ہے کہ وہ حرام ہے۔جیسا کہ ام سلمہؓ کی گذشتہ حدیث

[1] فیض الرحیم الرحمٰن ص ۱۵
[2] تھذیب الفروق ج ۱ ص ۲۱۸

سے ثابت ہوا‘‘ ۔

برہان الدین ابراہیم بن ابراہیم بن حسن لقانی مالکی مصری متوفی ۱۰۴۱ھ الجوہرہ کی شرح میں رقم طراز ہیں:

’’ حاصل الكلام أنه قد اختلف العلماء الأعلام فى حرمة الدخان وكراهته وأقل درجاته الكراهة ومع وجود عدة من العوارض لاينتهى إلى درجة الاباحة أصلا ، ولا يقاس على القهوة كما توهم البعض لأن شبهة أهل العذاب لا تخلو عن كراهة ، بخلاف القهوة فانه ليس فيها هذا التشبه ، وأيضا فيها منافع بلا شك ، بخلاف الدخان ‘‘[۱]

ترجمہ: ’’ حاصل کلام یہ ہے کہ علمائے عظام کا حرمت تمباکو اور اسکی کراہت کے بارے میں اختلاف ہے، اس کا کم از کم درجہ کراہت کا ہے اور چند عوارض کے پائے جانے کے ساتھ اباحت کے درجے کو قطعا نہیں پہونچے گا۔ اور قہوہ پر اس کو قیاس نہیں کیا جائے گا جیسا کہ بعض کو وہم ہوا ہے۔ اس لیے کہ اہل عذاب کی مشابہت کراہت سے خالی نہیں بخلاف قہوہ کے کیونکہ اس میں یہ مشابہت نہیں ہے۔ اور اس میں بلا شبہ فائدے بھی ہیں بخلاف تمباکو کے‘‘ ۔

انھوں نے تمباکو کی حرمت پر ایک مستقل کتاب **نصیحة الاخوان فی اجتناب الدخان** تالیف کیا ہے۔ جس میں علی اجھوری کی کتاب کا سخت جواب دیا ہے۔ کتاب کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں:

’’وهذا الذى قررناه يعنى من تحريم الدخان لا يرتاب

[۱] تهذيب الفروق ج۱ص۲۱۹

فيه ذو دين ولا صاحب صدق متين فخذ ما آتيتك وكن من الشاكرين ‘‘[۱]

ترجمہ: ’’اور یہ ہم نے جو ثابت کیا ہے یعنی حرمت تمباکو اس کے بارے میں کوئی دیندار اور حق گو شک وشبہ نہیں کرسکتا۔ لہذا ہم نے تم کو جو دیا ہے اس کو لے لو اور شکر یہ ادا کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ‘‘۔

عثمان بن حسنین بری جعلی مالکی تحریر فرماتے ہیں:

’’ وأما الدخان المعروف عند أهل زماننا بالتنباك فقد اختلف فيه مذهبنا علىٰ أقوال فعبارة الشيخ ميارة فيه : وأما استفاف الدخان فقد اختلف فيه فتاوى شيوخنا فمنهم من أجازه ومنهم من منعه ، والظاهر المنع لما احتف به من المفاسد التى لا تعد كثرة (انتهى) وزبدة ما فى عبد الباقى علىٰ العزية أنه مباح ، وتعرض له الأحكام فيحرم فى المساجد ، عند قراء ة القرآن ، وفى المحافل ، لأن الناس يتأذون برائحته ويباح فيما عدا ذلك ، ويحرم شربه إذا منع منه الحاكم لأن مذهب مالك وجوب طاعة الحكام مالم يأمر بمحرم فاذا مات الحاكم الذى نهى عن شربه ، أو عزل رجع لأصل حكمه وهى إلاباحة مالم يغيب العقل فيحرم . ‘‘[۲]

ترجمہ: ’’اور رہا دخان جو فی زماننا تمباکے نام سے مشہور ومعروف ہے

[۱] الدخان مابين القديم والحديث ص ۱۶۴

[۲] سراج السالک للجعلی ج۱ص ۵۷

اس کے بارے میں ہمارے مذہب ومسلک میں مختلف اقوال ہیں ۔
شیخ میارہ کی اس کے بارے میں عبارت یوں ہے : اور رہا تمباکو پھانکنا تو اسکے بارے میں ہمارے شیوخ کے فتوے مختلف ہیں ، ان میں سے بعض نے اس کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے اور بعض نے اس سے منع کیا ہے اور ظاہراً منع ہے کیونکہ اس میں بے شمار خرابیاں ہیں اور العزیہ پر عبدالباقی کے حاشیے میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ مباح ہے اور اس کے متعلق احکام مرتب ہونگے ۔ لہذا مساجد میں تلاوت قرآن کے وقت اور مجلسوں میں وہ حرام ہوگا ۔ اس لیے کہ لوگوں کو اس کی بو سے تکلیف ہوتی ہے اس کے سوا مقامات میں اس کا استعمال جائز ہوگا ۔ اور اسکا پینا حرام ہوگا جب حاکم وقت اس سے منع کردے ۔ اس لیے کہ امام مالک کا مسلک ہے کہ حاکم کی اطاعت ضروری ہے جبکہ وہ حرام کا حکم نہ دے ۔ جب اس حاکم کا انتقال ہوجائے یا معزول کردیا جائے جس نے تمباکو کے پینے سے منع کیا تھا تو تمباکو اپنے اصل حکم پر لوٹ آئے گا اور وہ اباحت ہے جب تک کہ وہ عقل کو غائب نہ کرے ۔ ورنہ وہ حرام ہوگا ‘‘ ۔

خالد بن احمد مالکی فرماتے ہیں :

’’ لا تجوز إمامة من يشرب التبناك ، ولا يجوز الاتجار به ولا بما يسكر ‘‘ ۱؎

ترجمہ: ’’اس شخص کی امامت جائز نہیں ہے جو تمباکو پیتا ہے اور نہ تمباکو کی تجارت جائز ہے اور نہ نشہ آور چیز کی ‘‘ ۔

۱؎ الفواکہ العدیدۃ ج۲ ص۸۷

صالح حنفی زفزافی مالکی نے تمباکو کی حرمت پر ایک مختصر رسالہ تالیف کیا ہے جس کا نام **فیض الرحیم الرحمن فی تحریم شرب الدخان** ہے ۔ اس کتاب میں مؤلف نے علماء کے فتاوی بھی نقل کیے ہیں ۔ اس سے راقم الحروف نے استفادہ کیا ہے اور جس کے حوالے سے کئی عبارتیں پہلے نقل کی جاچکی ہیں ۔ اس کتاب کا فوٹو میں نے مکتبہ جمعۃ الماجد دبئ سے حاصل کیا تھا ۔

صالح حنفی اپنے مذکورہ رسالے میں تحریر فرماتے ہیں :

’’ لأن هذا الأمر ليس من الأمور التي يستحب فيها السكوت ، ولا من الأشياء التي يطأطئ لها الانسان لتفوت ، بل يجب إزالته شرعاً بالفور على كل إنسان امتثالاً لقول نبينا : من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فمن لم يستطع فبلسانه فمن لم يستطع فبقلبه وهذا أضعف الإيمان ‘‘ ۱؎

ترجمہ: ’’اس لیے کہ یہ ان امور میں سے نہیں جن پر خاموشی پسندیدہ ہو اور نہ ان اشیاء میں سے جن پر انسان سر تسلیم خم کرکے ان سے تعرض نہ کرے ۔ بلکہ اس کا ازالہ فوری طور پر شرعاً ہر انسان پر واجب ہے ۔ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں کہ جو تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے ۔ اور جو اسکی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے ۔ اور جو اسکی بھی طاقت نہیں رکھتا تو اپنے دل سے ۔ اور یہ ایمان کا سب سے کمزور اور ادنیٰ درجہ ہے ‘‘ ۔

محمود بن محمد بن احمد خطاب سبکی ازھری مالکی نے ایک رسالہ السم القاتل فی امعاء

۱؎ فیض الرحیم الرحمٰن ص۳

الفاسق المضل الجاھل تالیف کیا ہے۔اس رسالہ کا مؤلف کسی اور کو بھی بتایا گیا ہے۔بہر کیف یہ رسالہ سلامہ آفندی کی کتاب الاعلان بعدم تحریم الدخان کا جواب ہے۔الاعلان بعدم تحریم الدخان کی فوٹو کاپی بھی مجھے دبئ کے مشہور تاجر جمعۃ الماجد کے مکتبے سے حاصل ہوئی ہے اس کے حوالے سے بھی بعض عبارتیں پہلے گزر چکی ہیں۔محمود خطاب سبکی نے محمد بن عبد اللہ طرابیشی کی **عقود الجواهر الحسان فی بيان حرمة التبغ المشهور بالدخان** کی تقریظ میں (جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے) تحریر فرماتے ہیں:

''قد اطلعت علیٰ هذه الأرجوزة المسماة بعقود الجواهر الحسان فوجدتها فی بابها مشيدة الأركان بشهادة الكتاب والسنة وإجماع العلماء ولا عدة بمن غلبت عليه شهوته فقال برأيه ماشاء إذ شرب الدخان من الخبائث وقد قال الله تعالیٰ :(ويحرم عليهم الخبائث) (الأعراف : ١٥٧) ومهلک ، وقد قال الله عز وجل : (لاتلقوا بأيديكم إلى التهلكة) (ا لبقرة : ١٩٥) واسراف، وقد قال الله تعالیٰ (ولا تسرفوا) (الأنعام:١٤١) وتبذير،وقد قال سبحانه وتعالى:(إن المبذرين كانوآ إخوان الشياطين) (الاسراء : ٢٧) ومفتر ، وقد نهى ﷺ عن كل مسكر ومفتر ، وفيه ضرر كبير ، وقد قال رسو ل الله ﷺ لا ضرر ولا ضرار ''[1]

ترجمہ: '' میں عقود الجواہر الحسان کے نام سے موسوم قصیدے سے مطلع ہوا اور اسے اپنے موضوع پر کتاب وسنت اور اجماع علماء سے مدلل و مزین پایا۔اس شخص کا اعتبار نہیں جس پر شہوت غالب ہوگئی تو اپنی

[1] الدخان مابین القدیم والحدیث ص ۱۷۲

رائے سے جو چاہا کہہ دیا اس لیے کہ تمباکو پینا خبائث سے ہے۔ ارشاد باری ہے: اور وہ ان پر خبیث چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔ اور ہلاکت خیز ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:''اور اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالو''۔اور فضول خرچی ہے،ارشاد الٰہی ہے فضول خرچی نہ کرو۔اور بے جا خرچ ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے بے شک بے جا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔اور مفتر ہے اور نبی ﷺ نے ہر مفتر و مسکر چیز سے منع فرمایا ہے اور اس میں بڑا نقصان ہے،اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ اپنے کو نقصان پہنچانا جائز اور نہ دوسروں کو ''۔

عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم فکون مالکی متوفی ۱۰۶۳ھ نے ایک رسالہ **محدد السنان فی نحور اخوان الدخان** تمباکو کی حرمت پر لکھا ہے۔

سلیمان بن محمد بن محمد بن ابراہیم فلانی نے تمباکو کی حرمت پر دو رسالے تالیف کیے ہیں۔ایک **غاية الكشف والبيان فی تحريم شرب الدخان** ہے اور دوسرا **الأدلة الحسان فی بيان تحريم شرب الدخان** ۔

ابو زید عبدالرحمٰن بن احمد کتامی مالکی نے ایک رسالہ الدلیل والبرہان علی تحریم شجرۃ الدخان تصنیف کیا ہے،محمد بن جعفر کتانی ادریسی نے تمباکو پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔جسکا نام **إعلان الحجة وإقامة البرهان على منع ما عم و فشا من استعمال الدخان** ہے۔ **جو الدخان مابين القديم والحديث** کے نام سے دار الفیحاء دمشق نے ۱۹۹۷ء میں پہلی بار شائع کی ہے اس کتاب سے راقم الحروف نے استفادہ کیا ہے جس کے متعدد حوالے اس کتاب میں آپ کی نظر سے گزریں گے۔ مؤلف نے یہ کتاب تمباکو کی حرمت پر تالیف کی ہے اور بہت تحقیقی انداز میں مرتب کی ہے

اس موضوع پر اس سے بہتر کوئی کتاب میری نظر سے نہیں گزری ہے مؤلف نے تمباکو کی حرمت پر ۱۶ دلیلیں تفصیل سے ذکر کی ہیں۔ اور طبی نقطہ نظر سے سب سے بہتر اور جامع کتاب ڈاکٹر محمد علی البار کی **التدخين وأثره على الصحة** ہے جو **الدار السعودية** نے شائع کی ہے۔

ابوعبداللہ محمد بن طیب بن عبدالسلام قادری حسینی متوفی ۱۱۸۷ھ نے حرمت پر ایک منظوم رسالہ تحریر کیا ہے جس میں وہ کہتے ہیں:

سمّيتها بتحفة الاخوان
في نشر منع الشارب للدخان
وغاية النشر لشرٍّ نبغا
في شأن شارب دخان تبغا

ابوزید عبدالرحمٰن بن عبدالقادر فاسی اسکی حرمت پر **العمل الفاسی** میں رقم طراز ہیں:

وحرموا طابا للا ستعمال
وللتجارة علىٰ المنوال

حرم نبوی کے مدرس شیخ احمد بن عبدالرحمٰن مالکی کا قول ہے کہ میری طبیعت اسے خبیث تصور کرتی ہے اور اسکے خبث ہونے کا انکار گمراہ شخص ہی کرسکتا ہے، اور حرم نبوی کے مدرس احمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ اس کا خبث اس شخص کے نزدیک ظاہر و واضح ہے جس کی طبیعت طاہر و پاکیزہ ہے۔ ابراہیم لقانی کے استاذ سالم سنہوری مالکی جنہوں نے مختصر خلیل کی شرح لکھی ہے تمباکو کی حرمت کا فتوی دیا ہے اور تاعمر اس پر قائم رہے۔ ابو العباس احمد بن علی سوسی، ابوعبداللہ محمد بن سعید مرغیثی سوسی، عبداللہ بن علی علوی یہ سب حرمت کے قائل تھے۔ ابوالعباس بن محمد غسانی نے حرمت کا فتوی دیا تھا۔ نفح الطیب کے

مؤلف ابوالعباس احمد بن محمد مقری تلمسانی اور قاضی ابوعبداللہ محمد بن ابی القاسم بن سودہ مری فاسی حرمت کے قائل تھے۔ قاضی ابوعبداللہ محمد بن احمد مصمودی سجلماسی، قاضی ابو مہدی سیدی عیسیٰ کتانی حرمت کے قائل تھے۔ نیز ابوعبداللہ محمد بن احمد مناوی بکری دلائی بھی یہ نظریہ رکھتے تھے۔ ابوعبداللہ محمد بن عبدالسلام بناتی کہتے ہیں: کہ سارے علمائے مراکش جو اہل تدین وتحقیق ہیں مصر کے اکثر مالکی شافعی حنفی علماء کی طرح اسکی حرمت کے قائل ہیں۔ محمد بن جعفر کتانی نے لکھا ہے کہ حرمت کے فتاوی تین سو سے زیادہ ہیں اور ان فتاوی کو ایک صاحب نے کئی جلدوں میں مرتب کیا ہے۔

اپنے زمانے کے شیخ المالکیہ ابوعبداللہ محمد بن احمد میارہ فاسی نے زبدۃ الاوطاب میں لکھا ہے کہ علمائے متاخرین کے فتاوی اس کے بارے میں مختلف ہیں۔ کسی نے اس کو حرام قرار دیا ہے اور کسی نے اسکی مدح سرائی کی ہے، اسکو غیر مسکر اور غیر مفتر مان بھی لیا جائے تو اس کی حرمت کے لیے دیگر جو امور پیش آتے ہیں وہ بے شمار ہیں۔ لہذا اس کا ترک کرنا لازم ہے۔ انہوں نے اپنی دوسری تصنیفات **تکمیل المنهج** اور المرشد المعین کی شرحوں میں بھی مذکورہ بالا رجحان کا اظہار کیا ہے۔

محمد بن علی جمالی مغربی مالکی نے **تنبيه الغفلان في منع شرب الدخان** اور محمد والی فلانی سوڈانی مالکی نے **غاية البيان في تحريم الدخان** تالیف کیا ہے۔

مراکش کے ایک عالم نے تمباکو پر ایک نظم تحریر کی تھی جس میں تمباکو کے نقصانات اور اسکے مفتر ہونے کا ذکر کیا تھا، اس کے بعض اشعار درج ذیل ہیں۔

من مصها سيذهب　　منه الحيا مجرب
من مصها سيمرضا　　حتى يكون حرضا
تغير الألوانا　　تسخم الجنانا

وھی من الملاھی   وأقبح الدواھی
تلھی عن الصلاۃ   والذکر والقیلات
لأنھا کالخمر   فاصغ أخی لتدری
لأن ما یفتر   کمثل مایسکر
کذاک فی الآثار   عن النبی المختار

سیدی ابوالغیث القشاش مالکی کی نظر سے جب یہ نظم گزری تو اپنے تلامذہ اور متبعین کو اس کے مطابق عمل کرنے کی تلقین کی اور اعلان کیا کہ وہ تمباکو کی حرمت کے قائل ہیں۔

مصطفیٰ بولاقی مالکی نے حرمت کا فتوی دیا ہے، عبدالملک عصامی مالکی نے تمباکو کی حرمت پر ایک رسالہ تالیف کیا ہے، عبدالعزیز الدباغ بھی حرمت کے قائل ہیں، ان کے شاگرد عبداللہ المبارک ان کا قول ''الابریز'' میں نقل کرتے ہیں کہ

''الدخان المعروف بطابة حرام لأنه يضر البدن ولأن لأهله ولاعة به تشغلهم عن عبادة الله وتقطعهم عنه''[1]

ترجمہ: '' طابہ کے نام سے معروف تمباکو حرام ہے، اس لیے کہ وہ بدن کے لیے مضر ہے اور اس لیے کہ تمباکو نوشوں کو اسکی ایسی لت پڑ جاتی ہے کہ ان کو عبادت الٰہی سے غافل اور اللہ سے قطع تعلق کا سبب بن جاتی ہے ''۔

عبداللہ عصامی مالکی نے بھی حرمت کا فتویٰ دیا ہے وہ فرماتے ہیں:

'' اعلم أن الدخان حرام وغير جائز شربه ''.[2]

ترجمہ: ''تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمباکو نوشی حرام اور ناجائز ہے''

---
[1] الموقف الشرعی ص۱۱۶
[2] الموقف الشرعی ص۱۱۳ (۳،۲) الموقف الشرعی ص۱۱۴

تمباکو کی حرمت کا فتویٰ دینے والوں میں مکہ مکرمہ کے مالکی مفتی حسین بن علی الحسینی بھی ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

'' إن جمهور أجلاء المالكية على تحريم هذه الحشيشة الخبيثة ''۔[1]

ترجمہ: ''جمہور جلیل القدر مالکی علماء اس گندے پودے کی حرمت کے قائل ہیں''

شاذلی طریقت کے شیخ ابوالعباس احمد بن ناصر مرسی مالکی فرماتے ہیں:

''اتفق علماء الباطن ومحققو أهل الظاهر على تحريمها ولا يدخل في هذه الطريقة من يتعاطاها إلا أن يتوب''[2]

ترجمہ: ''علمائے باطن اور اہل ظاہر کے محقق علماء اس کی حرمت پر متفق ہیں، اس طریقت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جو اسے استعمال کرتا ہے مگر یہ کہ وہ توبہ کرے''

مذکورہ بالا سطور سے واشگاف ہوجاتا ہے کہ جمہور علمائے مالکیہ تمباکو کی حرمت کے قائل تھے۔

علمائے شافعیہ:

بعض شافعی علماء تمباکو کے نقصانات سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے اباحت کے قائل تھے، جنکا تذکرہ اباحت کے بیان میں گزر چکا ہے۔ لیکن بیشتر شافعی علماء تمباکو کی حرمت کے قائل تھے اور ان میں سے متعدد علماء نے تمباکو کی حرمت پر رسالے تالیف کیے ہیں۔

محمد علی بن علان بکری صدیقی شافعی جو ریاض الصالحین کی شرح دلیل الفالحین

[1،2] الموقف الشرعی ص۱۱۴

اورالفتوحات الربانیہ وغیرہ مفید کتابوں کے مؤلف ہیں، انہوں نے تمباکو کی حرمت پر دو کتابیں تالیف کی ہیں۔ ایک کا نام ''إعلام الاخوان بتحريم الدخان'' ہے، دوسری کا نام'' تنبيه ذوی الادراک فی المنع من التنباک'' ہے، انہوں نے تمباکو کو منشیات میں شمار کیا ہے۔ ان کی مذکورہ دونوں کتابیں میرے علم کے مطابق شائع نہیں ہوئی ہیں۔ مولانا عبدالحی لکھنوی ان کا ایک فتویٰ نقل کرتے ہیں:

'' شرب الدخان المذکور من الأمر المبتدع ، مذموم منكر، كما يشهد بذلک مؤلفات الأئمة الموثوق بهم فی مذمتها وذم شربها '' ۱؎ حتى ترقى كثير منهم عن التقبيح والتذميم إلى التحريم والتأثيم ، وممن جزم بذلک صاحبنا مفتی زبيد العالم العلامة الشيخ إبراهيم بن جمعان الشافعی وجمع من الشافعية بمصر، وآخرون من أرباب المذاهب الباقية ، فهو مستنكر مستقبح ، والترک والاعراض عنه حسن مستملح ، وشربه مفطر للصائم ، والله أعلم كتبه الفقير إلى الله محمد على بن علان البكری الصديقی الشافعی'' .۲؎

ترجمہ: ''مذکورہ تمباکو کا پینا بدعت ہے، قابل مذمت اور برا ہے، جیسا کہ تمباکو اور تمباکو نوش کی مذمت میں قابل ثقہ ائمہ کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے، یہاں تک کہ ان میں سے بعض نے مذمت وبرائی بیان کرنے سے بڑھ کر اس کو حرام وقابل گناہ تصور کیا ہے، جو لوگ اس

۱؎ کتاب میں اصل عبارت اسی طرح ہے: حالانکہ صحیح عبارت '' فی مذمته وذم شاربه '' ہونی چاہیے۔

۲؎ ترویح الجنان ص ۱۱

کے قائل ہیں ان میں سے ہمارے رفیق زبید کے مفتی علامہ شیخ ابراہیم بن جمعان شافعی، مصر میں شوافع کی ایک جماعت، اور باقی مذاہب کے دیگر حضرات ہیں یہ بری اور قبیح شے ہے، اس کو ترک کرنا بہتر ہے، اور اس کے پینے سے روزہ دار کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ واللہ اعلم تحریر کیا اس کو اللہ کے محتاج محمد علی بن علان بکری صدیقی شافعی نے''۔

ابن علان نے اپنی کتاب ''المواهب الفتحية على الطريقة المحمدية '' میں تمباکو کو حرام قرار دیا ہے۔ رجب آفندی حنفی نے الطریقۃ المحمدیۃ کی اپنی شرح میں لفظ حدیث '' والحرام بین'' کے تحت ان کی درج ذیل عبارت نقل کی ہے:

'' وذلک ما وضح حرمته لورود نص به كالفواحش ، أو يخرج تحريمه من أصل كقوله عليه الصلوٰة والسلام ''كل مسكر حرام '' فيشمل كل ما يلعب بالعقل . ومنه الدخان . لاتفاق كل شارب له أنه أول مداخلته يحصل له منه حال يطول ويقصرعلى حسب مزاجه ، وقد ألفت فی تحريمه مؤلفين مطول وموجز ، سميت الثانی تحفة ذوی الادراک بحرمة تناول التنباك" ۱؎

ترجمہ: ''اور یہ وہ ہے جسکی حرمت اس کے بارے میں نص وارد ہونے کی وجہ سے۔ واضح ہو جیسے سخت قبیح گناہ، یا اسکی حرمت اصل سے ثابت کی جائے، جیسے آپ ﷺ کا ارشاد (ہر نشہ آور چیز حرام ہے) تو یہ ہر اس چیز کو شامل ہے جو عقل کو متاثر کرے، اور اسی میں سے تمباکو

۱؎ الدخان ما بين القديم والحديث ص ۲۴۸

ہے اس لیے کہ اس کو پینے والا ہر شخص اس بات پر متفق ہے کہ اس کے استعمال کے شروع میں تمباکو نوش کو اس کے مزاج کے مطابق طویل یا مختصر ناخوشگوار کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اس کی حرمت پر میں نے دو کتابیں ایک طویل دوسری مختصر تالیف کی ہے، دوسری کتاب کا نام ''**تحفة ذوی الادراک بحرمة تناول التنباک**'' ہے۔

بعض کتابوں میں اس کتاب کا نام ''**تنبیه ذوی الادراک**'' ...... مذکور ہے، یہی نام پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے۔

شافعی علماء میں سے شہاب الدین احمد بن احمد بن سلامہ قلیوبی شافعی نے بھی تمباکو کو حرام قرار دیا ہے ۔

سلیمان بجیرمی شافعی نے الاقناع کے حاشیے میں **فصل الأطعمة** کے تحت متن(**ویحرم ما یضر البدن أو العقل**) کی شرح میں قلیوبی کا درج ذیل قول نقل کیا ہے:

''**و منه یعلم حرمة شرب الدخان المشهور**''[۱]

ترجمہ: ''اور اس سے مشہور ومعروف تمباکو پینے کی حرمت کا پتہ چلتا ہے''

خود سلیمان بن محمد بن عمر بجیرمی شافعی حرمت کے قائل تھے کیونکہ قلیوبی کا قول نقل کر کے انہوں نے خاموشی اختیار کی ہے لیکن مذکورہ حاشیے میں کتاب الصیام کے تحت تحریر کرتے ہیں:

''**و أما الدخان الحادث الآن المسمی بالتتن لعن الله من أحدثه فانه من البدع القبیحة**'' [۲]

ترجمہ: ''اور رہا تمباکو جو اس وقت وجود میں آیا ہے، اور جسے تتن کہا جاتا ہے

۱ **الدخان ما بین القدیم والحدیث ص ۲۵۰**

۲ الدخان ما بین القدیم والحدیث ص ۲۵۲

تمباکو اور اسلام | حفظ الرحمن اعظمی ندوی

اللہ کی اس پہ لعنت ہو جس نے اسے ایجاد کیا، اس لیے کہ وہ قبیح بدعتوں میں سے ہے''

محدث شام نجم الدین ابوالمکارم محمد بن محمد بن محمد بن محمد (چار مرتبہ) بن احمد بن عبد اللہ غزّی عامری شافعی نے اپنے والد کی منظوم کتاب (جو کبائر وصغائر کے بیان میں ہے) کی شرح میں تمباکو کو حرام قرار دیا ہے نیز اپنی دوسری کتاب حسن التنبہ لما ورد فی التشبہ میں رقم طراز ہیں:

''**و من هنا علم أن استعمال التتن خلق شیطانی ، وهو مضر مخدر للبدن ، فینبغی أن یحرم والاستکثار منه حرام بلا شک،ولا ضرورة فی استعماله، و ما یخیله الشیطان إلی مستعملیه من الضرورة غلط منهم ، والدخان من حیث هو مضر باتفاق العلماء**''[۱]

ترجمہ: ''یہاں یہ معلوم ہوا کہ تمباکو کا استعمال شیطانی فعل ہے، اور وہ بدن کے لیے ضرر رساں اور سن کرنے والا ہے، لہذا اسے حرام ہونا چاہیے، اس کو زیادہ استعمال کرنا بلاشبہ حرام ہے، ویسے اسکے استعمال کی کوئی ضرورت بھی نہیں اور شیطان اس کے استعمال کرنے والوں کو جو ضرورت کا احساس دلاتا ہے ان کی غلطی ہے تمباکو اپنی ماہیت کے اعتبار سے باتفاق علماء ضرر رساں ہے''

ان کے شاگرد اور الدر المختار کے مؤلف نے ان کی درج ذیل عبارت نقل کی ہے:

''**والتتن الذی حدث وکان حدوثه بدمشق فی سنة خمس عشرة بعد الألف یدعی شاربه أنه لا یسکر،و إن**

۱ الدخان مابین القدیم والحدیث ص ۲۴۷

سلم له فانه مفتر، وهو حرام لحديث أحمد عن أم سلمة قالت: نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر ومفتر، قال : و ليس من الكبائر تناوله المرة والمرتين ، ومع نهى ولى الأمر عنه حرم قطعاً على أن استعماله ربما أضر بالبدن ، نعم الاصرار عليه كبيرة كسائر الصغائر''[1]

ترجمہ: ''تمباکو جو ایک نئی چیز ہے، دمشق میں ۱۰۱۵ھ میں وجود میں آیا، اس کو پینے والا دعوی کرتا ہے کہ وہ نشہ آور نہیں ہے، اس کی بات تسلیم کرلی جائے تو بھی وہ طبیعت میں سستی پیدا کرنے والا ہے، اور وہ حرام ہے، کیوں کہ امام احمد نے حضرت ام سلمہ کی روایت سے رسول ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ نے ہر مسکر اور مفتر سے منع فرمایا ہے، غزی نے مزید کہا کہ تمباکو کا ایک دو مرتبہ استعمال کرنا گناہ کبیرہ نہیں ہے، ولی الامر کے اس سے منع کرنے کی وجہ سے قطعاً حرام ہوجائیگا، البتہ اس کا استعمال بدن کو نقصان پہنچا سکتا ہے، ہاں اس کو پابندی سے استعمال کرنا گناہ کبیرہ ہے، جس طرح تمام صغیرہ گناہ بار بار کرنے سے کبیرہ ہوجاتے ہیں''۔

ابن حجر ہیتمی مکی اپنی کتاب **'' تحذير الثقات فى أكل الكفتة والقات ''** میں تحریر فرماتے ہیں:

''إنه لا ينبغى لذى مروء ة أو دين أو ورع أو زهد او تطلع إلى كمال من الكمالات أن يستعمله ''[2]

ترجمہ: ''صاحب اخلاق، دیندار، متقی و پرہیز گار نیز کسی چیز میں کمال حاصل

---

[1] الدرالمختار ۴۵۹/۶، ۴۶۰

[2] الدخينة فى نظر طبيب ص ۱۳۵

کرنے کا جذبہ رکھنے والے کو اسے استعمال کرنا مناسب نہیں ''

مفتی حضرموت سید عبدالرحمٰن بن محمد المشہور بھی حرمت کے قائل تھے، اپنی کتاب بغیۃ المسترشدین میں رقم طراز ہیں:

''التنباک معروف ، من أقبح الخلال إذ فيه إذهاب الحال والمال ، ولا يختار استعماله أكلاً وسعوطاً أو شرباً لدخانه ذو مروء ة من الرجال ، وقد أفتى بتحريمه أئمة من أهل الكمال''[1]

ترجمہ: ''تمباکو معروف چیز ہے، اس کا استعمال بدترین فعل ہے، اس لیے کہ اس میں جان و مال کا زیاں ہے، اسے کھا کر، سونگھ کر یا پی کر با اخلاق شخص استعمال نہیں کریگا اہل کمال ائمہ نے اس کی حرمت کا فتوی دیا ہے''

عبد اللہ بن علوی حداد نے متعدد مقامات پر اس کی حرمت پر روشنی ڈالی ہے 'تثبیت الفؤاد میں ان کے پوتے احمد بن حسن الحداد نے ان کا درج ذیل قول نقل کیا ہے:

''إنه إذا تعوده الانسان يتغير طبعه ، وعقله ، والأصح أنه يحرم ، لأنه يزيل العقل''[2]

ترجمہ: ''انسان کو جب تمباکو کی لت پڑ جاتی ہے تو اس کے مزاج وعقل میں تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے، صحیح ترین بات یہ ہے کہ وہ حرام ہے، اس لیے کہ وہ عقل کو زائل کردیتا ہے''

عمر بن عبدالرحیم حسینی تمباکو کی حرمت پر تحریر فرماتے ہیں:

---

[1] بغية المسترشدين ص۲۶۰، مطبوعہ دارالمعرفہ، بیروت

[2] تثبیت الفؤاد ج۳ ص۲۳۱

"الذی یقتضی قواعد أئمتنا فی باب الأطعمة حرمتها اذا أدت إلی إسکار أو إضرار بالعقل أو بالبدن ، لأن استعمال المسکر محرم لاسکاره ، و إستعمال المضر بالعقل أو بالبدن محرم لاضراره "[1]

ترجمہ: " کھانے کی اشیاء میں ہمارے ائمہ کے قواعد وضوابط ان کی حرمت کے متقاضی ہیں، جب وہ نشہ تک پہنچادیں، یابدن یاعقل کوضرر پہنچادیں، اس لیے کہ نشہ آور چیز کا استعمال اس کے نشہ لانے کی وجہ سے حرام ہے، اور عقل یابدن کے لیے ضرررساں چیز کا استعمال اس کے ضرر کی وجہ سے حرام ہے"

عبداللہ باسودان نے اپنی کتاب فیض الاسرار میں تمباکو کی حرمت پر جلیل القدر علماء کے اقوال نقل کیے ہیں۔

ابوبکرالاھدل نے اس کی حرمت پرایک رسالہ بعنوان "تحذیر الاخوان عن شرب الدخان" تالیف کیا ہے، صالح بلقینی بھی یہی موقف رکھتے تھے، عبداللہ بن علوی حداد حسینی یمنی حرمت کے قائل تھے اوراس کے بارے میں بہت سختی سے کام لیتے تھے، علوی بن احمد سقاف کا رجحان بھی یہی ہے، اور انہوں نے ایک کتابچہ "قمع الشهوة عن تناول التنباک والکفتة والقات والقهوة" تالیف کیا ہے۔

سیدعبداللہ شاطری نے ایک تمباکو نوش کو قصیدہ لکھ کر بہت سخت الفاظ میں تنبیہ کی تھی جس کا ایک شعر درج ذیل ہے:

وخلعت جلباب الحیاء وقلت ذا
حـریـة أخـطأت فـی مـرمـــاکا

مذکورہ بالا اقوال وفتاوی سے بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ اکثر شوافع

[1] ترویح الجنان ص ۹

کا رجحان تمباکو کی حرمت کا ہے، اوران کے شاگرد امام اہل سنت احمد بن محمد بن حنبل کی فقہ پرعمل کرنے والے اکثر علماء نے بھی یہی روش اختیار کی ہے۔

علمائے حنابلہ:

متقدمین علمائے حنابلہ عمومی طور پرتمباکو کو مباح تصور کرتے تھے، اورزیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی کا حکم لگاتے تھے اوراس کے استعمال کوخلاف اولی تصور کرتے تھے ان کا یہ قول اپنی معلومات کے مطابق درست تھا، یعنی وہ یہ نہیں سمجھتے تھے کہ تمباکو ایک ضرر رساں چیز ہے، ان علماء کے اقوال اباحت کے بیان میں گزرچکے ہیں۔

تمباکو کوحرام قرار دینے والوں میں علامہ عبدالرحمٰن بہوتی ازہری حنبلی، مفتی حنابلہ شیخ عبدالباقی، شیخ احمد سنہوری بہوتی، اورشیخ یحییٰ عطوہ شامل ہیں۔

قدمائے حنابلہ میں سے مصر کے شیخ الحنابلہ منصور بہوتی متوفی ۱۰۵۱ھ نے تمباکو کوحرام قرار دیا ہے، یہ حنابلہ کے چوٹی کے علماء میں سے تھے، شرح الاقناع، اورشرح زادالمستقنع جیسی کئی کتابوں کے مؤلف ہیں۔ یہ تمباکو کے بارے میں اپنے موقف کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

"إن أضر بعقل أو بدن فهو حرام و إلا فلا ،لكنه بدعة محدثة وقد قال الامام أحمد: أكره كل محدث أى تحريماً، وتعاطيه على الهيئة الشائعة مخل بالمروءة "[1]

ترجمہ: "اگرعقل یابدن کونقصان پہنچائے تو وہ حرام ہے، ورنہ نہیں، لیکن وہ نئی بدعت ہے اورامام احمد کا فرمانا ہے کہ میں ہرنئی چیز کومکروہ یعنی مکروہ تحریمی سمجھتا ہوں اور رائج شکل وصورت میں اس کا استعمال عالی ظرفی کے منافی ہے"

[1] الموقف الشرعی ص ۱۲۱

''الفواكه العديدة في المسائل المفيدة '' کے مصنف نے مختلف علماء کی تحریریں پیش کرنے کے بعد اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

''والذی تحرر لنا فيه أنه إلى التحريم أقرب، والكراهة فلا شك فيها '' ؎۱

ترجمہ: ''تمباکو کے بارے میں ہم جس نتیجے پر پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ حرمت کے زیادہ قریب ہے اور کراہت کے بارے میں تو کوئی شک ہے ہی نہیں''۔

محمد بن المرزوق بن عبدالمؤمن الفلاتی تمباکو کے بارے میں دوٹوک الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:

" و شارب الدخان فاسق بشربه لأن الفسق معناه الخروج عن طاعة الله وطاعة رسوله ﷺ بكفر أوبدون كفر، لا تجوز إمامته ولا شهادته ولا محبته لغير الضرورة، والضرورات تبيح المحظورات، ويجب على المسلمين أن ينهوا عن استعمال الدخان نهياً شديداً قال الله تعالى:(ولا تسرفوا إنه لا يحب المسرفين) وقال تعالى (وكلوا واشربوا ولا تسرفوا إنه لا يحب المسرفين) ومن لايحبه الله فبغضه حاصل له ، وشارب الدخان مسرف غاية الاسراف" ؎۲

ترجمہ: ''تمباکو نوش تمباکو نوشی کی وجہ سے فاسق ہے اس لیے کہ فسق کے معنی ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے کفر یا بغیر کفر کے

۱ الفواکہ العدیدۃ ۲/ ۸۷

۲ السیف القاطع ص ۹۸

نکل جانا، اس کی امامت، اسکی گواہی اور اسکی محبت بلاضرورت جائز نہیں، اور ضرورتیں ممنوع چیزوں کو مباح کر دیتی ہیں، اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ تمباکو استعمال کرنے سے لوگوں کو سختی سے منع کریں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے (بے جا خرچ نہ کرو، بیشک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا) نیز ارشاد فرمایا (اور کھاؤ اور پیو اور بے جا خرچ نہ کرو، بیشک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا) اور جس سے اللہ محبت نہ کرے تو اللہ کا اس سے بغض ثابت ہے، اور تمباکو نوش انتہائی درجہ کا بے جا خرچ کرنے والا ہے''

صالح البلیہی ''زاد المستنقع '' کے حاشیے میں جس کا نام '' السلسبيل في معرفة الدليل '' ہے تمباکو پر کلام کرتے ہوئے دوٹوک الفاظ میں کہتے ہیں کہ وہ مخدر ہے، اور مسکر ہے اور بدن کے لیے ضرر رساں ہے، اور اس میں مال کا زیاں بھی، اور یہ طیبات میں سے نہیں ہے ؎۱

احمد بن مفلح حنبلی دمشقی سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اس کے استعمال سے منع کیا اور یہ بتایا کہ تمباکو نوشی اہل فجور کا شیوہ ہے، اللہ سے ڈرنے والا اس کے جواز کا قائل نہیں ہوگا ؎۲

محمد بن مانع جو قطر کے جید علماء میں سے تھے، غایۃ المنتہی کے حاشیے میں تحریر فرماتے ہیں:

''إن القول بإباحة الدخان ضرب من الهذيان فلا يعول عليه الانسان لضرره الملموس وتخديره المحسوس

۱ دیکھیے مذکورہ کتاب ج۳ ص۱۱۴،۱۱۵

۲ ملاحظہ کیجیے " الدخان ما بين القديم والحديث" ص ۲۵۳

ورائحته الكريهة وبذل المال فيما لا فائدة فيه، فلا تغتر بأقوال المبيحين فكل يؤخذ من قوله ويترك إلا رسول الله ﷺ" ۱

ترجمہ: "تمباکو کو مباح کہنا ایک طرح کی بکواس ہے، لہذا انسان اس پر اعتماد نہ کرے، کیوں کہ تمباکو کا نقصان مشاہدہ کیا جاتا ہے، اور اس کا جسم کو بے حس کر دینا محسوس کیا جاتا ہے، اور اس میں بدبو ہے، اور مال کا بے فائدہ خرچ کرنا ہے، لہذا تم مباح کہنے والوں کے دھوکے میں نہ پڑنا، اس لیے کہ ہر شخص کا قول اختیار کیا جاتا ہے (اگر شرع کے موافق ہو) اور ترک کر دیا جاتا ہے (اگر شرع کے مخالف ہو) مگر رسول ﷺ کا ارشاد"۔

شیخ عبداللہ بن شیخ محمد بن عبدالوهاب تمباکو نوشی کے بارے میں جواب دیتے ہوئے مسکر کے حرام ہونے کے دلائل اور اسکار کی تعریف میں علماء کے اقوال ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

"و بما ذكرنا من كلام رسول الله ﷺ و كلام أهل العلم يتبين لک تحريم التتن الذى كثر فى هذا الزمان استعماله ، و صح بالتواتر عندنا والمشاهدة اسكاره فى بعض الأوقات، خصوصاً إذا أكثر منه أو أقام يوماً أو يومين لا يشربه ثم شربه فانه يسكر ويزيل العقل حتى إن صاحبه يحدث عند الناس ولا يشعر بذلک" ۱

۱ غاية المنتهىٰ ج ۲ ص۳۳۲

ترجمہ: "رسول ﷺ اور اہل علم کے کلام کے ذکر کرنے سے تمباکو جسکا استعمال اس زمانے میں بکثرت ہے حرام ہونا تم پر واضح ہو جائے گا، اور ہمارے نزدیک تواتر اور مشاہدہ سے بعض اوقات میں خصوصاً جب کہ اسے زیادہ مقدار میں استعمال کرے یا کئی دن استعمال نہ کرنے کے بعد اسے استعمال کرے اس کا نشہ آور ہونا صحیح اور ثابت ہے، یہاں تک کہ تمباکو نوش لوگوں سے گفتگو کرتا ہے اور اسے اس کا شعور نہیں ہوتا"۔

شیخ عبداللہ بابطین نے تمباکو کی حرمت اس طرح واضح کی ہے:

" الذى نرى فيه التحريم لعلتين: إحداهما حصول الاسكار فيما إذا فقده شاربه مدة ثم شربه أو أكثر، و إن لم يحصل إسكار حصل تخدير وتفتير، وروى الامام أحمد حديثاً مرفوعاً أنه ﷺ نهى عن كل مسكر ومفتر، والعلة الثانية أنه منتن مستخبث عند من لم يعتده ، و احتج العلماء بقوله تعالى (ويحرم عليهم الخبآئث) وأما من ألفه أو اعتاده فلا يرى خبثه كالجعل لا يستخبث العذرة "۲

ترجمہ: "ہمارے نزدیک تمباکو نوشی کے حرام ہونے کی دو وجہیں ہیں۔ اولاً یہ کہ ایک عرصہ تک تمباکو نوش کو وہ نہ ملے پھر اسے پیے یا زیادہ پیے تو اسے نشہ ہو جائیگا، اور اگر نشہ نہ آئے تو اعضا کو بے حس اور کمزور کر دیگا، امام احمد نے ایک مرفوع حدیث روایت کی ہے کہ آپ

۱ فتویٰ فی حکم شرب الدخان ص ۸

۲ فتویٰ فی حکم شرب الدخان ص ۹

ﷺ نے نشہ آور اور سست کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے، ثانیاً یہ کہ وہ اس کے نزدیک جو اس کا عادی نہیں ہے بدبودار اور گندہ ہے، علماء نے اللہ تعالیٰ کے قول (ویحرم علیھم الخبآئث) سے اس کے حرام ہونے پر استدلال کیا ہے، لیکن جو اس کا عادی ہوجاتا ہے اس کو گندا نہیں سمجھتا، جیسا کہ گبریلا پاخانہ کو گندا نہیں سمجھتا''

شیخ عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی نے ایک سوال کے جواب میں تمباکو کے استعمال کو واضح طور پر ان الفاظ میں حرام قرار دیا ہے:

''و أما الدخان شربه والاتجار به والاعانة علیٰ ذلک فهو حرام ، لا یحل لمسلم تعاطیه شرباً واستعمالاً واتجاراً ، وعلیٰ من کان یتعاطاه أن یتوب إلی الله توبة نصوحاً '' [1]

''رہا تمباکو تو اس کا پینا، اس کی تجارت کرنا، اور اس کے فروغ میں کسی طرح کی مدد کرنا یہ سب حرام ہے کسی مسلمان کے لیے اس کا پینا، کسی بھی طرح سے استعمال کرنا اور تجارت کرنا جائز نہیں اور جو شخص اسے استعمال کررہا ہے اس کو اللہ سے سچی توبہ کرلینا ضروری ہے''۔

سعودیہ کے سابق مفتیٔ اعظم شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخؒ نے تمباکو سے متعلق اپنے مختصر رسالے میں نقل صحیح اور عقل صریح اور کلام اطباء کے ذریعہ تمباکو کی حرمت ثابت کی ہے ، چنانچہ عقل صریح کے تحت فرماتے ہیں:

'' فلما علم بالتواتر والتجربة والمشاهدة مما یترتب علیٰ شاربه غالباً من الضررفی صحته و جسمه وعقله ، و قد

[1] حکم شرب الدخان ص ۲۴

شوهد موت ، غشي وأمراض عسرة ،کالسعال المؤدی إلی مرض السل الرئوی ومرض القلب والموت والسکتة القلبية وتقلص الأوعية الدموية بالأطراف ، وغیر ذلک مما یحصل به القطع العقلی أن تعاطیه حرام ، فان العقل الصریح کما یقضی ولا بد بتعاطی أسباب الصحة والحصول علی المنافع کذلک یقضی حتماً بالامتناع من أسباب المضار والمهالک والمبالغة فی مباعدتها، لا یرتاب فی ذلک ذولب ألبتة ، ولا عبرة بمن استولت الشبهة والشهوة علی أداة عقله فاستعبدته و أولعته بالأوهام والخیالات حتی بقی أسیراً لهواه مجانباً أسباب رشده وهداه '' [1]

ترجمہ: ''جب تمباکو استعمال کرنے والے کی عقل جسم اور صحت کا نقصان ، تجربہ ، مشاہدہ اور تواتر سے معلوم ہوچکا ہے ، اس سے موت ، بیہوشی ، امراض پیچیدہ ، کھانسی ، جوٹی بی کا سبب ہو، مرض قلب ہارٹ اٹیک سے موت، خون کی رگوں کا سکڑنا وغیرہ مشاہدہ میں آچکا ہے ، تو عقل قطعی یہ فیصلہ کرتی ہے کہ اس کا استعمال حرام ہے، کیونکہ عقل صحت کے اسباب اور منافع کے حصول کے تقاضے کے ساتھ ساتھ نقصان دہ اور ہلاک کرنے والے اسباب سے دور رہنے کا بھی تقاضا کرتی ہے، کوئی عقل منداس سے انکار نہیں کرسکتا، جس کی عقل پر شہوت اور شبہات غالب ہوکر اس کو غلام بنا چکے ہوں، وہ اوہام اور خیالات کا دلدادہ ہو اپنی بھلائی اور ہدایت کے اسباب سے بے

[1] فتویٰ فی حکم شرب الدخان ص ۱۱

پرواہ ہوکراپنی خواہشات کا قیدی ہو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے ''

علمائے حنابلہ میں سے شیخ ناصر بن علی عرینی نے بھی اسے حرام قرار دیا ہے اور اس کی حرمت پر ان کا ایک رسالہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

شیخ حافظ بن احمد حکمی نے بھی اسے حرام ثابت کیا ہے، اور ایک قصیدہ بعنوان "نصیحة الاخوان عن تعاطی القات والدخان ''نظم کیا ہے، تمباکو کی مذمت اور اسکی شناعت پر ان کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

أنى لكم ذا و أنتم شاهدون بتخ
ديـر يـلـيـه وتـفـتـيـر لآلات

والـنـهـي قد جاء عن التبذير متضحا
وعـن إضـاعـة مـال فـي الـبـطـالات

جـاء بـذلـك آيـات مـبـيـنـة
مع الأحاديث من أقوى الروايات

فكيف إحراقه بالنار جاز لكم
يا قوم هل من مجيب عن سؤالاتي

دع ما يريبك يا ذا اللب عنك إلى
ما لايريبك في كل المهمات

شیخ عبدالعزیز ابن بازؒ سابق مفتی اعظم سعودی عربیہ کے اس کے بارے میں متعدد فتاوی ہیں، ذیل میں ان کا ایک فتوی ملاحظہ فرمائیں:

"الدخان محرم لكونه خبيثاً و مشتملاً على أضرار كثيرة .

والله سبحانه تعالى إنما أباح لعباده الطيبات من المطاعم والمشارب وغيرها ، وحرم عليهم الخبائث ، قال سبحانه وتعالىٰ (يسألونک ماذآ أحل لهم قل أحل لكم الطيبات) وقال سبحانه في وصف نبيه صلى الله عليه وسلم في سورة الأعراف (يأمرهم بالمعروف وينهاهم عن المنكر و يحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبآئث) والدخان بأنواعه كلها ليس من الطيبات بل هو من الخبائث ، وهٰكذا جميع المسكرات كلها من الخبائث ، والدخان لا يجوز شربه و لا بيعه و لا التجارة فيه كالخمر''.[1]

ترجمہ: '' تمباکو خبیث (گندا) ہونے اور بہت سے نقصانات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے حرام ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں کے لیے کھانے پینے وغیرہ کی پاکیزہ چیزوں کو حلال کیا ہے، اور ان پر گندی چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے (وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز انکے لیے حلال ہے، کہہ دے تم کو حلال ہیں پاک چیزیں (المائدہ:۴) اور سورہ اعراف (آیت نمبر ۱۵۷) میں اپنے نبی کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں (وہ حکم کرتا ہے انکو نیک کام کا اور منع کرتا ہے برے کام سے اور حلال کرتا ہے انکے لیے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر گندی چیزیں) اور تمباکو اپنی تمام تر قسموں کے ساتھ طیبات (پاکیزہ) چیزوں مین سے نہیں ہے بلکہ وہ خبائث میں سے ہے۔ ایسے ہی ساری نشہ آور اشیاء

[1] رسالۃ الی مدخن ص ۱۷

خبائث میں سے ہیں،تمباکو پینا اسکوفروخت کرنا اور اسکی تجارت کرنا شراب کی طرح ناجائز ہے''۔

سعودی عربیہ کے موجودہ مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ نے بھی تمباکو کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے۔چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

''حكم شرب الدخان التحريم ، لأن هذا التحريم مبنى على ما عرف فى هٰذا الداء الخبيث من المفاسد والأضرار والشرع لا يبيح ما هو ضار أو ما هو ضرره أكثر من نفعه وهو محرم لأنه مضر بالصحة شاؤوا أو أبوا ، وفى كل زمن يظهر الطب اكتشافات حديثة عن هذا الدخان وآثاره على صحة المسلم ، وإن لم يكن فى الكتاب والسنة شئ عن التدخين ، لأنه متأخر الانتشار ، ولكن الذى يظهر أن شاربه عاصٍ لله . وتعاطى الدخان فيه مرض الصحة ، وهذا أمر أظنه لا خلاف فيه ولا إشكال لدى الأطباء وإن ادعى بعضهم أنه لا يضر بالصحة وهى دعوى باطلة يرد عليها الواقع ''[1]

ترجمہ: ''تمباکو نوشی کا حکم حرمت کا ہے ، اس لیے کہ یہ حرمت اس خبیث بیماری (تمباکو) میں خرابیوں اور نقصانات کے انکشاف پر مبنی ہے ،اور شریعت اس چیز کو مباح قرار نہیں دیتی جو ضرر رساں ہو یا جس کا ضرر اس کے نفع سے زیادہ ہو، وہ حرام ہے اس لیے کہ وہ مضر صحت ہے۔ لوگ چاہیں یا نہ چاہیں،اور ہر زمانے میں طب اس تمباکو اور اس کے مسلمان کی صحت پر اثرات کے بارے میں جدید انکشافات

[1] الدعوة العدد ۱۶۹۶ ، ۴ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

کرتا ہے،تمباکو نوشی کے بارے میں کتاب وسنت میں اگر چہ کچھ نہیں آیا ہے۔اس لیے کہ وہ بعد میں عام ہوا ہے۔لیکن جو بات واضح ہے وہ یہ کہ تمباکو پینے والا اللہ کی نافرمانی کرنے والا ہے۔

تمباکو کا استعمال کرنے میں صحت کی خرابی ہے اور یہ ایسی بات ہے کہ میرے خیال میں اس بارے میں ڈاکٹروں میں کوئی اختلاف یا اشکال نہیں ہے، اگر ان میں سے کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ مضر صحت نہیں ہے تو یہ باطل دعویٰ ہے۔جسکی حقیقت حال سے تردید ہوتی ہے''۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین تمباکو کی حرمت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

" التدخين حرام على ما يقتضيه ظاهر القرآن والسنة، و الاعتبار الصحيح ، أما القرآن فقوله تعالىٰ (ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة) أى لا تفعلوا سبباً يكون فيه هلاككم ووجه دلالتها أن شرب الدخان من الالقاء باليد الى التهلكة ، وأما من السنة فقد ثبت عن رسول الله ﷺ أنه نهى عن إضاعة المال ، و إضاعة المال صرفه فى غير فائدة ، ومن المعلوم أن صرف المال فى شراء الدخان صرف له فى غير فائدة، بل صرف له فيما فيه مضرة ، و من أدلة السنة أيضا ما جاء عن رسول الله ﷺ ولا ضرر ولا ضرار) فالضرر منفى شرعاً سواءً كان ذلك الضرر فى البدن أو فى العقل أو فى المال ، و من المعلوم أن شرب الدخان ضرر فى البدن و فى المال ، و أما الاعتبار الصحيح الدال على تحريم شرب الدخان فلأن شارب الدخان يوقع نفسه فيما فيه مضرة و

قلق و تعب نفسي والعاقل لا يرضى لنفسه بذلك"۔ ۱

ترجمہ: ''تمباکو نوشی ظاہر قرآن وسنت وعقل کی روشنی میں حرام ہے ، رہا قرآن تو اللہ تعالی کا ارشاد ہے (اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں) یعنی ایسا کام نہ کرو جو تمہاری ہلاکت کا سبب بنے ،اس آیت سے وجہ استدلال یہ ہے کہ تمباکو نوشی جان کو ہلاکت مین ڈالنا ہے ،اورسنت سے دلیل یہ ہے کہ رسول ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے ،اور مال کو ضائع کرنے کا مطلب ہے کہ اسے بے فائدہ خرچ کرنا ،اور یہ معلوم ہے کہ تمباکو خریدنے کے لیے مال خرچ کرنا مال کو بے فائدہ خرچ کرنا ہے بلکہ اسکو ایسی جگہ خرچ کرنا ہے جس میں نقصان ہے ،اورسنت ہی سے ایک دلیل یہ ہے کہ رسول ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا (نہ اپنے کو نقصان پہنچانا جائز نہ دوسرے کو) تو ضرر پہنچانا شرعا ممنوع ہے خواہ ضرر بدن میں ہو یا عقل میں یا مال میں ،اور یہ معلوم ہے کہ تمباکو نوشی کرنے میں بدن و مال کا ضرر ہے ،اور تمباکو نوشی کی حرمت کی عقلی دلیل یہ ہے کہ تمباکو نوش اپنے کو ایسی چیز میں مبتلا کررہا ہے جس میں نقصان بے چینی اور نفسیاتی تکلیف ہے ،اور عقلمند شخص اپنے لیے اسے پسند نہیں کرسکتا''۔

شیخ ابوبکر جزائری نے تمباکو کی حرمت پر ایک رسالہ بعنوان '' **التدخين مادة و حكماً** '' تالیف کیا ہے جو مطابع سحر جدہ سے ۱۴۰۱ھ میں شائع ہوا ہے اس کتاب میں انہوں نے تمباکو پر تفصیلی طور پر روشنی ڈال کر اسے حرام قرار دیا ہے، اور یہ

۱ رسالة الى مدخن ص۱۹،۲۲

ثابت کیا ہے کہ تمباکو نوشی میں کلیات خمس یعنی دین ، بدن ،عرض ،عقل اور مال کی بربادی ہے جب کہ ان سب کی حفاظت پر امت اسلامیہ کا اجماع واتفاق ہے، نیز اپنی کتاب ''**منهاج المسلم**'' ص۴۲۲،۴۲۳،۴۲۴ میں تمباکو پر کلام کیا ہے۔

شیخ حمود بن عبداللہ تویجری نے تمباکو کی حرمت پر ایک رسالہ ''**الدلائل الواضحات علىٰ تحريم المسكرات و المفترات**'' تالیف کیا ہے جس میں انہوں نے ان علماء کے بکثرت اقوال نقل کیے ہیں جنہوں نے تمباکو کو حرام قرار دیا ہے ،اور جن لوگوں نے اس کو حلال قرار دینے کی کوشش کی ہے کتاب میں ان کو دندان شکن جواب دیا ہے۔

گذشتہ سطور سے قارئین کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ علماء حنابلہ تمباکو کے بارے میں کتنا سخت موقف رکھتے ہیں خصوصا علماء نجد جو تمباکو کی حرمت پر متفق ہیں، یہاں تک کہ بعض علاقوں میں مشہور ہے کہ ''وہابی لوگ'' ہی تمباکو کو حرام قرار دیتے ہیں۔ برصغیر ہندو پاک کے سلفی علماء عموماً انہی کے ہمنوا ہیں جیسا کہ ان کے فتاوی اس امر کے شاہد ہیں۔

سلفی علماء

ہندوستان کے چار جلیل القدر سلفی علماء کی تحریریں درج ذیل ہیں جو اس امر کی شاہد ہیں کہ سلفیوں کا عمومی فتوی حرمت کا ہے۔

☆ شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی (متوفی ۱۹۰۲ء) ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

''حقہ نوشی ایک مضر چیز ہے ،اور اس کا ضرر ظاہر ہے ، جو شخص حقہ کا عادی نہ ہو وہ پانچ چھ کش اچھی طرح کھینچ کر دیکھ لے دماغ چکر کھانے لگتا ہے ،آسمان ، زمین اور ساری چیزیں گھومتی نظر آنے لگتی ہیں ،نفسانی اور جسمانی قوی اور افعال میں فتور وخلل پیدا ہوجاتا ہے ،اس

حالت میں حقہ کش بجز اس کے کہ اپنے سر کو تھام کر چپ بیٹھ جائے یا زمیں پر پڑ جائے کوئی اور کام کرنے کے قابل نہیں رہتا، اور یہی حالت تمباکو کھانے میں بھی ہوتی ہے، پس ایسی مضر چیز کو شریعت کب جائز رکھ سکتی ہے، اور حقہ کشی اور تمباکو خوری کی عادت ہو جانے سے اس کا اصلی ضرر اور اسکا اثر مرتفع نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس کا ضرر محسوس نہیں ہوتا ہے، دیکھو جو لوگ افیون کی زیادہ مقدار کھانے کے عادی ہو جاتے ہیں ان کو افیون کا ضرر محسوس نہیں ہوتا مگر کیا افیون کا جو ضرر ہے وہ ان سے مرتفع ہو جاتا ہے؟ ہم نے مانا کہ تمباکو جیسی مضر چیز کی عادت کر لینے سے اس کا ضرر مرتفع ہو جاتا ہے، لیکن شریعت نے اس کی کہاں اجازت دی ہے کہ ایسی مضر چیز کو استعمال کر کے اس کے عادی بنو، اور اپنے تئیں اس کا ایسا محتاج بنا کر رکھو کہ بغیر اس کے راحت اور چین میں خلل واقع ہو، وقت پر نہ ملنے سے پیٹ پھول جائے، پائخانہ نہ آئے، کسل و کاہلی اور بدمزگی پیدا ہو، علاوہ بریں حقہ پینے میں بجز اس کے کہ منہ سے بدبو آئے اور کچھ مال اور وقت ضائع ہو اور کیا دھرا ہے پس تمام مسلمانوں کو بالخصوص اہل حدیث و متبعین سنت کو حقہ پینے اور تمباکو کھانے سے احتراز و اجتناب چاہیے، اسی طرح ناک میں تمباکو بھرنے کی عادت ڈالنے سے بھی بچنا چاہیے اگرچہ ناک میں تمباکو کے استعمال کرنے سے وہ ضرر نہیں ہوتا جو اسکے کھانے اور پینے سے ہوتا ہے مگر اس کی بھی عادت ڈالنی اچھی بات نہیں، اور یہ مسئلہ کہ نشے میں اصل اباحت ہے علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ ان اشیاء میں اصل اباحت ہے جو مضر نہیں ہیں، اور جو اشیاء مضر

ہیں ان میں اصل اباحت نہیں ہے، فتح البیان کی عبارت منقولہ میں لفظ ''من غیر ضرر'' اس مدعا پر صاف دلالت کرتا ہے، اور معلوم ہوا کہ تمباکو ایک مضر شے ہے، پس تمباکو اس مسئلہ کے تحت میں داخل ہو کر مباح نہیں ہوسکتا۔ **هذا ما عندى والله تعالى أعلم كتبه محمد عبدالرحمن المباركفورى عفا الله عنه''**

سید نذیر حسین (فتاوی نذیریہ ج۲ ص ۵۰۴، ۵۰۵) مطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس دلی)

☆ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (متوفی ۱۹۴۸ء) نے تمباکو نوش امام کے بارے میں ایک سوال پر درج ذیل فتوی جاری کیا:

'' تمباکو پینا منع ہے حدیث شریف میں ہے'' **نهى رسول** ﷺ **عن المفتر** '' یعنی مفتر چیز سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے امام جماعت کو ترک کرنا چاہیے، اگر وہ نماز پڑھائے تو نماز ہو جاتی ہے'' **والله اعلم''**

(فتاوی ثنائیہ ج۱ ص ۳۲۹، مطبوعہ مکتبہ اشاعت دینیات، مومن پورہ، بمبئی)

☆ شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری دوٹوک الفاظ میں درج ذیل فیصلہ فرماتے ہیں:

''وأكل التنباک و شرب دخانه مضر بلا مرية و إضراره عاجلاً ظاهر غير خفى و إن كان لأحد شک فليأكل منه وزن ربع درهم أو سدسه ثم لينظر كيف يدور رأسه و تختل حواسه ويتقلب نفسه بحيث لا يقدر علىٰ أن يفعل شيئاً من أمور الدنيا أو الدين بل لا يستطيع أن يقوم أو يمشى ، وما

هذا شأنه فهو مضر بلا شک وإذا عرفت هذا ظهر لک أن إضراره عاجلاً هو الدليل على عدم إباحة أكله وشرب دخانه" [۱]

ترجمہ: ''تمباکو خوری اور تمباکو نوشی بلا شبہ نقصان دہ ہے فوری طور پر اسکا نقصان دہ ہونا ظاہر ہے پوشیدہ نہیں، اگر اس میں کسی کو شک ہوتو درہم کے ایک چوتھائی یا چھٹے حصہ کی مقدار تمباکو کھا کر دیکھ لے اس کو چکر آنے لگے گا، حواس میں خلل آجائیگا، اور نفس بے چین ہوجائیگا اور وہ دین ودنیا کا کوئی کام نہیں کر پائیگا، بلکہ نہ کھڑا ہوسکتا ہے، نہ چل سکتا ہے، جس چیز کی یہ حالت ہو وہ بلا شک وشبہ نقصان دہ ہے، فوری طور پر اسکا نقصان دہ ہونا اس کے خورد ونوش کے ناجائز ہونے کی دلیل ہے''۔

☆ شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری صاحب مرعاۃ المفاتیح تمباکو سے متعلق ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

زردہ، تمباکو کھانا پینا اس کا منجن استعمال کرنا یا ناک میں اسکا سڑکنا اور سونگھنا میرے نزدیک جائز نہیں ہے اور نہ اس کی تجارت کرنی ٹھیک ہے

اولاً: اس لیے کہ اس کا استعمال تمام اطباء کے نزدیک بالاتفاق مضر صحت ہے، اور صحت کو خراب کرنے والی چیزوں کا استعمال شرعا حرام ہے۔

ثانیاً: اس لیے کہ تمباکو کھانے اور پینے والے کے منہ میں بدبو پیدا

۱ تحفۃ الاحوذی ۳/۴۴

ہوجاتی ہے اور جس سے اپنی بغل میں کھڑے ہونے والے نمازی کو اذیت وتکلیف پہنچتی ہے، نیز مسجد میں ایسی بدبودار چیز کے ساتھ جانا ٹھیک نہیں ہے۔

ثالثاً: اس وجہ سے کہ تمباکو کا استعمال کھلا ہوا اسراف وتبذیر ہے اور اسراف وتبذیر شرعا حرام ہے۔

رابعاً: اس لیے کہ تمباکو کھانا پینا بدن میں سستی اور سر میں چکر اور عقل میں فتور نیز خدر (بے حسی) کا اثر پیدا کرتا ہے، اور آنحضرت ﷺ نے مسکر کی طرح مفتر سے بھی منع فرمایا ہے۔ حدیث میں ہے'' **نهى عن كل مسكر و مفتر**'' جو مولوی صاحبان بیڑی سگریٹ اور حقہ پیتے ہیں، یا پان کے ساتھ زردہ تمباکو استعمال کرکے عورتوں کی طرح اپنا منہ اور ہونٹ لال کرتے ہیں اور ادھر ادھر یہاں وہاں پیک تھوک کر زمین لال کرتے ہیں اور گندگی پیدا کرتے ہیں وہ اپنے فتوے اور عمل کے ذمہ دار ہیں، **هداهم الله تعالى**

هذا ما ظهر لي والعلم عندالله

أملاه عبيدالله الرحماني المباركفوري

۲۶/۸/۱۴۰۷ھ

(ماخوذ از'' تمباکو، زہر قاتل''ص ۹۶)

☆

باب چھارم

مراکز افتاء ودیگر اہم شخصیات کے فتاوی وتحریریں

مراکز افتاء ودیگر اہم شخصیات کے فتاوی وتحریریں

تمباکو کی حرمت پہ حکومتی سطح پر کئی دارالافتاء سے فتوے صادر ہو چکے ہیں، جن میں جامعۃ الازھر اور دارالافتاء ریاض سرفہرست ہیں، نیز جامعۃ الازھر کے متعدد شیخ الازھر اور علماء کرام اس کی حرمت کا فتوی دے چکے ہیں۔

ازہر کا ایک فتوی جسے مصر کے اخبار الجمھوریہ نے ۲۲/مارچ ۱۹۷۹ء میں اور مجلّہ التصوف الاسلامی نے محرم ۱۴۰۵ھ مطابق اکتوبر ۱۹۸۴ء میں شائع کیا تھا، درج ذیل ہے:

" شرب الدخان ثبت يقيناً من أهل المعرفة والاختصاص والمؤتمرات الطبية العالمية ضرره بالصحة ، لما يسببه من سرطان الرئة والحنجرة والاضرار بالشرايين، كما أنه ضار بالمال لانفاقه فيما لايعود على الانسان بالفائدة، وقد نهٰى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل ما يضر بالصحة والمال، ففى الحديث الشريف (لاضرر ولا ضرار) لهذا نرى حرمة الدخان واستيراده وتصديره والاتجار فيه والله أعلم"[1]

ترجمہ: ''ماہرین، نیز بین الاقوامی طبی کانفرنسوں کے ذریعہ تمباکو نوشی کا ضرر رساں کا ہونا یقینی طور پر ثابت ہے، کیونکہ وہ پھیپھڑے ونرخرہ کے کینسر وشرائین (خون کی رگوں) کے نقصان کا سبب بنتی ہے، اور ساتھ ہی مال کو ایسی جگہ خرچ کرنے سے جس سے انسان کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا مال کے لیے ضرر رساں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ

---

۱ دیکھیے الموقف ص ۱۳۸

وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے جو صحت ومال کونقصان پہنچائے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے (نہ اپنے کونقصان پہنچانا شریعت میں جائز ہے اور نہ دوسرے کو) لہذا ہم تمباکو پینے اس کودرآمد برآمد کرنے اوراسکی تجارت کرنے کو حرام سمجھتے ہیں واللہ اعلم ''

دارالافتاء ریاض سے متعدد فتاوی جاری ہوچکے ہیں ایک فتوی جس کا نمبر ۱۸۷/ اور تاریخ اس کی ۲/۲/۴ ۱۴۰ھ ہے ذیل میں نذر قارئین ہے:

''شرب السجائر والشيشة حرام لما في ذلک من الضرر، وقد قال النبي ﷺ (لاضرر ولا ضرار) ولأنهما من الخبائث، وقد قال الله تعالى (ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبآئث) وإنفاق المال في ذلک من الاسراف، وقد نهى الله تعالى عن ذلک فقال(ولا تسرفوا إنه لا يحب المسرفين) وإذا لعب الشيطان بالانسان فشربهما فقد أساء و عليه التوبة والاستغفار عسى أن يغفرالله له و يتوب عليه، وإذا حصل ذلک منه في حج أو عمرة لم يفسد حجه ولا عمرته وصلى الله علىٰ نبينا محمد و آله و صحبه و سلم'' [1]

ترجمہ: ''سگریٹ اور حقہ پینا اس میں ضرر ہونے کی وجہ سے حرام ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے (نہ اپنے کونقصان پہنچانا جائز ہے نہ دوسرے کو) اوراس وجہ سے بھی کہ وہ دونوں خبائث میں سے ہیں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے (اور حلال کرتا ہے ان کے لیے سب پاک چیزیں اورحرام کرتا ہے ان پر گندی چیزیں) اوراس میں مال

(۱) فتاوى اسلامية لمجموعة من العلماء ۳ / ۹۵

خرچ کرنا اسراف میں سے ہے اور اللہ تعالی نے اس سے منع فرمایا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں (اوراسراف نہ کرو بیشک وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا) اور جب شیطان انسان کو بہکائے اور وہ ان دونوں کو پی بیٹھے تو اس نے برا کام کیا، اس پر توبہ واستغفار کرنا لازم ہے تاکہ اللہ اسے معاف کردے، اوراس پر مہربان ہوجائے، اگر اس سے ویسی حرکت حج یا عمرہ میں سرزد ہوجائے تو اسکا حج یا عمرہ فاسد نہیں ہوگا، وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم''۔

الشیخ الاکبر محمود شلتوت سابق شیخ الازھر جو عہد شباب سے تمباکو نوشی کے عادی تھے لیکن انہوں نے شرعی قواعد وضوابط کوملحوظ رکھتے ہوئے تحریم ہی کو ترجیح دیا، چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں:

''إذا كان التبغ لا يحدث سكراً ولا يفسد عقلاً فان له آثاراً ضارة يحسها شاربه في صحته ، و يحسها فيه غير شاربه ، وقد حلل الأطباء عناصره وعرفوا فيها العنصر السام الذي يقضي ـو إن كان ببطءـ على سعادة الانسان وهنائه و إذن فهو ولا شک أذى وضار والايذاء والضرر خبث يحظر به الشئ في نظر الاسلام'' [1]

ترجمہ: ''جب تمباکو نشہ نہیں پیدا کرتا، اور عقل کوخراب نہیں کرتا تو اس کے ضرررساں اثرات تو ہیں ہی جسے تمباکو نوش اپنی صحت میں محسوس کرتا ہے، اور تمباکو نوشی نہ کرنے والا بھی وہ اثرات محسوس کرتا ہے ڈاکٹروں نے تمباکو کے عناصر کا تجزیہ کیا اور انکے اندر زہریلا عنصر

[1] الفتاوى للشيخ شلتوت ص۱۳۸ ، مطبعة الأزهر

پایا جو انسان کی خوشحالی کو اگر چہ دیر ہی سے ہو ختم کر دیتا ہے لہذا یہ
بلا شبہ تکلیف دہ اور ضرر رساں چیز ہے ایذا اور ضرر پہنچانا ایسا
ناپسندیدہ عمل ہے جس کی وجہ سے شے کو اسلام کی نگاہ میں ممنوع
قرار دیا جاتا ہے۔''

الشیخ الاکبر جاد الحق علی جاد الحق سابق شیخ الازہر نے تمباکو کو حرام قرار دیا ہے، تمباکو کے نقصانات پر روشنی ڈالنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

'' **ومن ثم فلا يجوز للمسلم استعماله بأی وجه من الوجوه ، وأياً كان نوعه** ''[1]

ترجمہ: '' لہذا تمباکو کا استعمال مسلمان کے لیے کسی صورت میں جائز نہیں، خواہ تمباکو کی جو بھی قسم ہو ''

مصر کے سابق مفتی اعظم سید طنطاوی بھی حرمت کے قائل تھے، دیکھیے التدخين بين الطب والدين، ص ۶۴۔ مصر کے موجودہ مفتی اعظم نصر فرید واصل بھی حرمت کے قائل ہیں اور انہوں نے تجویز رکھی ہے کہ سگریٹ کے پیکٹ پر ''**التدخين حرام شرعاً**'' لکھا جانا چاہیے۔

شیخ مصطفیٰ محمد الحدیدی الطیر ممبر مجمع البحوث الاسلامیہ تمباکو کے بارے میں واضح الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:

'' **والقرآن والسنة هما المصدران الرئيسيان للأحكام فی الاسلام وقد جاء فيها ما يدل علیٰ حرمته لأنه ضار بالصحة حالاً أو مآلاً، وكل ما كان كذلك فهو حرام فی جميع الشرائع وبخاصة شريعة الاسلام ، فقد قال**

[1] الموقف الشرعی ص ۱۴۵

تعالیٰ: '' ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة '' فهذه الآية بعموم نصها تقتضى النهى عن كل فعل يؤدى بصاحبه إلى التهلكة ،ويدخل فى ذلک الدخان لماسنبينه بعد ، فقال ﷺ (لا ضرر ولا ضرار) فهذا نفى مراد منه النهى والتحريم لكل ما يضر النفس أو الغير ، وتناول الدخان يضر النفس بيقين وكل ما يضر النفس حرام نصاً وعقلاً [1]

''اسلام میں احکام کے لیے قرآن وسنت دو بنیادی ماخذ ہیں، ان دونوں میں جو کچھ وارد ہے وہ تمباکو کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں، کیونکہ تمباکو صحت کے لیے فوری طور پر یا انجام کار ضرر رساں ہے اور جو چیز ایسی ہوگی وہ تمام شریعتوں میں حرام ہوگی اور خاص طور سے شریعت اسلام میں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے (اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں) تو یہ آیت اپنے نص کے عموم سے اس فعل سے روکتی ہے جو صاحب فعل کو ہلاکت تک پہنچادے، اور اس میں تمباکو داخل ہے جیسا کہ ہم بعد میں بیان کریں گے، اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے (نہ اپنے کو نقصان پہنچانا جائز ہے اور نہ دوسرے کو) تو یہ نفی ہے جس سے ہر اس چیز کو جو جان کو یا دوسرے کو نقصان پہنچائے، منع کرنا اور حرام قرار دینا مقصد ہے ، اور تمباکو استعمال کرنا یقینی طور پر جان کے لیے مضر ہے اور ہر وہ چیز جو جان کے لیے ضرر رساں ہو وہ نص اور عقل کی رو سے حرام ہوگی''۔

[1] الموقف الشرعی ص ۱۵۹

ڈاکٹر احمد عمر ہاشم استاذ ورئیس قسم الحدیث بکلیۃ اصول الدین جامعۃ الازھر تمباکو کے نقصانات پر روشنی ڈالنے اورقرآن وحدیث سے دلائل پیش کرنے کے بعد رقم طراز ہیں:

'' وھذہ النصوص من القرآن والحدیث حین تواجه بالأضرار السابقة لاشک أن مقدماتها تنتج لنا نتیجة واحدة ھی أن التدخین حرام ، ولئن لم یقل العلماء قدیماً بحرمة التدخین فذلک راجع إلی أنھم لم یکونوا قد اکتشفوا تلک الأضرار ''[1]

ترجمہ: ''قرآن وحدیث کے ان نصوص کا گذشتہ بیان کردہ نقصانات سے موازنہ کیا جائے تو بلاشبہ یہی ایک نتیجہ برآمد ہوگا کہ تمباکونوشی حرام ہے، اگرچہ قدیم زمانے میں علماء تمباکونوشی کی حرمت کے قائل نہیں تھے، کیونکہ ایسا اس وجہ سے تھا کہ ان لوگوں کوان نقصانات کا پتہ نہیں چل سکا تھا''۔

عالم اسلام کے مشہور عالم علامہ یوسف القرضاوی اپنی کتاب الحلال والحرام میں تمباکو پر روشنی ڈالتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''اسلامی شریعت کا عام قاعدہ ہے کہ مسلمان کے لیے کسی ایسی چیز کا کھانا پینا جائز نہیں ہے جو اسے فوراً یا آہستہ آہستہ ہلاک کردے ،مثلاً ہرقسم کا زہر یا اورکوئی مضر چیز ،اسی طرح بکثرت کھانا پینا بھی جائز نہیں کہ ''بسیار'' خوری کے نتیجہ میں بیمار پڑ جائے ،مسلمان کی تحویل میں صرف اس کا نفس ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کا دین ، اس کی

[1] الموقف الشرعی ص ۱۶۶

ملت ،اس کی زندگی ،اس کی صحت ،اس کا مال اور اللہ کی ساری ہی نعمتیں اس کے پاس امانت ہوتی ہیں،لہذا ان کو ضائع کرنا جائز نہیں ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''ولا تقتلوآا أنفسکم إن اللہ کان بکم رحیماً '' (النساء: ۲۹)

اوراپنے آپ کو قتل نہ کرو،یقیناً اللہ تم پر مہربان ہے ۔

اورفرمایا:

'' ولا تلقوا بأیدیکم إلی التھلکة ''(البقرۃ:۱۹۵)

اوراپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

اوررسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' لا ضرر ولا ضرار'' (احمد و ابن ماجہ)

ضرر پہنچانا اپنی تمام صورتوں کے ساتھ ناجائز ہے،اس اصول کی مناسبت سے ہم کہتے ہیں کہ تمباکو اگر استعمال کرنے والے کے لیے مضر ثابت ہورہا ہے تو حرام ہے، خاص طور سے جبکہ ڈاکٹر کسی خاص شخص کے بارے میں یہ بتلائے کہ تمباکو کا استعمال اس کے لیے نقصان دہ ہے،اگر بالفرض تمباکو مضر صحت نہ ہو تب بھی وہ مال کا ضیاع ہے جس میں نہ دینی فائدہ ہے نہ دنیوی۔حدیث میں ہے:

'' نھی النبی ﷺ عن إضاعة المال''(البخاری)

'' نبی کریم ﷺ نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے''

اور یہ ممانعت اس صورت میں اور مؤکد ہوجاتی ہے جب کہ آدمی اپنی ذات یا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے کا ضرورت مند ہو ''[1]

علامہ یوسف قرضاوی نے فتاوی معاصرہ میں کئی صفحات پر تمباکو پر بحث کی ہے

[1] اسلام میں حلال وحرام اردو ص ۱۰۵،مطبوعہ الدار السلفیہ،ممبئی

،حلت وحرمت پرعلماء کے دلائل پیش کرنے کے بعد وہ اپنی رائے کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

'' وقد اتضح مما سبق أن القول بالتحريم أرجح وأقوىٰ حجة وهذا هو رأينا لتحقق الضرر البدنى والمالى والنفسى باعتياد التدخين ''۔[1]

ترجمہ: ''گذشتہ سطور سے یہ واضح ہوگیا کہ حرمت کا قول زیادہ راجح اور دلیل کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے، یہی ہماری رائے ہے کیونکہ تمباکو کے پابندی سے استعمال کرنے پر نفسیاتی ، مالی اور جسمانی نقصان ثابت ہے'' ۔

سید سابق نے بھی ضرررساں ہونے کی وجہ سے حرام شدہ اشیاء میں تمباکو کو شامل کیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

'' ويدخل فى هذا الباب ' الدخان ' فانه ضار بالصحة وفيه تبذير وضياع للمال ''[2] ''اس باب میں تمباکو شامل ہے، کیونکہ وہ صحت کے لیے ضرررساں ہے، اوراس میں بے جا خرچ اور مال کا زیاں بھی ہے''۔

شیخ عطیہ صقر ممبر مجمع البحوث الاسلامیہ ولجنۃ الفتوی بالازھر اپنے رسالے '' الاسلام والتدخين ''میں تحریر فرماتے ہیں:

'' فهو على أى حال من الأحوال غير مرغوب فيه ، فأدنى درجات الحكم عليه هى الكراهية ، أما إذا

[1] دیکھیے فتاوی معاصرۃ ص ٦٦٦ ، مطبوعہ دارالقلم،کویت

[2] فقہ السنۃ ٢٦٨/٣ ، مطبوعہ دارالکتاب العربی،بیروت

تحقق إضراره بالصحة أو المال إضراراً لا يتحمل بحيث يعجز معه صاحبه عن أداء الواجبات المنوطة به نحوه أو نحو غيره كان حراماً ، تحقيقاً للنصوص التى تأمر بالخير وتنهى عن الشر ، ولروح الشريعة التى جاء ت لمصلحة الناس ''[1]

ترجمہ: تمباکو بہرحال ناپسندیدہ چیز ہے، اس کے بارے میں ادنیٰ درجۂ حکم کراہت کا ہے، اور جب صحت یا مال کو اس کا اس قدر نقصان پہنچانا ثابت ہوجائے کہ وہ ناقابل برداشت ہو کہ تمباکو نوش اپنی ذمہ داریوں کو اپنے بارے میں یا دوسرے کے بارے میں ادا کرنے سے قاصر ہو تو ان نصوص پر عمل کرتے ہوئے جو اچھائی کا حکم کرتی ہیں اور برائی سے روکتی ہیں اور شریعت ۔جو لوگوں کے مفاد کے لیے آئی ہے۔ کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے تمباکو کو حرام قرار پائے گا''۔

ڈاکٹر محمد علی البار جو جامعۃ الملک عبدالعزیز جدہ کے مركز الملك فهد للبحوث الطبية میں طب اسلامی کے مشیر ہیں، ان کو تمباکو کے موضوع پر کافی عبور حاصل ہے، اس موضوع پر انہوں نے چار کتابیں تصنیف کی ہیں:

١. التدخين وأثره على الصحة
٢. التبغ تجارة الموت الخاسرة
٣. هل التبغ والتدخين من المحرمات ؟
٤. الموقف الشرعى من التبغ والتدخين.

آخرالذکر کتاب میں تمباکو کے نقصانات پر روشنی ڈالنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

(١) الاسلام والتدخین ص٤٤ مطبوعہ مجمع البحوث الاسلامیہ الازہر

” وتكفى هذه الأسباب لتحريم التبغ تحريماً قاطعاً، وتحريم زراعته وتداوله وتجارته ، ويضاف إليها الاضرار بالآخرين من غير المدخنين ، وكونه خبيثاً يؤذى الملائكة المكرمين وكل الأسباب الأخرى التى تضاف إلى تحريمه“[1]

ترجمہ: ”تمباکو، اس کی کاشتکاری، اس کا استعمال اور اس کی تجارت کو قطعی حرام قرار دینے کے لیے یہ اسباب کافی ہیں، ان اسباب میں تمباکو نوشی نہ کرنے والے دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچانا بھی شامل کیا جائے گا۔ اور اس کو بھی کہ وہ گندی چیز ہے جو ملائکہ مکرمین کو اذیت پہنچاتی ہے، اور دوسرے سارے اسباب جو اس کی حرمت کے لیے شامل کیے جاتے ہیں“۔

گذشتہ سطور سے بخوبی واضح ہوگیا کہ عصر حاضر میں عرب علمائے کرام کا عمومی رجحان حرمت ہی کا ہے، یہی وجہ ہے کہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں بتاریخ ۲۷۔۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۲۔۲۵ مارچ ۱۹۸۲ء انسداد منشیات پر عالمی کانفرنس منعقد ہوئی تھی تو علمائے کرام نے متفقہ طور پر تمباکو کے استعمال کو حرام قرار دیا تھا۔

☆

---

[1] الموقف الشرعی ص ۱۸۷

باب پنجم

تمباکو کی اباحت کے دلائل کا مختصر جائزہ

تمباکو کی اباحت کے دلائل کا مختصر جائزہ

گذشتہ صفحات سے قارئین کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ سبھی مکاتب فکر کے علماء کے مابین تمباکو کی حلت وحرمت کے بارے میں اختلاف رہا ہے، جبکہ سبھی اس امر پر متفق ہیں کہ مضر صحت چیز سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیے، لیکن اس قاعدہ کو تمباکو پر تطبیق دینے پر اتفاق نہیں ہوسکا، جس نے تمباکو کو مضر سمجھا اسے حرام قرار دیا، جس نے اس میں فوائد دیکھے یا اس سے نقصان کا پتہ نہیں چلا تو اسے مباح تصور کیا، اور بعض نے کوئی حکم لگانے سے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے توقف اختیار کیا۔

اباحت کے قائلین کی ساری دلیلوں پر نظر ڈالنے کے لیے طوالت کو دعوت دینا ہے، اس لیے بنیادی طور پر صرف اہم دلائل پر بطور اختصار روشنی ڈالنے کی کوشش کی جائے گی، ویسے پچھلے صفحات میں علماء کی تحریروں سے اباحت کے دلائل کا رد ہو چکا ہے جس سے طالبان حق کو مطمئن ہو جانا چاہیے۔

بغیر نص شرعی حرمت کا فیصلہ:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ نص شرعی کے بغیر کسی چیز کو حرام قرار دینے کی جرأت کیسے کی جاسکتی ہے، جبکہ قرآن وحدیث میں تمباکو کی حرمت پر کوئی نص موجود نہیں ہے۔۔اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں فرداً فرداً تعیین کے ساتھ ہر چیز کا حکم بتانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی یہ ممکن ہے۔

کیونکہ قرآن وحدیث میں عموماً اصول وقواعد مذکور ہوتے ہیں جن کو پیش نظر رکھ کر پیش آنے والے مسائل کو اُن پر منطبق کیا جاتا ہے، یا فقہاء نے اجتہاد واستنباط کے ذریعے کچھ رہنما اصول وضع کیے ہیں جن کی روشنی میں کسی چیز کے بارے میں حلال یا

حرام کا فیصلہ کیا جاتا ہے مثلاً مضر چیز کا استعمال فقہاء نے ممنوع قرار دیا ہے " **ویحرم ما یضر البدن أو العقل** " کیونکہ باتفاق اہل اصول وفقہاء کلیات خمس کی حفاظت ضروری ہے جن میں سے بدن اور عقل ہے، لہذا کوئی شخص ایسا اقدام کرنے کا مجاز نہیں ہے جس سے اس کے بدن کو خطرہ یا عقل کو ضرر لاحق ہو، اس ضابطہ کے تحت بھانگ، حشیش اور افیم حرام قرار دی گئی ہے، جب کہ قرآن وحدیث میں ان اشیاء کی حرمت پر نص صریح موجود نہیں ہے، اور بہت سی اشیاء ہیں جن کا ذکر قرآن وحدیث میں موجود نہیں لیکن فقہاء نے قرآن وحدیث کی روشنی میں غور وفکر کے بعد ان کے بارے میں حلّت یا حرمت کی رائے قائم کی ہے اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

تمباکو کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے کیونکہ وہ عہد نبوی اور خیر القرون میں متعارف نہیں تھا، تقریباً چار صدی قبل اس کے عام ہونے کے بعد جن علماء کو اس کے اندر سمّیت کا علم ہوا اسے حرام قرار دیا، بعض علماء نے اس کی حرمت کے متعدد اسباب وعلل بتائے ہیں، سید محمد بن جعفر کتانی ادریسی نے اس کی حرمت کے ۱۶ اسباب مع دلائل ذکر کیے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ بھانگ، حشیش اور افیم کی حرمت کے جو اسباب الدر المختار (۲۹۴/۵، ۲۹۵) میں بتائے گئے ہیں وہ تمباکو میں بھی موجود ہیں بلکہ ان سے زیادہ ہیں، لہذا تمباکو کو ممنوع الاستعمال تسلیم کرنے میں کوئی تردّد نہیں ہونا چاہیے۔

اباحت اصلیہ سے استدلال:

بعض اہل علم ایک فقہی قاعدہ "**الأصل فی الأشیاء الاباحة**" کے تحت تمباکو کو جائز ثابت کرتے ہیں، حالانکہ اس قاعدہ کے بارے میں خود اصولیوں کا اتفاق نہیں ہے بلکہ اس میں کافی اختلاف ہے کہ آیا اصل اشیاء میں حرمت ہے یا اباحت ہے یا توقف؟ تفصیل کے لیے دیکھیے شوکانی کی ارشاد الفحول ص ۲۵۱-۲۵۲ مطبوعة ادارة الطباعة المنيرية۔

بلکہ صحیح یہ ہے کہ اباحت کا حکم غیر مضر کے ساتھ خاص ہے، اگر شے مضر ہے تو مباح نہیں

ہے ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے"هو الذى خلق لكم ما فى الأرض جميعاً "
(البقرۃ:۲۹)اوراللہ تعالیٰ حرام شے سے احسان کا اظہار نہیں فرمائیں گے،لہٰذا ہر پاکیزہ چیز ہی حلال وجائز ہوگی،علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی آیت مذکورہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

" و قد استدل الكرخى و أبوبكر الرازى والمعتزلة بقوله(خلق لكم)علىٰ أن الأشياء التى يصح أن ينتفع بها خلقت مباحة فى الأصل"۱؎

ترجمہ: "کرخی ابوبکر رازی اور معتزلہ نے اللہ کے قول "خلق لکم" سے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ جن اشیاء سے انتفاع کیا جاسکتا ہے وہ اصل میں مباح وجائز پیدا کی گئی ہیں"

لہٰذا ضرر رساں چیزیں اصل میں حرام ہونگی،اس کی تائید امام احمد اور ابن ماجہ وغیرہ کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"لاضرر ولا ضرار" ۲؎ نہ اپنے کونقصان پہنچانا جائز ہے اور نہ دوسرے کو، اس حدیث سے ضرر رساں اشیاء کی اصل حرمت ثابت ہوتی ہے،حافظ زین الدین عبد الرؤوف مناوی حدیث بالا کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

"و فيه أن الأصل فى المضار أى مؤلمات القلوب بعد البعثة التحريم، ذكره الامام الرازى،أما المنافع فالأصل فيها الاباحة لآية "خلق لكم ما فى الأرض جميعاً"۳؎

ترجمہ: "اس حدیث سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ بعثت کے بعد نقصان دہ

۱؎ مدارک التنزیل وحقائق التأویل ۱/۳۸،دارالکتاب الاسلامی،بیروت
۲؎ مسند احمد ۱/۳۱۳،ابن ماجہ۔حدیث نمبر ۲۳۴۰،مستدرک ۲/۵۸،السنن الکبری ۶/۷۰
۳؎ التیسیر بشرح الجامع الصغیر ۲/۵۰۱،مطبوعہ مکتبۃ الامام الشافعی،ریاض

چیزیں یعنی قلوب کونقصان پہنچانے والی اشیاء میں اصل حرمت ہے، یہ بات امام رازی نے ذکر کی ہے،رہیں نفع کی اشیاء تو ان میں اصل اباحت ہے آیت کریمہ خلق لكم ما فى الأرض جميعاً کی وجہ سے"

لہٰذا جولوگ تمباکو کے بارے میں قرآن وحدیث میں نص نہ ہونے کی وجہ سے اسے مباح قرار دیتے ہیں،درست نہیں ہے،کیونکہ تمباکو کا مضر صحت ہونا محقق اور اظہر من الشّمس ہے اس کے نقصانات باتفاق مسلم وغیر مسلم اطباء پایہ ثبوت کو پہنچ چکے ہیں،اور اس کے بھیانک نقصانات پر مختلف زبانوں میں سیکڑوں کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں،انگلش داں حضرات مختلف انسائیکلو پیڈیاؤں کا مطالعہ کرکے تمباکو کی حقیقت کا پتہ لگا سکتے ہیں،نیز انگلش میں دوسری کتابوں سے بھی رجوع کرسکتے ہیں۔

اور عربی داں حضرات ڈاکٹر محمد علی البار کی " التدخين وأثره على الصحة " کا مطالعہ کرسکتے ہیں،موصوف کی تمباکو پر چار عدد تصانیف منظر عام پر آچکی ہیں جن کا تذکرہ پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے،نیز دوسرے عرب علماء وڈاکٹروں کی کتابیں بھی دستیاب ہیں۔

تمباکو کے ضرر رساں نہ ہونے کا دعوی:

تمباکو کو جائز قرار دینے والوں کی سب سے حیرت انگیز دلیل یہ ہے کہ تمباکو مضر شے نہیں ہے بلکہ مفید اور پاکیزہ شے ہے اس لیے صبح وشام پابندی سے اسے استعمال کرتے ہیں،بعض لوگ تو روزہ بھی اس سے افطار کرتے ہیں،جبکہ مسلم وغیر مسلم ممالک انسداد تمباکو نوشی کے لیے پیہم کوشاں ہیں،میں نہیں سمجھتا کہ کوئی دانا وبینا کامل ہوش وحواس کے ساتھ تمباکو کے فروغ کے لیے کسی بھی طرح کا اقدام کرسکتا ہے۔

تمباکو جو دنیا میں اس وقت قاتل نمبر ایک تسلیم کیا جاتا ہے،جو سالانہ کم ازکم ۴۲/لاکھ افراد کوموت کی آغوش میں سلادیتا ہے،اورجسکو وبا سے تعبیر کیا جاتا ہے،اس

مسئلہ میں بلا امتیاز ملت و مذہب سبھی اطباء متفق ہیں ، یہاں تک کہ بعض کمپنیوں نے صراحتاً اپنی ہلاکت خیز حرکتوں سے تائب ہونے کا اعلان کر دیا۔

برطانیہ کے ایک طبی رسالے LANCET نے ۱۴؍فروری ۱۹۸۷ء کے شمارے میں آسٹریلیا میں واقع تمباکو کمپنیوں کا شیئر ہولڈروں کے نام ایک خط شائع کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ ربع صدی سے ہم کمپنیوں کے مالکان پبلک سے تمباکو کے نقصانات کو مختلف وسائل سے مخفی رکھنے کی کوشش کرتے رہے، لیکن آج ہم اعتراف کرتے ہیں کہ آسٹریلیا میں سالانہ ۲۳ ہزار افراد کی جان لے لیتے ہیں۔ ۱۹۶۲ء سے ۱۹۸۴ء تک ہم کمپنی والوں نے چار لاکھ ستر ہزار آسٹریلین باشندوں کو ہلاک کر دیا، لہٰذا ہم اپنی عظیم ذمہ داری کا احساس کرتے ہیں، اور آئندہ ایسی اشیاء کے فروغ کے لیے مہم نہیں چلائیں گے جو سالانہ اتنی بڑی تعداد میں بنی نوع انسان کو ہلاک کر دے۔

امریکہ کی مشہور تمباکو کمپنی PHILIPS MORRIS نے تو بے حیائی سے جولائی ۲۰۰۱ء کے اوائل میں اپنی رپورٹ میں اعتراف کیا ہے کہ تمباکو نوشوں کے قبل از وقت مرجانے سے اقتصادی فائدہ ہے، بطور شواہد کمپنی نے واضح کیا کہ جمہوریہ چیک نے تمباکو نوشوں کے قبل از وقت وفات پاجانے سے ۱۴۷ ملین ڈالر کی بچت کی یعنی اگر وہ لوگ زندہ رہتے تو انکی طبی نگہداشت پر حکومت کو یہ خطیر رقم خرچ کرنی پڑتی، اس رپورٹ کو پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ حکومتوں کو باور کرایا جاسکے کہ تمباکو نوشی سے اقتصادی فائدہ ہے۔

عالمی صحت تنظیم (W.H.O.) نے ۱۹۷۵ء میں ایک رپورٹ شائع کی تھی کہ تمباکو نوشی کی وجہ سے دنیا میں مرنے یا اس کے ہاتھوں بدحال زندگی گزارنے والوں کی تعداد ان لوگوں سے کہیں زیادہ ہے جو طاعون، چیچک، تپ دق، جذام میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اس دار فانی سے کوچ کر جاتے ہیں۔

تمباکو کی تباہ کاری کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ تمباکو سے پیدا شدہ امراض کی وجہ سے ہر سال ۴۲؍لاکھ افراد موت کا شکار ہوجاتے ہیں، جب کہ ناگاساکی اور ہیروشیما پر جو ایٹم بم گرائے گئے تھے اس سے ڈھائی لاکھ افراد لقمۂ اجل بنے تھے، یعنی اس وقت تمباکو سے سالانہ ہلاک ہونے والوں کی بنسبت سولہویں حصے سے کم ہی ہلاک ہوئے تھے۔

ROYAL COLLEGE OF PHYSIANS کی ۱۹۷۷ء کی رپورٹ کے مطابق اگر ایک سگریٹ میں موجود نکوٹین کو نکال کر ایک صحت مند انسان کی رگ میں داخل کر دیا جائے تو وہ فوراً ہلاک ہوجائے گا۔

ایس۔آئی میکملن نے بتایا ہے کہ صرف ایک سگریٹ آپکی زندگی کے اٹھارہ منٹ ضائع کر دیتا ہے اور دس سگریٹ کی ایک ڈبیہ آپکی زندگی کے تین گھنٹے کم کر دیتی ہے۔

امریکی وزیر صحت EVERETT KOOP نے LARRY WHITE کی کتاب MERCHANTS OF DEATH کے مقدمہ میں جو ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئی ہے لکھا ہے کہ ۱۹۸۵ء تک گذشتہ تیس سالوں میں ۸۰؍ممالک میں پچاس ہزار سے زیادہ طبی تحقیقات کی گئی ہیں جن میں تمباکو سے پیدا شدہ امراض و وفیات پر روشنی ڈالی گئی ہے ،اور سالانہ دو ہزار تحقیقات کا مزید اضافہ کرلیا جائے جن میں تمباکو سے متعلق نقصانات پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

تمباکو سے پھیپھڑے، نرخرے، منہ، آنت ، مثانہ وغیرہ کینسر کا شکار ہوجاتے ہیں سب سے زیادہ قلب کے امراض پیدا ہوتے ہیں، تمباکو ذہن کو کمزور کر دیتا ہے ، اعصاب میں کھنچاؤ پیدا ہوجاتا ہے، نگاہ کمزور ہوتی ہے، قوت سماعت کمزور ہوجاتی ہے، سر چکرانے لگتا ہے، قوت ہاضمہ بگڑ جاتی ہے اور قوت مردانگی متاثر ہوتی ہے، صرف برصغیر ہند (ہندوستان ، پاکستان ، بنگلہ دیش) میں تمباکو چبانے سے دس لاکھ سے زیادہ افراد منہ

اورحلق کے کینسر میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

انڈین کونسل آف میڈیکل ریسرچ کے مطابق پان مسالہ، گٹکا اور اسی اقسام کی وہ تمام اشیاء جو مارکیٹ میں فروخت ہوتی ہیں موت کے پھندے ہیں، ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف فنڈامنٹل ریسرچ نے ملک کی سطح پر منہ اور حلق کے کینسر کے تین لاکھ مریضوں کا جائزہ لینے کے بعد یہ انکشاف کیا کہ یہ تمام کینسر پان مسالے گٹکے وغیرہ کے استعمال سے ہوتے ہیں۔

مردوں کے مقابلے عورتوں کو کچھ زیادہ ہی نقصانات سے دوچار ہونا پڑتا ہے، تمباکو نوشی سے عورتوں کی ماہواری گڑبڑ ہو جاتی ہے، اور ماں کی تمباکو نوشی سے جنین (ہونے والا بچہ) کی حرکت قلب بالکل اسی طرح متاثر ہوتی ہے جس طرح ایک بالغ دل کی حرکت غیر معمولی طور پر بڑھتی ہے تمباکو نوش عورت کے بچے ذہنی طور پر معذور پیدا ہوتے ہیں، اور تمباکو نوشی اسقاط حمل کا سبب بھی بنتی ہے، امریکا میں ۱۹۹۳ء میں پچاس ہزار عورتوں کو تمباکو نوشی کی وجہ سے اسقاط حمل ہوگیا تھا۔

ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اگر ماں تمباکو نوش ہے تو اس کا اثر کئی پشتوں تک ظاہر ہوگا مثلاً اس کے نواسے اور نواسی پر تمباکو کے نقصانات ظاہر ہوسکتے ہیں۔

اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ تمباکو نہ پینے والا بھی تمباکو نوشوں میں شمار ہوگا، یعنی جو شخص اس جگہ بیٹھا ہے جہاں تمباکو نوشی ہورہی ہے اس پر وہی اثرات مرتب ہونگے جو ایک تمباکو نوش پر، حالانکہ وہ تمباکو نوشی کا مرتکب نہیں ہے اس کو اصطلاح میں PASSIVE SMOKING یعنی غیر ارادی تمباکو نوشی کہا جاتا ہے۔

ان سارے نقصانات کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ تمباکو کی کمپنیاں، ڈسٹری بیوٹرس اور عوام کے ہاتھوں تک پہونچانے والے دکاندار سب موت کے سوداگر MERCHANTS OF DEATH ہیں۔

ڈاکٹر ابراہیم الشامی نے تو تمباکو نوشی کو موت کے فرشتے عزرائیل سے تشبیہ دی ہے چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب کا نام ''التدخین عزرائیل العصر الحدیث'' رکھا ہے۔

تمباکو کمپنیوں سے حکومت جو ٹیکس وصول کرتی ہے اس سے کہیں زیادہ پیدا ہونے والی بیماریوں پر علاج کے لیے خرچ کردیتی ہے اور سگریٹ بیڑی سے آتش زدگی کے جو واقعات ہوتے ہیں اس سے سالانہ اربوں کا نقصان ہوتا ہے اور تمباکو نوش ملازمین غیر تمباکو نوشوں کے مقابلے میں کام کم کرتے ہیں، غرضیکہ تمباکو کے جسمانی نقصانات کے ساتھ ساتھ معاشی ومعاشرتی نقصانات بہت کافی ہیں ان سب پر روشنی ڈالنے کے لیے مستقل ایک تصنیف کی ضرورت ہے۔

تمباکو کی اس ہلاکت خیزی اور بربادی کے باوجود اگر کوئی اسے پاکیزہ اور جائز شے تصور کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے حواس خمسہ صحیح طور پہ اپنا کام نہیں کررہے ہیں۔ کیونکہ اشرف المخلوقات انسان جس ''خشک مے'' کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہے اس سے چرند وپرند تک نفرت کرتے ہیں، سچ کہا ہے کسی نے:

كل البهائم والطيور تباعدت　　لم تستطع للأكل من أشجاره
وكذا الحمام إذا رآه بقربه　　ترك المكان وحاد عن أوكاره
والنحل لم تأكله حال سلوكها　　أبداً ولم تنزل على أزهاره

تمباکو نوشی اسراف ہے :

تمباکو نوشی جب غیر شرعی فعل ہوا تو اس پر رقم خرچ کرنا بلاشبہ بے جا مال خرچ کرنا ہے جسے اسراف وتبذیر سے تعبیر کیا جائے گا اور شریعت میں بے جا خرچ ممنوع ہے اور بے جا خرچ کرنے والے کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ولاتبذر تبذيراً إن المبذرين كانوآ إخوان الشياطين
وكان الشيطان لربه كفوراً'' (الاسراء:۲۶۔۲۷)

ترجمہ: ''اور بے جا خرچ سے بچو، بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے''۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ولا تسرفوا إنه لا يحب المسرفين'' (الانعام:۱۴۱)

ترجمہ: ''اور بے جا خرچ مت کرو، بیشک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

اور قیامت کے روز جہاں انسان سے بہت سی چیزوں کے بارے میں باز پرس ہوگی وہیں مال کے بارے میں بھی سوال ہوگا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا:

''لا تزول قدما ابن آدم يوم القيامة من عند ربه حتى يسأل عن خمس : عن عمره فيما أفناه و عن شبابه فيما أبلاه ، و عن ماله من أين اكتسبه و فيما أنفقه وماذا عمل فيما علم'' [1]

ترجمہ: ''قیامت کے دن آدمی کے قدم اس کے رب کے پاس سے آگے نہیں بڑھیں گے یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں سے متعلق پوچھ نہ لیا جائے عمر کن کاموں میں خرچ کی، جوانی کن باتوں میں برباد کی، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور جو جانتا تھا اس پر کیا عمل کیا''۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے حضور ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا:

''إن الله عز وجل حرم عليكم عقوق الأمهات ووأد البنات ومنعاً وهات وكره لكم ثلاثاً : قيل وقال وكثرة

۱ جامع ترمذی، جلد۲، ص۶۴، مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ، دہلی

السؤال و إضاعة المال'' [1]

ترجمہ: ''بیشک اللہ عز وجل نے تم پر حرام فرمایا ہے ماؤں کی نافرمانی کرنا، اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا اور اپنا ہاتھ روکنا اور اور لینے کے لیے تیار رہنا، اور تمہارے لیے تین چیزیں ناپسند کی ہیں، بیکار گفتگو کرنا، زیادہ سوال کرنا، اور مال ضائع کرنا''۔

تمباکو پر مال خرچ کرنا، مال کو ضائع کرنا ہی ہے، یہ خرچ کسی کار خیر میں خرچ کرنا تسلیم نہیں کیا جا سکتا اس لیے ہر مومن کو اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

اکابر کے قول وعمل سے استدلال:

بعض لوگ اکابر کے عمل سے حجت پکڑتے ہیں، اور دعوی کرتے ہیں کہ ہم ان کے معتقد اور پیروکار ہیں لہذا ان کے قول سے سرِ مو تجاوز نہیں کر سکتے گویا وہ لسانِ حال سے کہتے ہیں کہ:

سلف لکھ گئے جو قیاس و گماں سے
صحیفے ہیں اُترے ہوئے آسماں سے

اس جیسی ذہنیت کے حامل افراد سے مجھے یہی گزارش کرنی ہے کہ بزرگوں کی ہر بات کو چشمِ عقیدت کا سرمہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ کیوں کہ یہ حضرات انبیائے کرام کی طرح معصوم نہیں ہیں لہٰذا ان کا ہر قول وفعل جب تک شرع کے مطابق نہ ہو ان کی تقلید جائز نہیں، حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

''إنما الطاعة في المعروف'' [2] ترجمہ: ''اطاعت تو نیک کاموں میں ہے''۔

۱ صحیح مسلم، کتاب الاقضیہ ۳/۱۳۴۱، مطبوعہ دار عالم الکتب
۲ صحیح مسلم، کتاب الامارہ ۳/۱۴۶۹، مطبوعہ دار عالم الکتب

اور ہمارے لیے اسوہ صرف رسول اللہ ﷺ ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوۃ حسنۃ '' ترجمہ: '' تمہارے لیے اللہ کے رسول میں عمدہ نمونہ ہے''۔(الاحزاب ۲۱)

لہٰذا حضور ﷺ کے ارشادات وتعلیمات کے مطابق ہی کسی کا عمل ہمارے لیے قابل نمونہ وتقلید ہوسکتا ہے۔

حرف آخر

گذشتہ صفحات میں علماء ومحققین کی زبانی جو تفصیلات پیش کی گئی ہیں ان سے واضح ہوجاتا ہے کہ جو لوگ تمباکو کے جواز کے قائل تھے وہ اس بنیاد پر تھے کہ تمباکو ان کے نزدیک مضر صحت نہیں ہے، اور حرمت کے قائل حضرات مضر صحت تسلیم کرتے ہیں، سب میں قدر مشترک یہ پائی گئی کہ مضر صحت شے استعمال نہیں کرنی چاہیے لیکن اس ضابطہ اور کلیہ کو تمباکو پر تطبیق دینے میں اختلاف ہوگیا۔

بہر کیف دلائل وتحقیقات کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ تمباکو شراب کی طرح حرام اور نجس تو نہیں ہے لیکن اسے مکروہ تحریمی کہا جاسکتا ہے، یہی قول میرے نزدیک اعدل الاقوال ہے، اس لیے تمباکو استعمال کرنا اس کی کاشت کرنا، اور خرید وفروخت کرنا شریعت کی روح کے منافی ہے، نہ خود تمباکو استعمال کرنا چاہیے اور نہ دوسروں کو پیش کرنا چاہیے، اس طرح ہم معاشرے کو پاکیزہ بنانے میں ایک اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔

تمباکو کا زہر مہلک ہے اور زہر کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ فوری طور پر اثر کرے زہر زود اثر بھی ہوتا ہے اور تاخیر سے بھی اثر کرتا ہے، تمباکو چونکہ فوری طور پر اثر نہیں کرتا اس لیے لوگ اس کے نقصانات سے غافل رہتے ہیں تمباکو کو سست رفتار زہر SLOW POISON کہا جاتا ہے۔ قاہرہ میڈیکل کالج کے ڈاکٹر عبد اللطیف موسیٰ عثمان نے تمباکو نوشی پر اپنی کتاب کا نام ''التدخین یقتلک ببطءٍ'' رکھا ہے۔ یعنی تمباکو نوشی تم کو آہستہ آہستہ ہلاک کردے گی۔

تمباکو کو خود استعمال کرکے اپنی ہلاکت کا سبب بنے تو یہ خودکشی کے مترادف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ''ولا تقتلوٓا أنفسکم إن اللہ کان بکم رحیماً'' (النساء:۲۹) کا مفہوم

صرف یہ نہیں کہ کسی دھار دار ہتھیار یا کسی دوسرے اسلحے کے ذریعہ قتل کیا جائے بلکہ اس کے معنی اس سے کہیں زیادہ وسیع ہیں، کوئی بھی عمل جو جسم کو کمزور کرتا ہو یا امراض کا سبب بنتا ہو وہ صریحاً اللہ کے فرمان کی خلاف ورزی ہے، اور تمباکو نوشی بلا شبہ ایسا ہی عمل ہے، جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن سکتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

”ومن شرب سماً فقتل نفسه فهو يتحساه في نار جهنم خالداً مخلداً فيها أبداً“ [1]

ترجمہ: ” جس نے زہر کھا کر اپنے کو قتل کیا وہ زہر جہنم کی آگ میں پیتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں پیے گا “۔

اگر زہریلی شے دوسرے کو استعمال کرانے کا سبب بنتا ہے اور وہ شخص ہلاک ہو جاتا ہے تو یہ قتل کے مساوی ہوگا اس کا خون اس کے سر جائے گا جس نے اس شخص کے لیے سامان ہلاکت مہیا کیا لہٰذا اس شخص سے محاسبہ ہونا چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”من أجل ذلک کتبنا علی بنیّ اسرآئیل أنه من قتل نفساً بغیر نفس أو فساد فی الأرض فکأنما قتل الناس جمیعاً ومن أحیاها فکأنما أحیا الناس جمیعاً“ (المائدہ:۳۲)

ترجمہ: ” اسی بنا پر ہم نے بنی اسرائیل کے لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی کو قتل کیا جب کہ وہ (مقتول) کسی کو خون کرنے یا زمین میں فساد برپا کرنے کا مرتکب نہیں ہوا تھا، اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کی جان بچائی“۔

---

۱ صحیح مسلم بشرح النووی ۲/۱۱۸، دار الفکر للطباعۃ والنشر

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ قتل ناحق اسلام کی نگاہ میں کتنا بڑا ظلم ہے، اور کسی کی جان بچا لینا کتنا بڑا اجر کا کام ہے، آیت مذکورہ کے مطابق جب ایک شخص کو بلا گناہ قتل کرنے پر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ ملے گا تو جو لوگ ہر سال ۴۲ لاکھ سے زیادہ افراد کے قتل کا سبب بنتے ہیں، اور کروڑوں افراد کو مختلف بیماریوں کا شکار بناتے ہیں تو ان کا محاسبہ کتنا سخت ہوگا؟

اقامت دین، اصلاح معاشرہ اور تبلیغ کے بینر تلے دین کی خدمت کرنے والوں سے میری گزارش ہے کہ اپنی مہم انجام دیتے وقت اس منکر کے ازالہ کی بھی فکر کریں، اور اس دھوکے میں نہ پڑیں کہ اکابر واصاغر بالفاظ دیگر اکثر لوگ اس کا استعمال کرتے ہیں لہٰذا تمباکو جائز ہوگا، تاریخ شاہد ہے کہ حق کا معیار کبھی بھی قلت وکثرت پر نہیں رہا ہے، بلکہ اصول پسند اور اہل حق ہمیشہ کم ہی تعداد میں تھے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”و إن تطع أکثر من فی الأرض یضلوک عن سبیل الله ان یتبعون إلا الظن و إن هم إلا یخرصون“ (الانعام:۱۱۶)

ترجمہ: ” اور اگر تو کہنا مانے گا اکثر ان لوگوں کا جو دنیا میں ہیں تو تجھ کو بہکا دیں گے، اللہ کی راہ سے، وہ سب تو چلتے ہیں اپنے خیال پر اور سب اٹکل ہی دوڑاتے ہیں“۔

تمباکو کی حقیقت اور اس کے نقصانات سے واقف ہونے کے بعد علماء کی معتد بہ تعداد نے تمباکو نوشی سے منع کیا ہے، صاحب مجالس الابرار ابو العباس احمد رومی حنفی نے اپنی کتاب کی تین مجلسوں تیسویں، چھیانویں اور ستانویں مجلس میں حقہ نوشی سے پرہیز کی تلقین کی ہے، نور الایضاح اور اسکی شرح مراقی الفلاح کے مصنف حسن بن عمار شرنبلالی نے اس کی حرمت بتائی ہے۔ حکومت عثمانیہ کے مفتی اعظم شیخ الاسلام محمد بن سعد الدین حنفی نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے، علامہ حصکفی نے الدر المنتقی میں اسے حرام قرار دیا ہے ریاض

الصالحین اوراذکار کے شارح ابن علان صدیقی شافعی نے تمباکو کی حرمت پر دو رسالے تحریر کیے ہیں، علماء حنابلہ میں چند کے سوا سبھی حرمت کے قائل تھے اور اس وقت تو سبھی اس کی حرمت پر متفق ہیں۔ سعودیہ کے سابق مفتی اعظم محمد بن ابراہیم آل شیخ اور عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حرمت کے قائل تھے اور موجودہ مفتی اعظم عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ کا بھی حرمت پر فتویٰ موجود ہے۔ جامعہ ازہر مصر اور دارالافتاء ریاض سے بھی تمباکو کی حرمت پر فتوے جاری ہو چکے ہیں، مصر کے سابق شیخ الازہر محمود شلتوت، مصر کے سابق مفتی اعظم سید طنطاوی، موجودہ مفتی اعظم نصر فرید واصل، دائرۃ معارف القرن العشرین کے مؤلف محمد فرید وجدی، احمد الشرباصی اور شام کے مشہور حنفی عالم ڈاکٹر سعید رمضان البوطی، شیخ ابوبکر الجزائری، شیخ محمد المجذوب، سید سابق، ڈاکٹر یوسف القرضاوی، شیخ عطیہ صقر، ڈاکٹر محمد علی البار کا یہی رجحان ہے، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد شاہ عبد الرحیم بھی تمباکو نوشی کے سخت مخالف تھے، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے حقہ نوشی کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے، اور مولانا تھانوی نے لکھا ہے کہ اس کا پینے والا گناہ سے خالی نہیں، اور نواب قطب الدین خاں شارح مشکوٰۃ المصابیح، مولانا محمد سورتی اور محدث جلیل مولانا حیدر حسن خاں صاحب ٹونکی تمباکو نوشی کو درست نہیں سمجھتے تھے، اور چوٹی کے سلفی علماء مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری اور مولانا عبیداللہ رحمانی مبارک پوری نے تمباکو کی حرمت کے فتاوی صادر کیے ہیں جو آپ کی نگاہ سے پچھلے صفحات میں گزر چکے ہیں۔

اس لیے حق بات کو تسلیم کرکے تمباکو سے اجتناب کرنا چاہیے اور معاشرے کو اس کے جسمانی، معاشرتی اور اقتصادی نقصانات سے بچانے کی ہر ممکن جدوجہد کرنی چاہیے اور اس قوم جیسی روش اختیار کرنے سے باز رہنا چاہیے جس کا تذکرہ قرآن نے حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی ان الفاظ میں کیا ہے:

جعلوا أصابعهم فيٓ اٰذانهم واستغشوا ثيابهم وأصروا واستكبروا استكباراً	انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا اور اَڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔

(نوح : ۷)

وصلّی اللّٰہ علیٰ عبدہٖ ورسولہٖ
محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلّم

☆

تقاریظ وتبصرے

تقریظ بقلم حضرت مولانا محمد ظفیر الدین مفتاحی رحمہ اللہ

مفتی دارالعلوم دیوبند

آپ کی کتاب ''تمباکو اور اسلام'' ملی، میں نے اس کا بڑا حصّہ پڑھا، دلی مسرّت ہوئی کہ آپ نے جستجو کا حق ادا کر دیا۔ یہ واقعہ ہے، آپ نے اس کتاب کے لکھنے میں بڑی محنت و کاوش کی ہے، جو کچھ لکھا مدلل لکھا اور بہت خوب لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس محنت کو قبول فرمائے، خدا کرے آپ کی یہ محنت مسلسل جاری رہے اور دینی مسائل پر کچھ نہ کچھ لکھتے رہیں۔ ماشاء اللہ آپ میں مطالعہ کا کافی ذوق ہے اور لکھنے کا عمدہ سلیقہ ہے۔

یکم رجب المرجب ۱۴۲۳ھ — محمد ظفیر الدین غفرلہ (مفتی دارالعلوم دیوبند)

تقریظ بقلم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن بجنوری رحمہ اللہ

تمباکو ایک مشہور نبات ہے جو دنیا بھر میں حقّہ، بیڑی، پان، سگریٹ اور نسوار وغیرہ متعدد طور پر استعمال ہوتا ہے۔ لائق مصنف نے اس موضوع پر نہایت تحقیق سے لکھا ہے، اگر یہ مقالہ کسی یونیورسٹی کی جانب سے ہوتا تو فاضل مصنف کو اس پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کی جاتی۔

تمباکو کو میں نے طالب علمی کے زمانے سے پیشتر حقّہ، بیڑی، سگریٹ کی صورت میں استعمال کیا ہے اور اب پان کی صورت میں اس طرح استعمال کرتا ہوں کہ پہلے اس کو خوب دھو کر سکھا لیتا ہوں، اس طرح اس میں ہلکی کڑواہٹ رہتی ہے، اس کے باوجود بھی یہ نقصان دہ ہے۔ تمباکو بھلے ہی جائز الاستعمال ہے لیکن اس کا ترک ہر اعتبار سے بہتر ہے۔ ترکِ تمباکو نوشی پر مصنف کی یہ قابلِ قدر تصنیف ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

۲۵ر جنوری ۲۰۰۳ء — عزیز الرحمٰن غفرلہ، بجنور

تقریظ بقلم جناب الطاف احمد اعظمی صاحب

پروفیسر وہیڈ سنٹر فار ہسٹری آف میڈیسن اینڈ سائنس
ہمدرد یونیورسٹی، نئی دہلی۔۶۲

آپ کی کتاب کے بالاستیعاب مطالعہ کے بعد میرا خیال ہے کہ اپنے موضوع پر یہ ایک بے حد مفید اور معلومات افزا کتاب ہے۔آپ نے طبی اور اسلامی (فقہی) دونوں پہلوؤں سے تمباکو نوشی کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔فقہی پہلو اس کے طبی پہلو کے مقابلے میں زیادہ مبسوط اور مدلل ہے،طبی پہلو مزید وسعت کا طالب ہے۔ اسلامی زاویہ سے آپ کا رجحان حرمت کی طرف ہے یعنی مکروہِ تحریمی ہے۔میرے خیال میں اس کا استعمال صرف دواءً جائز ہے اور وہ بھی صرف خارجی طور پر۔طب کی اکثر کتابوں میں اس کے خارجی استعمال کو ترجیح دی گئی ہے۔اس کا داخلی استعمال صرف ان برگشتہ طالعوں کے لیے مباح ہے جو کسی وجہ سے اس کے عادی ہو چکے ہیں اور ترک کی صورت میں نفسیاتی اور ذہنی اذیت کا اندیشہ ہو، ان کے حق میں بھی بہتر ہوگا کہ وہ بتدریج اس مضرت رساں شے سے گلوخلاصی کرلیں۔

امید قوی ہے کہ اربابِ علم آپ کی اس علمی کاوش کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیں گے اور عام لوگ بھی اس سے استفادہ کریں گے۔

خیر اندیش
الطاف اعظمی
۱۰/۱اکتوبر۲۰۰۲ء

تقریظ بقلم مولانا محمد راحت علی ہاشمی صاحب مدظلہ العالی

استاذ حدیث وناظمِ تعلیمات دارالعلوم کراچی

تمباکو جس کے استعمال میں مختلف درجے ہیں اور اس کے مختلف طریقے رائج الوقت ہیں، اس کے بہت سے استعمال تجربات اور طبی تحقیقات کے پیشِ نظر انسانی جسم وجان اور اس کے قلب واذہان کے لیے مضر ثابت ہو چکے ہیں، اہلِ علم نے اس مضرت اور ہلاکت آفرینی کی وجہ سے اس سے بچنے کی ہدایت فرمائی۔

برصغیر پاک وہند میں تمباکو کے استعمال کی روک تھام کی بہت زیادہ کوشش نہیں کی گئی، اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے فاضلِ محترم مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب زید مجدھم نے قلم اُٹھایا اور اس موضوع پر مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے کر ایک مقالہ مرتب فرمادیا۔ ماشاءاللہ فاضل محترم کی محنت قابلِ تحسین ہے، اور یہ رسالہ ہر خاص وعام کے مطالعہ کے لائق ہے۔

بہر حال پیش نظر مقالہ علمی اور تحقیقی رنگ میں مرتب کیا گیا ہے۔فاضل مرتب اس محنت پر مبارکباد کے اور اپنے جذبۂ اصلاح پر دعاؤں کے بجا طور پر مستحق ہیں۔اللہ تعالیٰ اس کو نشہ آور اشیاء بالخصوص تمباکو اور اس کے مشمولات سے پرہیز کرنے کا ذریعہ بنادے اور فاضل مرتب کے لیے صدقہ جاریہ بنادے۔آمین

امید ہے علماء، خطباء اور اہلِ فتویٰ حضرات اس کے مطالعہ سے استفادہ فرما کر عوامی سطح پر تمباکو سے پرہیز کرانے کی کوشش فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ مسلم قوم کو ہر قسم کی غفلت، مدہوشی، خودفراموشی، خدا فراموشی سے اور ہر قسم کے اسراف وتبذیر سے محفوظ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد راحت علی ہاشمی
۲۳/۶/۱۴۲۶ھ

(بیت العلم ٹرسٹ کراچی کے ایڈیشن میں چھپی تقریظ سے اقتباس)

مشہور عالم ڈاکٹر محمد لقمان السّلفی صاحب مدظلہ العالی کی کتاب کے بارے میں گرانقدر رائے جو انہوں نے مفتی اعظم سعودی عربیہ کو رپورٹ کی شکل میں پیش کی

صاحب السماحة المفتى العام للمملكة ورئيس هيئة كبار العلماء حفظه الله.
سلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد.

فقد اطلعت على كتاب "الدخان وموقف الإسلام منه" باللغة الأردية للشيخ حفظ الرحمٰن الندوى المدنى المتخرج فى الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة. وقرأت فيه من مواضع كثيرة فوجدته كتاباً نافعاً جداً فى بيان أضرار التمباک وحكم الإسلام فيه، وقد بذل المؤلف فى تأليفه جهداً مشكوراً، اذ جمع آراء الفقهاء فيه من قديم الزمن، أعنى فقهاء المدارس الفقهية الأربع وناقش آراء الذين جنحوا الى كونه حلالاً وهم قليلون، وأثبت أنهم كانوا على خطأ، وجمع كذلک آراء وأدلة الذين قالوا انه حرام استعماله بأى شكل كان وهم كثيرون، وذكر المراجع العربية وغير العربية وكتب الطب التى استفاد منها فى إعداد كتابه فكان موفقاً فى إعداد كتابه إعداداً علمياً على نمط البحوث العلمية التى تعد فى الجامعات لنيل الشهادات العلمية.

فأرى والرأى الأتم لسماحتكم أن الكتاب جدير بأن يطبع ويوزع بين الناطقين بالأردية وبأن يترجم باللغة الإنجليزية السهلة ويطبع لغرض الدعوة إلى الله ولبيان حكم الإسلام فى الدخان بجميع أنواعه. هذا مارأيت

أن أكتبه لسماحتكم عن هذا الكتاب.

ولايفوتنى من الذكر أنى أعجبت بالإتجاه الفكرى للمؤلف اذ كلما وجد فرصة ذكر أن الأساس هو القرآن والسنة وأنه لا اعتبار لأقوال الناس ولاحجة فيها اذا كانت غير مؤيدة بالقرآن والسنة ولاغرابة فى هذا. فقد درس المؤلف فى الجامعة الإسلامية واستفاد من علماء المملكة و اتجاههم الصريح الواضح إلى التمسک بالأصلين القرآن الكريم والسنة النبوية.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

د. محمد لقمان السلفى
١٤٢٣/١١/١٧هـ

تبصرہ جریدہ ''ترجمان'' دہلی

زیر تبصرہ کتاب ''تمباکو اور اسلام'' شیخ حفظ الرحمٰن اعظمی استاذ جامعۃ الہدایہ جے پور (راجستھان) کی کدو کاوش کا نتیجہ ہے۔ حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی کے پیش لفظ و مولانا حکیم احمد حسن خاں صاحب ٹونکی کے وقیع مقدمہ کے ساتھ بہترین کاغذ، عمدہ گیٹ اپ کے ساتھ متوازن اور سلجھے ہوئے اسلوب میں اپنے موضوع پر عمدہ کوشش ہے۔

تمباکو کی تاریخ، اس کا سفرنامہ، اس کا اربابِ اقتدار تک پہنچنا، مسلم سلاطین کا اس کی روک تھام کے لیے قدم اُٹھانا، قرآنِ کریم، سنتِ رسولؐ، فقہائے امت اور مفتیانِ مذاہب کے تمباکو سے متعلق فتوے، فیصلے نیز معالجین کی آراء اور عالمی صحت پر نظر رکھنے والوں کے بیان کردہ آنکڑے، تمباکو نوشی کے خلاف منعقدہ کانفرنسیں، ان کے فیصلے، اکابر علماء مذاہبِ اربعہ

کے ساتھ ساتھ قدیم وجدید سلفی علماء کی وقیع آراءاس کتاب کی جان ہیں۔

کتاب اپنے موضوع پرنہایت عمدہ کوشش ہے،اس وقت ملک اور بیرونِ ملک تمباکو نوشی کے خلاف متعدد کوششیں ہورہی ہیں،ایسے میں اس بُرائی کے خلاف اسلام کی صحیح نمائندگی کے لیےاس کتاب کو پیش کیا جاسکتا ہے۔

کتاب میں تمباکونوشی کے جواز میں جو کچھ کہا گیا ہےاور جن علماء کے نام لیے گئے ہیں،اگراُس سے صرف یہ کہہ کرصرفِ نظر کرلیا جاتا کہ ان علماء کی یہ آراءاس وقت کی ہیں جب کہ تمباکونوشی کے مضراثرات کاعلم نہیں ہواتھا تو ہمارے خیال میں بہتر تھا۔اس وقت صرف اس کی بوکوناپسند مان کراس کومکروہ قرار دیا گیا تھا۔اگران کے سامنے بھی مضراثرات ظاہر ہوجاتے جوآج ظاہر ہورہے ہیں تو وہ بھی ہرگز اس کے جواز کا فتویٰ نہ دیتے۔

بہرحال!اپنے موضوع پر یہ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ضرورت ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے تاکہ آج کی دنیا کونشہ کی لت سے چھٹکارا دِلایا جاسکے اور جو کوششیں عالمی طور پرنشہ بندی کے تعلق سے ہورہی ہیں ان کو موثر بنایا جاسکے،تاکہ ملک وملت کوتمباکونوشی سے ہونے والےنقصانات سےمحفوظ رکھا جاسکے۔

تبصرہ بقلم مولانا رضاءاللہ عبدالکریم مدنی

جریدہ ''ترجمان'' شمارہ۶ / جمادی الاخریٰ ۱۴۲۳ھ

مطابق ۱۶/اگست ۲۰۰۲ء

☆

تبصرہ روزنامہ ''راشٹریہ سہارا'' دہلی

زیر تبصرہ کتاب ''تمباکو اوراسلام'' مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جومختلف اخبارات ورسائل میں شائع ہوچکے ہیں،عوام میں تمباکونوشی آج کل اس قدر پھیل چکی ہے کہ ایک ناسور معلوم ہوتی ہے بلکہ آج کے نوجوان سگریٹ اور تمباکونوشی پرفخر کرتے دیکھے جاسکتے ہیں، یہ انسانی معاشرہ کی بہت بڑی کمزوری ہے۔اس سے جسمانی اور ذہنی نقصانات سے قطع نظر، آنے والی نسلوں پر بھی گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔چنانچہ تحقیق کے دوران پایا گیا کہ سگریٹ یا شراب نوش خواتین کے یہاں پیدا ہونے والے بچّے ان خواتین کے مقابلے جو اس لعنت سے پرہیز کرتی ہیں،کئی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے اس موضوع پر جومختلف مضامین قلمبند کیے ہیں، وہ دلائل کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں،ساتھ ہی انہوں نے اس سلسلے میں جوملک وبیرونِ ملک سروے ہوتے رہتے ہیں، اُن کو بھی موضوعِ سخن بنایا ہے۔اس سلسلے میں چین کو سرِ فہرست بتایا گیا ہے، جہاں تمباکونوشی سے دوہزار افراد روزانہ موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔اسی طرح ہندوستان میں ہرسال کم وبیش آٹھ لاکھ افراد تمباکونوشی کی مختلف بیماریوں کی وجہ سے ہلاک ہوجاتے ہیں۔

تمباکونوشی کے خلاف دنیا میں جومختلف مہمیں چلائی گئی ہیں ان کا بھی مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں گیارہویں صدی ہجری میں سلطان محمد چہارم نے دونوں ہونٹ کاٹنے کی سزا تجویز کی تھی۔ہندوستان میں بھی شہنشاہ جہانگیر نے اپنی مملکت میں تمباکونوشی پر پابندی عائد کردی تھی۔

اس کتاب کے پانچ باب ہیں۔پہلے باب میں تمباکو کی حقیقت اوراس کے تاریخی پسِ منظر سے بحث کی گئی ہے۔دوسرے باب میں اباحت اورائمۂ اربعہ کے نزدیک اس کے

جواز یا عدمِ جواز سے بحث کی گئی ہے۔ تیسرا باب حرمت کے بیان میں ہے۔ چوتھے باب میں اس سلسلے کے فتاوے جمع کیے گئے ہیں جب کہ پانچویں و آخری باب میں اباحت و حرمت کے دلائل کو پیش کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں قرآنی آیات اور احادیث کے حوالے بھی دیے گئے ہیں۔ دلائل نے اس کتاب کی اہمیت مزید بڑھا دی ہے۔ یقین ہے کہ یہ کتاب اہلِ علم ہاتھوں ہاتھ قبول کریں گے۔

روزنامہ ''راشٹریہ سہارا''

شمارہ ۴/اگست ۲۰۰۲ء

تبصرہ ماہنامہ ''معارف'' اعظم گڑھ

تمباکو کے جواز و عدمِ جواز کی بحث پُرانی ہو چکی لیکن حلت و حرمت سے قطع نظر اس کی مضرت پر سب کا اتفاق ہے، تہذیبِ جدید نے خود اپنے ہاتھوں خودکشی کے جو سامان مہیّا کیے ہیں اس میں تمباکو کا اثر و عنصر غالب ہے۔ سگریٹ اور نکوٹین کے تباہ کن اثرات اب کسی سے مخفی نہیں لیکن ہر نشہ آور شے کی طرح اس کی لت بھی چھٹتی نظر نہیں آتی۔ اس موضوع پر بہت لکھا جاتا رہا ہے لیکن یہ کتاب اس لحاظ سے سب سے جدا ہے کہ اس میں حلت و حرمت کے تمام دلائل، علماء، خصوصاً ائمۂ اربعہ کے مکاتبِ فقہ کی روشنی میں تفصیل سے بیان کرنے سے پہلے تمباکو کی حقیقت، تاریخ، مختلف ملکوں میں اس کے وجود، طبی حیثیت، اسلام اور دیگر مذاہب میں اس کی حیثیت، عہدِ اسلامی میں مصر و ترکی و ہندوستان کے سلاطین کے احکام اور تمباکو کے خلاف موجودہ مہم پر محققانہ شان سے بحث کی گئی ہے۔ لائق مصنف کے نزدیک تمباکو شراب کی طرح حرام و نجس تو نہیں لیکن مکروہِ تحریمی ضرور ہے اور اس بنیاد پر وہ تمباکو کی کاشت اور تجارت کو غیر شرعی فعل اور اس کی آمدنی کو حرام قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی رقم سے کوئی

عبادت دُرست نہیں، بلکہ تمباکو نوش علمائے دین کو امامت، خطابت اور افتاء سے دور رکھنا چاہیے لیکن یہ احتیاط اور اعتدال سے تجاوز ہے۔ قولِ متوازن یہی ہے کہ تمباکو کی غیر معمولی ضرر رسانی اور اس کے تباہ کن اثرات کی وجہ سے ہر ممکن حد تک اس سے اجتناب کیا جائے، کتاب کا اصل پیغام یہی ہے۔ فقہی مباحث کی قدرے خشک فضا میں اردو اور فارسی کے قدیم اور کچھ جدید اشعار پیش کر کے ضیافتِ طبع کا سامان بھی مہیّا کر دیا گیا ہے، کتاب کی افادیت بہرحال مسلّم ہے۔

تبصرہ بقلم مولانا محمد عمیر الصدیق دریابادی ندوی

ماہنامہ ''معارف'' شمارہ فروری ۲۰۰۳ء

تبصرہ پندرہ روزہ ''تعمیر حیات'' لکھنؤ

کتاب میں تمباکو کی حقیقت اور اس کا علمی و تاریخی پسِ منظر اور اس کی طبی حیثیت کو جہاں بیان کیا گیا ہے وہیں اباحت و حرمت کے سلسلے میں مسالکِ اربعہ کے علماء کی آراء بیان کی گئی ہیں۔ فاضل مصنف اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ سبھی مکاتبِ فکر کے علماء کے مابین تمباکو کی حلت و حرمت کے بارے میں اختلاف رہا ہے لیکن اس پر سب کا اتفاق پایا جاتا ہے کہ مضر صحت چیز سے پرہیز کرنا چاہیے اور اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ مضر صحت ہے۔ صرف استعمال کرنے والے کے لیے ہی نہیں بلکہ ان سب کے لیے جو اس فضا میں سانس لیتے ہیں، حرمت پر اتفاق نہ بھی ہو لیکن اسراف ہونے پر اتفاق ضرور ہے۔ فاضل مصنف نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پورے دلائل کے ساتھ تمباکو اور اسی کے ضمن میں بیڑی، سگریٹ، حقہ وغیرہ کے مسئلے پر بحث کی ہے، معاشرہ سے اس وبا کو ختم کرنے کی ان کی یہ ایک کوشش ہے۔

پندرہ روزہ ''تعمیر حیات'' شمارہ ۲۵، اگست ۲۰۰۳ء

تبصرہ بقلم مولانا محمود حسنی ندوی

تبصرہ ماہنامہ ''دارالسلام'' مالیرکوٹلہ پنجاب

تمباکونوشی ہرصورت میں نقصان دہ ہے۔خاص طور پر بیڑی سگریٹ کی صورت میں تمباکو کے نقصانات پرتمام اطباء اور ڈاکٹروں کا تقریباً اتفاق ہے۔شرعی طور پر نجد کے علماء کا تمباکونوشی پر اپنا ایک نقطۂ نظر ہے اور وہ مختلف دلائل کی روشنی میں اس کو حرام قرار دیتے ہیں۔اس کتاب کے مؤلف کیونکہ مدینہ یونیورسٹی کے فاضل ہیں اس لیے قدرتی طور پر وہاں کے علماء سے متاثر ہیں۔کتاب صاف ستھری ہے اور تمباکونوش اگر اس کو پڑھ کر اس بُری حرکت سے باز آجائیں تو ہم سمجھیں گے، یہ کتاب اپنے مقصد میں کامیاب ہے۔

ماہنامہ ''دارالسلام'' شمارہ نومبر ۲۰۰۳ء

تبصرہ ہفت روزہ ''عالمی سہارا'' دہلی

زیرنظر کتاب ''تمباکو اور اسلام'' مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی کی تحقیقی کدوکاوش ہے جس میں تمباکو کی ہیئتِ ترکیبی، تاریخی پسِ منظر اور طبی تحقیق کی روشنی میں اس کے نقصانات کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے نیز تمباکو کی اباحت وحرمت سے متعلق ائمۂ اربعہ کے رجحانات اور مختلف مسالک کے علماء کی آراء بیان کی گئی ہیں۔

تمباکو میں نکوٹین نامی مادہ پایا جاتا ہے۔تمباکو کھانے، بیڑی، سگریٹ اور حقّہ پینے کے علاوہ اس کے دیگر طریقۂ استعمال سے نکوٹین انسان کے اندر سرایت کرتا ہے، جس سے انسان کو وقتی طور پر خمار وسرور حاصل ہوتا ہے۔اس کی حلت وحرمت پر مختلف ائمہ وعلماء میں اختلافات تو پائے جاتے ہیں مگر اس پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ چیزیں مضر ومہلک ہیں۔سروے سے یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ بیڑی وسگریٹ سے پیدا ہونے والی بیماریاں اور اس کے نتیجے

میں مرنے والوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔

جدید تحقیق کے مطابق بیڑی وسگریٹ پینے والے اپنی صحت پر ظلم تو کرتے ہی ہیں، دھوؤں سے انہیں بھی متاثر کرتے ہیں جو ان کے آس پاس میں موجود ہوں۔بڑی عجیب بات یہ ہے کہ سگریٹ کے پیکٹ پر اس کے مہلک ہونے کی بشارت بھی واضح طور پر لکھی ہوتی ہے اور سرِ عام بیچنے اور پینے کی اجازت بھی ہوتی ہے۔زیرنظر کتاب میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے تمباکو کا معروضی مطالعہ پیش کیا ہے جو پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔پہلے باب میں تمباکو کی حقیقت اور اس کا تاریخی پسِ منظر پیش کیا گیا ہے۔دوسرے باب میں تمباکو کی حلت وحرمت پر بحث کی گئی ہے۔جب کہ تیسرا باب حرمت کے بیان میں ہے۔چوتھے باب میں اس کے متعلق فتاوے جمع کیے گئے ہیں اور پانچویں باب میں اس کے جواز وعدمِ جواز کے دلائل پیش کیے گئے ہیں۔مصنف نے اس پوری بحث کے بعد قضیہ کو بالآخر ایسا رُخ دیا ہے جس سے قاری تمباکو کے عدمِ مباح کا قائل ہوئے بنا نہیں رہ سکتا اور یہی مصنف کا بھی رجحان معلوم ہوتا ہے۔بہرحال یہ سچ ہے کہ تمباکو انسانی زندگی کے لیے مضر ہے اور اس سے پرہیز ناممکن بھی نہیں۔

مولانا حفظ الرحمٰن مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے اس موضوع پر اہم علمی وتحقیقی کام کیا ہے۔ضرورت ہے کہ اس کتاب کو سماج میں پوری طرح پھیلا دی جائے۔مجھے امید ہے کہ اس سے سماج میں بڑی تبدیلی رونما ہوگی۔کتاب پر ہندوستان کے ممتاز عالمِ دین اور ادیب مولانا سعید الرحمٰن اعظمی کے پیش لفظ نے کتاب کی اہمیت مزید بڑھادی ہے۔

ہفت روزہ ''عالمی سہارا'' شمارہ ۱۸؍۱۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء
تبصرہ بقلم مولانا عبدالقادر شمس قاسمی

تبصرہ روزنامہ ''اخبارِ مشرق''، کولکاتا

اس میں دورائے نہیں کہ تمباکو پوری انسانیت کو گھُن کی طرح کھائے جارہا ہے اور ہمیں اس کا ذرا بھی احساس نہیں کہ اس کے عادی ہو کر ہم موت کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں۔ اسلام نشہ آور اشیاء کو حرام بتاتا ہے۔ اس نے ام الخبائث شراب کو حرام قرار دیا اور اس کے استعمال کو گناہِ کبیرہ کہا۔ اب عالمی سطح پر سائنسداں بھی اس کے مضر اثرات کے قائل ہوتے جا رہے ہیں اور تمباکو کے خلاف بین الاقوامی سطح پر مہم چلائی جانے لگی ہے۔ حتیٰ کہ سگریٹ کے ڈبوں پر بھی یہ ہدایت درج ہوتی ہے کہ تمباکو صحت کے لیے مضر ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اس طبی ہدایت سے زیادہ اس کے پُرکشش اشتہارات شائع کر کے اس کے استعمال کو مزید بڑھا دیا جاتا ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق ۱۹۹۱ء میں صرف امریکہ میں تمباکو نوشی کے ذریعہ پیدا ہونے والے مختلف امراض میں مبتلا ہو کر ساڑھے تین لاکھ افراد لقمۂ اجل ہو چکے ہیں۔ چین ایسا ملک ہے جہاں تمباکو نوشی کی وجہ سے روزانہ دو ہزار افراد مرتے ہیں اور ہندوستان میں آٹھ لاکھ افراد سالانہ تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے مرتے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب مصنف نے کافی جدوجہد کے بعد ترتیب دی ہے جو ان کے وسیع مطالعہ کا بیّن ثبوت ہے۔

حضور ﷺ کے زمانے میں تمباکو کا وجود نہیں تھا اور نہ ہی اس کے استعمال کی کوئی روایت ہمیں ملتی ہے۔ اس لیے اس سلسلے کی کوئی واضح حدیث ہمارے سامنے نہیں۔ مولانا موصوف نے بڑی محنت کے ساتھ ائمۂ اربعہ، علمائے کرام و مفتیانِ دین کے اقوال کو بھی اس کتاب میں جمع کر دیا ہے، جس سے اس کی اہمیت دوبالا ہو جاتی ہے۔

یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے جس میں اس موضوع کے عنوانات پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ فہرست کتاب کے اخیر میں شامل کی گئی ہے جو مناسب نہیں ہے۔

روزنامہ ''اخبارِ مشرق''، شمارہ ۱۴؍ دسمبر ۲۰۰۳ء

تبصرہ بقلم مشتاق احمد حامی

تبصرہ ماہنامہ ''افکارِ ملّی''، دہلی

تمباکو نوشی آج کا عام مزاج ہے، اکثر جوان لڑکے، شوقین مزاج عام نوجوان اور نوعمر طلبہ سبھی سگریٹ نوشی، پان، تمباکو مسالہ اور گٹکا وغیرہ کھانے کے شوقین ہیں۔ خاصے گریجویٹ اور تعلیم یافتہ افراد بھی سگریٹ نوشی کو قابلِ فخر سمجھتے ہیں۔

یہ آج کے معاشرے کی بنیادی کمزوری بن چکی ہے۔ اس کے جسمانی و ذہنی نقصانات متعدد ہیں۔ بہت سی کتابیں اس کے اجتماعی و اقتصادی حیثیت کا مطالعہ کرنے کے لیے لکھی گئی ہیں۔ جدید مطالعات سے یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ تمباکو کا آغاز اصلاً یورپ والوں نے کیا ہے۔ تمباکو نوشی سے وقتی طور پر ایک سرور کی کیفیت ضرور پیدا ہوتی ہے لیکن اس کے اندر ۲۵۰/زہریلے مادے ہیں، جن کے اثرات دل پر اور ہائی بلڈ پریشر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پھیپھڑے کے کینسر، جلن، آنتوں اور گردوں کی بیماریاں اور معدے کا زخم اور دوسری بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ زیر نظر کتاب میں پانچ ابواب کے تحت تمباکو کی حقیقت، اس کی تاریخ، عرب اور مسلم ممالک میں اس کی آمد، اس کی طبی و شرعی حیثیت، اسلام اور دیگر مذاہب میں اس کی اباحت، مختلف مسالک میں اس کی حرمت اور مختلف علماء کے دلائل اور مراکزِ افتاء کے فتاوے وغیرہ پر اچھی روشنی ڈالی ہے۔ مصنف کے نزدیک اس کا استعمال مکروہِ تحریمی ہے۔ ممکن ہے کہ ان کی رائے سے بعض لوگوں کو اتفاق نہ ہو، تاہم حرمت پر اتفاق نہ سہی یہ بات سب مانتے ہیں کہ یہ اسراف ہے، نقصان دہ ہے۔ کتاب علمی حیثیت سے اچھی ہے، پیشکش مناسب ہے اور پڑھے لکھوں کے لیے ایک اچھی کوشش ہے۔

ماہنامہ ''افکارِ ملی''، شمارہ جنوری ۲۰۰۴ء

تبصرہ بقلم مولانا غطریف شہباز ندوی

تبصرہ ماہنامہ ''البدر'' کاکوری

تمباکو ایک ایسی بلا ہے جس سے دنیا کا کوئی ملک اور کوئی خطہ محفوظ نہیں ہے۔ سب سے زیادہ حیرتناک اور افسوسناک بات یہ ہے کہ جتنا اس کے نقصانات کو بیان کرکے اس سے پرہیز کرنے کو کہا جارہا ہے اتنا ہی اس کا استعمال بڑھتا جارہا ہے اور صورتِ حال یہ ہے کہ کسی ملک اور کسی بھی سماج کا کوئی طبقہ بالکلیہ اس سے محفوظ نہیں ہے۔ تاہم اس کی قباحتوں اور نقصانات سے آگاہ کراتے رہنا بھی اشد ضروری ہے کہ اگر ایسا نہ ہو تو اس کے ابتلاء کا دائرہ اور بھی بڑھ جانے کا قوی اندیشہ ہے۔

تمباکو کا شرعی حکم کیا ہے؟ وہ مکروہ ہے یا حرام؟ آج کے دور میں یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ مؤلف نے بہت محنت کے ساتھ اپنی تحقیق سے یہ ثابت کیا ہے کہ اس کا استعمال حرام ہے۔ متقدمین و متاخرین تمام علماء وفقہاء کے اقوال و آراء کو پیش کرنے کے بعد ان کا تجزیہ کرکے مؤلف نے اپنی یہ حتمی رائے پیش کی ہے کہ پہلے کے لوگوں کو چونکہ تمباکو کے مضر اثرات اور اس کی حقیقی ہلاکت سامانیوں کی پوری طرح واقفیت نہ تھی، اس لیے انہوں نے اس کی حرمت کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔ اب جب کہ پوری تحقیق کے ساتھ اس کی ہلاکت خیزیاں سامنے آچکی ہیں تو دلائلِ شرعیہ کی روشنی میں اسے حرام قرار دینے والوں ہی کے قول کو قابلِ ترجیح قرار دیا جاسکتا ہے۔

کتاب دلچسپ بھی ہے اور اپنے موضوع پر اتنا مواد فراہم کرتی ہے جو یکجا طور پر کسی ایک کتاب میں ملنا بہت مشکل ہے۔ مؤلف لائقِ مبارکباد ہیں کہ انہوں نے ایک اہم موضوع کی طرف توجہ مبذول کی اور انشاء اللہ ان کی یہ کاوش ضرور بار آور ہوگی۔

ماہنامہ ''البدر'' شمارہ جنوری ۲۰۰۴ء
تبصرہ بقلم مولانا عبدالعلی فاروقی

تبصرہ ماہنامہ ''**جدید النصیحۃ**'' حیدرآباد

موجودہ دور میں فکر و عمل کی جو اِباحیت پیدا ہوئی ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ہے۔ ماحول کے حد درجہ مکدّر ہونے کی وجہ سے بہت سی بے وقار اور بے وقعت چیزیں باوقار اور باعثِ عزت بن گئی ہیں۔ کالا سفید گردانا جانے لگا ہے، حقیر عمل باعزت مانا جانے لگا ہے، وہ اعمال جو انسانی صحت کے لیے انتہائی مضر ہیں اور مذہبی اعتبار سے بھی ناپسندیدہ ہیں، آج کے زمانے میں اتنے مروّج ہوچکے ہیں کہ ان سے لوگوں کو روکنا اور ان اعمال پر نکیر کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ اس طرح کی چیزوں میں سے ایک تمباکو کا استعمال اور سگریٹ نوشی بھی ہے۔ آج چاہے بڑے بوڑھے ہوں یا پھر کالج کے نوجوان لڑکے، محنت مزدوری کرنے والے غریب لوگ ہوں کہ ان کی محنتوں سے فائدہ اٹھانے والے امیر، سب کے سب اس لعنت کے شکار ہیں اور حد تو یہ ہے کہ باوقار اور بے وقار دونوں طرح کے گھرانوں کی عورتیں بھی اس لعنت میں مبتلا ہورہی ہیں۔ ہمارے ایک بزرگ عالم نے ایک واقعہ سُنایا کہ ایک جگہ نو بیاہتا جوڑے میں چل رہے تنازعہ کو حل کرنے کے لیے انہیں بلایا گیا، جس میں شوہر کسی طرح اپنی بیوی کے ساتھ رہنے پر راضی نہ تھا۔ انہوں نے اسے بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک اور اس کی کمیوں پر صبر کرنے سے متعلق اللہ و رسول کی ہدایات سُنائیں تو وہ غصّہ میں بھرا ہوا سیدھا کمرہ میں گیا اور ایک ڈبّہ لاکر یہ کہتے ہوئے دِکھایا کہ میری بیوی روزانہ یہ کھانے کی عادی ہے، میں اس کے ساتھ کیسے رہ سکتا ہوں؟..... مولانا کہتے ہیں کہ اس ڈبّہ میں ڈھیر سارے گٹکھے کے پیکٹس تھے، کچھ استعمال شدہ اور کچھ ابھی استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے لیے یہ اچانک صورتحال تھی اور میں اس شخص سے کچھ نہ کہہ سکا اور سیدھے واپس چلا آیا۔

سگریٹ نوشی اور تمباکو کے سلسلے میں مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی استاذ جامعہ ہدایت، جے پور (راجستھان) نے بیحد مفید تصنیف ''تمباکو نوشی اور اسلام'' کے نام سے پیش

کی ہے۔

یہ کتاب بنیادی طور پر پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں تمباکو کی حقیقت، اس کی ماہیت، خواص، تمباکو کی تاریخ، عرب مسلم ممالک اور برِّصغیر میں اس کی آمد، تمباکو کی طبی حیثیت، تمباکو پر ہوئی تحقیقات، تمباکو نوشی کے خلاف مہم کا جائزہ، تمباکو کی اسلام اور دیگر مذاہب میں حیثیت جیسے موضوعات پر گفتگو کی گئی ہے۔

بابِ دوم میں تمباکو کے استعمال کے سلسلے میں علمائے احناف، علمائے مالکیہ، علمائے شوافع، علمائے حنابلہ اور سلفی علماء کی آراء پیش کی گئی ہیں۔

تیسرے باب میں تمباکو کی حرمت کے سلسلے میں سبھی مسالک کے علماء کی آراء کا جائزہ لیا گیا ہے۔

چوتھے باب میں تمباکو کے سلسلے میں مختلف مراکزِ افتاء اور اہم شخصیات کے فتاویٰ پیش کیے گئے ہیں۔

اور پانچویں و آخری باب میں مکمل تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نے بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے اور حوالہ جات کا بھی اہتمام کیا ہے۔ زبان و بیان بھی بیحد سادہ اور عام فہم ہے۔ کتاب پر مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی، مدیر البعث الاسلامی ندوۃ العلماء لکھنؤ کا پیشِ لفظ ہے جب کہ مولانا محمد ظفیر الدین مفتاحی صاحب کی تقریظ ہے۔ جس سے کتاب کی اہمیت میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔

ہمارے حساب سے اس موضوع پر کام کرنے والوں اور اس لت میں مبتلا دونوں قسم کے لوگوں کے لیے یہ ایک بہترین کتاب ہے اور نشہ بندی کے تعلق سے جو کوششیں ملک و ملت میں ہو رہی ہیں، اس کتاب کے ذریعہ ان کو مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔

ماہنامہ ''جدید النصیحہ'' شمارہ جنوری ۲۰۰۴ء
تبصرہ بقلم ڈاکٹر مفتی احتشام الحق

تبصرہ ماہنامہ ''ارمغانِ شاہ ولی اللہ'' پھلت، مظفرنگر

پان، بیڑی، سگریٹ، حقّہ جیسی عادتیں ہمارے معاشرے کے لیے کس قدر مضر ہیں اس کا اندازہ لگانا کچھ زیادہ مشکل نہیں۔ مال و متاع کے ضیاع کے ساتھ اس میں جسم و جان کا زیاں بھی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں ہر سطح پر یہ بُری لت کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے اور جو سماج جتنا زیادہ مہذّب اور ترقی یافتہ ہے، اس کوچۂ قاتل سے اس کی آشنائی اسی قدر زیادہ ہے اور اس کے ذریعے ترقی کا معیار متعین کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں اس قدر بے حسی راہ پا گئی ہے کہ اب عموماً ہمارے یہاں اس کو کوئی غلط یا ناپسندیدہ کام بھی نہیں سمجھا جاتا ہے۔

مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی کی زیر نظر کتاب ''تمباکو اور اسلام'' اس سلسلے میں بڑی فکر انگیز اور چشم کُشا ہے۔ اس میں بڑی تفصیل کے ساتھ تمباکو کے مضر اثرات اور نقصانات اور اس سلسلے میں کیے گئے عالمی تجربات کو بیان کیا گیا ہے اور تمباکو کی پوری تاریخ اور برِّصغیر میں اس کی ابتدا پر بہت معلوماتی مواد محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں تمباکو کے کچھ جزوی فوائد اور اس کے عالمگیر نقصانات، اعداد و شمار اور متعلقہ تفصیلات کی روشنی میں تحریر کیے گئے ہیں۔

اسلامی نقطۂ نظر سے تمباکو کے استعمال پر جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بہت اہم اور چونکا دینے والا ہے۔ کتاب کے کل پانچ ابواب میں تمباکو کی حقیقت اور اس کا علمی و تاریخی پسِ منظر، اباحت و حرمت کے بیان میں مراکزِ افتاء اور دیگر اہم شخصیات کے فتاویٰ و تحریریں، تمباکو کی اباحت کے دلائل کا جائزہ اور حرفِ آخر کے عنوان سے تمام مذاہب و مسالک کے علماء کی موافق و مخالف آراء ایک جگہ جمع کردی گئی ہیں۔ اس ضمن میں عالمی تنظیموں اور موجودہ اسلامی ممالک کی سگریٹ نوشی وغیرہ کے خلاف قراردادیں بھی تحریر ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تمباکو نوشی ہمارے معاشرے کا ایک نہایت مضر اور تباہ کن مرض ہے اور اس سلسلے میں خاموشی اور غفلت ہمارے لیے نقصان دہ ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نے یہ تمام معلومات بڑی محنت اور دیدہ وری کے ساتھ جمع کی ہیں اور مصنف کا جذبہ نیک اور خلوصِ نیت پر مبنی ہے۔

کتاب پر حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کا شاندار پیش لفظ اور جے پور کے ممتاز عالم حکیم احمد حسن خان ٹونکی کا وقیع مقدمہ اس کتاب کے مفید ہونے کی بڑی سند ہے۔

یہ کتاب صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ پوری دنیائے انسانیت کے لیے ایک سوغات ہے اور اس کو دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں بڑے پیمانہ پر شائع ہونا چاہیے۔

ماہنامہ ''ارمغان شاہ ولی اللہ'' شمارہ فروری ۲۰۰۴ء

تبصرہ بقلم مولانا شکیل احمد سونی پتی

تبصرہ ماہنامہ ''بانگِ حراء'' لکھنؤ

''تمباکو اور اسلام'' کا نیا ایڈیشن پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں مولانا نے تمباکو کی حقیقت، ماہیت، خواص، طریقۂ استعمال، اس کی طبی حیثیت اور اقوام و مذاہب کی نظر میں تاریخی حیثیت سے بحث کی ہے۔ بابِ دوم میں فقہ اور فقہاء کے اقوال کی اقوام و مذاہب کی نظر میں اس کی اباحت سے بحث کی ہے۔ بابِ سوم میں حرمت پر دلائل دیے گئے ہیں۔ بابِ چہارم میں اداروں اور مفتیانِ کرام کے فتوے ہیں۔ بابِ پنجم میں اباحت کے دلائل کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے نیز اس کے گوناگوں مضرتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حرمت کے پہلو کو راجح بتایا گیا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود جامع اور مدلل ہے۔ مراجع میں ۵۱/

معتبر و مستند کتابوں کی فہرست ہے۔ کتاب کے آخر میں آٹھ صفحات پر مشتمل شخصیات اور رسالوں کی تقاریظ اور تبصرے ہیں، ہر تبصرہ سے کتاب کی قدر و قیمت عیاں ہے۔ سچ یہی ہے کہ یہ ایک علمی دستاویز ہے، اسراف اور منکر کی جڑ بنیاد اکھیڑنے کی ایک سنجیدہ، فاضلانہ اور مخلصانہ کوشش ہے اور انسانی سماج کی گراں قدر خدمت ہے۔ کاش تمباکو سے سرور حاصل کرنے والے مولانا کی کتاب غور سے پڑھیں اور اپنی حرکتوں سے باز آئیں۔ کتاب کی طباعت، کاغذ اور کمپوزنگ عمدہ ہے۔ کور پیج عبرت انگیز اور کتاب کی روح سے ہم آہنگ ہے۔

ماہنامہ ''بانگِ حراء'' شمارہ فروری ۲۰۰۴ء

تبصرہ بقلم مولانا محمد علاء الدین ندوی

تبصرہ سہ ماہی ''بحث و نظر'' دہلی

تمباکو مشہور نباتات میں ہے جو دنیا میں حقہ، پان، بیڑی، سگریٹ اور نسوار وغیرہ میں مختلف طور سے استعمال ہوتا ہے۔ مؤلف موصوف نے اسی کو اپنی بحث و تحقیق کا موضوع بنایا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اس موضوع پر تحقیق کا حق ادا کر دیا۔ یہ کتاب طبی معلومات، جدید تحقیقات اور فقہی مباحث ہر اعتبار سے ایک قابلِ تحسین کاوش اور علمی سرمایے میں قیمتی اضافہ ہے۔

تمباکو کے مسئلہ پر علماء کا اختلاف رہا ہے اور قدیم کتابوں میں بھی اس کے متعلق جواز اور عدمِ جواز دونوں طرح کی رائیں ملتی ہیں۔ اس تعلق سے فقہاء کے ایک بڑے طبقہ کا رجحان عدمِ جواز کی طرف ہے جب کہ بہت سے علماء کے نزدیک اس کا استعمال مباح ہے۔ مؤلف موصوف نے ان دونوں طبقوں کا تفصیلی جائزہ لیا ہے، دونوں کے دلائل کو بیان کیا ہے اور تمباکو کے استعمال کے جائز ہونے اور ناجائز ہونے کے متعلق علماء نے جو کچھ لکھا ہے، سب کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے بعد دونوں کے دلائل کو بیان کیا ہے اور پھر دلائل کا تجزیہ کرنے کے بعد ایک رائے قائم کی ہے۔ مؤلف دلائل کی تنقیح کے بعد جس نتیجے پر

پہنچے ہیں اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

’’دلائل وتحقیقات کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ تمباکو شراب کی طرح حرام اور نجس تو نہیں ہے لیکن اسے مکروہِ تحریمی کہا جاسکتا ہے۔ یہ قول میرے نزدیک اعدل الاقوال ہے۔ اس لیے تمباکو استعمال کرنا، اس کی کاشت کرنا اور خرید وفروخت کرنا شریعت کی روح کے منافی ہے بلکہ یہ ایک غیر شرعی فعل ہے۔ اس کے ذریعے کمائی ہوئی رقم کو علماء نے سحت (حرام) کہا ہے۔ اس رقم سے کوئی عبادت درست نہیں۔ تمباکو کے فروغ میں کسی طرح کا تعاون، تعاون علی الشر ہوگا۔ تمباکو نوش علمائے دین کو امامت، خطابت، تدریس اور افتاء جیسے اہم عہدوں سے دور رکھنا چاہیے‘‘۔

(ماخوذ از کتاب ص ۱۴۶)

کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مؤلف کی رائے مضبوط اور نقلی وعقلی دونوں طرح کے دلائل پر مبنی ہے اور یہ نہ صرف مؤلف موصوف کی رائے اور تحقیق ہے بلکہ قدماء میں ’’شرحِ مراقی الفلاح‘‘ کے مصنف حسن بن عمار شرنبلالی، حکومتِ عثمانیہ کے مفتی اعظم شیخ الاسلام محمد بن سعد الدین حنفی، علامہ حصکفیؒ، ریاض الصالحین اور الاذکار للنووی کے شارح ابن علان صدیقی شافعی اور دورِ حاضر کے علماء میں عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز سابق مفتی اعظم سعودی عرب، عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ موجودہ مفتی اعظم سعودی عرب، مصر کے سابق شیخ الازہر محمود شلتوت، سید طنطاوی، محمد فرید وجدی، احمد الشرباصی، ڈاکٹر سعید رمضان، شیخ ابوبکر الجزائری، سید سابق، ڈاکٹر یوسف القرضاوی اور ہندوستان کے علماء میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، نواب قطب الدین خاں شارح ’’مشکوٰۃ المصابیح‘‘ مولانا محمد سورتی، محدثِ جلیل حیدر حسن خاں ٹونکی، مولانا نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری اور مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری جیسے اکابر علماء اور علومِ شریعت پر گہری نظر رکھنے والے اساتذۂ وقت کی رائے وہی ہے جسے مؤلف موصوف نے پیش کیا ہے۔

مؤلف موصوف نے تمباکو نوشی سے متعلق نہ صرف فقہی اعتبار سے سیر حاصل بحث کی ہے بلکہ اس کے ساتھ تمباکو کی حقیقت، اس کا علمی وتاریخی پس منظر، اس کی تاریخ، طبی

حیثیت، مضمرات اور استعمال وغیرہ سے متعلق جدید تحقیقات اور تمباکو نوشی کے خلاف چلنے والی مہم جیسے اہم مباحث کو بھی بیان کیا ہے نیز یہ بتایا ہے کہ مختلف مذاہب میں اس کی کیا حیثیت ہے اور اس کے متعلق مختلف ممالک کے حکمرانوں نے اپنے اپنے زمانہ میں کیا فیصلہ کیا تھا؟ ان تفصیلات سے نہ صرف تمباکو کی حقیقت اور اس کے زہریلے اثرات کھل کر سامنے آجاتے ہیں بلکہ اس موضوع پر فقہی اعتبار سے لکھی جانے والی قدیم وجدید تحریروں کا خلاصہ اور عطر بھی قارئین کے سامنے آگیا ہے۔

مصنف نے تمباکو کے سلسلے میں جو نقطۂ نظر اختیار کیا ہے کہ اس کی خرید وفروخت سُحت اور مالِ حرام کے حکم میں ہے، یہ شدت محلِ نظر ہے کیونکہ تمباکو تو ایک پودا ہے، جس کا استعمال بہت سی ادویہ میں کیا جاتا ہے، جیسے بعض وہ پودے جو مہلک اور زہریلے ہیں لیکن علاج کے لیے ان کا استعمال کیا جاتا ہے، ان کی کاشت اور تجارت اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کو حرام نہیں کہا جاسکتا ہے۔ اسی طرح حقہ اور پان میں زردہ کا استعمال بعض اوقات از راہِ علاج اور معمولی مقدار میں کیا جاتا ہے۔ اب یہ بات محلِ نظر ہے کہ لذتِ نفس کے لیے اور بڑی مقدار میں تمباکو کا استعمال اور استعمال کی یہ نوعیت حکم کے اعتبار سے ایک ہی درجہ میں ہے؟ تاہم مصنف کی آراء سے اختلاف تو کیا جاسکتا ہے لیکن ان کے تحقیقی ذوق کی داد دیے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔

بہرحال اپنے موضوع پر یہ کتاب نہایت عمدہ اور پُر مغز ہے۔ درمیانِ تحریر فقہاء کی عبارتیں بھی کثرت سے آئی ہیں، جن کے حوالوں کا اہتمام کیا گیا ہے اور بات پورے سلیقہ سے کی گئی ہے۔ امید ہے کہ جدید موضوعات سے دلچسپی رکھنے والے فضلاء ومحققین کے لیے یہ دیگر موضوعات پر غور وخوض کرنے کا میدان فراہم کرے گی اور اصحابِ ذوق اس علمی وتحقیقی کاوش کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔

سہ ماہی ’’بحث ونظر‘‘ شمارہ جون ۲۰۰۴ء

تبصرہ بقلم مولانا منور سلطان ندوی

تبصرہ ماہنامہ ''اہلِ حدیث''، شکراوہ ضلع گوڑ گاؤں

تمباکو یا کوئی بھی نشہ آور چیز انتقالِ خیال کے لیے استعمال کی جاتی ہے جس کے استعمال سے انسان کا فکری تسلسل ختم ہوجاتا ہے اور انسان کچھ لمحات کے لیے ایک راحت محسوس کرتا ہے۔

ایسے منشیات جن کے استعمال سے انسان دیر تک دنیا و مافیہا سے دور چلا جاتا ہے، بالعموم نیند لاتے ہیں یا پھر دماغی وفکری لہروں میں ارتعاش پیدا کرکے انسان کو فضا میں تیرتا ہوا محسوس کراتے ہیں جس سے آدمی ایک خاص سروری کیفیت سے گزرتا ہے تاہم تمباکو ایک ناپائیدار نشہ ہے، جو صرف انسانی دماغ میں ٹھوکر لگاتا ہے اور اس کی فکری لہروں کو متاثر کرکے مختصر سکون دیتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں تمباکو کے مضر اثرات کی نشاندہی کی گئی ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ تمباکو اور اس کا زہر نکوٹین انسانی صحت کے لیے انتہائی مضر ہے۔ اس سے انسانی دل، دماغ، پھیپھڑے، آنتیں اور اعصاب سخت متاثر ہوتے ہیں جو بسا اوقات السر و کینسر کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔ تمباکو کے مسلسل استعمال سے نزلہ، ضعفِ اعصاب، نامردی اور لقوہ بھی ہوجاتے ہیں۔

جناب مولانا حفظ الرحمٰن ندوی حفظہ اللہ نے فی الواقع اس کتاب کی ترتیب میں بڑی محنت کی ہے اور تمباکو کے شرعی، معاشرتی، اقتصادی تمام پہلوؤں پر گفتگو کی ہے۔ تمباکو کا کمال یہ ہے کہ انسان اسے مضر صحت اور شرعاً مکروہ اور بعض علمائے کرام کے نزدیک حرام سمجھتے ہوئے بھی استعمال کرتا ہے اور کوشش کے باوجود بھی نہیں چھوڑ پاتا ہے اور کہتا ہے کہ چھٹتا ہی نہیں ہے اور تو اور حاجی صاحبان کے غول کے غول حرم شریف کے باہر نکل کر بیڑی یا سگریٹ میں دم لگاتے دکھائی دیتے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ سے تمباکو نوشی کے عاملین وغیر عاملین تمام ہی استفادہ کرسکتے ہیں۔ بالخصوص اس کے مضر اثرات بیان کرنے والوں کے لیے اس میں بھرپور مواد ہے۔

ماہنامہ ''اہلِ حدیث'' شمارہ اپریل ۲۰۰۴ء

تبصرہ سہ ماہی ''تحقیقاتِ اسلامی''، علی گڑھ

تمباکو نوشی اور اس کے ضمن میں بیڑی، سگریٹ نوشی نے پوری دنیا کو اپنی گرفت میں لے رکھا ہے۔ ایک طرف اس کی ترغیب وتشویق کے نت نئے طریقے اختیار کیے جاتے ہیں اور پُرکشش اعلانات اور اشتہارات شائع کیے جاتے ہیں اور دوسری طرف ہر اشتہار کی ڈبی پر بہت باریک خط میں یہ بھی تحریر کردیا جاتا ہے کہ ''سگریٹ نوشی مضرِ صحت ہے''۔ صحتِ انسانی کے لیے اس کا ضرر رساں ہونا ان عالمی رپورٹوں سے پوری طرح عیاں ہے جن میں بتایا گیا ہے کہ ہر سال تقریباً پانچ ملین لوگ اس بُری لت کی وجہ سے مرتے ہیں اور یہ کہ ان کی تعداد خطرناک متعدی امراض سے مرنے والوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔ زیرنظر کتاب میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تمباکو اور اس کے ضمن میں بیڑی، سگریٹ، حقہ وغیرہ کے مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔

ابتداء میں فاضل مصنف نے تمباکو کی ماہیت، خواص، طبی حیثیت، استعمال کے مختلف طریقے، تاریخی پسِ منظر، عرب اور مسلم ممالک اور برصغیر میں آمد اور اس سے متعلق عصری تحقیقات، تمباکو نوشی کے خلاف مہم کا جائزہ اور اسلام و دیگر مذاہب میں اس کا حکم بیان کیا ہے۔ مسلمانوں میں بعض حضرات تمباکو نوشی کو جائز سمجھتے ہیں جب کہ بیشتر اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ مصنف نے اس موضوع پر تفصیلی مواد جمع کیا ہے۔ انہوں نے اباحت کے قائلین کے دلائل کا جائزہ لینے کے بعد بیان کیا ہے کہ حلت وحرمت میں اختلاف سے قطع نظر تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مضرِ صحت چیز سے پرہیز کرنا چاہیے اور تمباکو نوشی کا ضرر تسلیم شدہ ہے، مزید برآں اس میں اسراف بھی ہے، جس کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

فاضل مصنف کی یہ کوشش لائقِ ستائش ہے۔ معاشرہ میں تمباکو نوشی کے خلاف عوامی بیداری پیدا کرنے کے لیے اسے زیادہ سے زیادہ عام کرنا چاہیے۔ اب مصنف کی نظرِ ثانی کے بعد یہ جمعیۃ الاصلاح، جے پور کی جانب سے شائع ہوئی ہے۔

سہ ماہی ''تحقیقاتِ اسلامی'' شمارہ اپریل۔ جون ۲۰۰۴ء
تبصرہ بقلم مولانا محمد رضی الاسلام ندوی

تبصرہ ماہنامہ ''اردو سائنس''، نئی دہلی

تمباکو کے استعمال کا مسئلہ ایک عالمی مسئلہ ہے، جس کے نتائج کے بارے میں ہر باشعور انسان متفکر ہے۔ مسلمان اسے شرعی اعتبار سے دیکھتا اور جائز ناجائز کے پیمانے پر تولتا ہے اور بالعموم اس کے استعمال کو ممنوع قرار دینے کا حامی ہے۔ جب کہ عام انسان اسے صحت کے لیے مضر سمجھتے ہوئے اس کے استعمال پر پابندی عائد کرنے کے خواہاں ہیں۔ سگریٹ کے پیکٹوں پر یہ تحریر کہ یہ صحت کے لیے مضر ہے، اسی فکر کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

اب سے کچھ عرصہ پہلے تک تمباکو کے استعمال کے سلسلے میں محض اس بات پر اشتباہات تھے کہ یہ ایک پودے کی دین ہے اس لیے اسے حرام قرار دینا مناسب نہیں تاہم اس کی گندگی کے پیش نظر اسے مکروہ سمجھا جانا چاہیے۔ یہ صورتِ حال بدقسمتی سے کسی حد تک آج بھی برقرار ہے جو نہیں ہونا چاہیے تھی۔ آج تمباکو کے بارے میں ہماری معلومات بہت وسیع ہیں، ہمارے ماہرین کیمیا اس کے ایک ایک جز کا تفصیلی تجزیہ پیش کر چکے ہیں اور اس سلسلے میں مختلف زبانوں میں تحقیقی مقالے بھی موجود ہیں جن کی موجودگی میں یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ تمباکو بلاشبہ ایک مضر اور مہلک شے ہے۔ زیرنظر کتاب کے پیشِ لفظ میں مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب کا یہ بیان بھی اسی حقیقت پر مبنی ہے۔ ان کے بموجب تمباکو کے تفصیلی مطالعہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تمباکو کے اندر ۲۵۰ رزہریلے مادّے موجود ہیں، ان میں سب سے بنیادی زہر نکوٹین ہے، اس کا سب سے بُرا اثر دل کی دھڑکن اور ہائی بلڈ پریشر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے، اس کے علاوہ اور دوسری بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جیسے پھیپھڑے کا کینسر، حلق اور آنتوں اور گردوں کی بیماریاں، معدے کا زخم اور اس کی وجہ سے دوسری بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

''تمباکو اور اسلام'' کے مصنف مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب نے بلاشبہ اس کتاب کی تیاری میں بے حد عرق ریزی فرمائی ہے اور انتہائی محققانہ انداز سے مواد جمع کر کے ایک گراں قدر خدمت انجام دی ہے، جس کے لیے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آپ کی یہ تصنیف پانچ ابواب پر مشتمل ہے، جس کے پہلے باب میں مصنف نے تمباکو کا علمی اور تاریخی پسِ منظر پیش کیا ہے جو تمباکو کے نام، اس کی ماہیت وخواص، تاریخ، عرب، مسلم ممالک اور برصغیر میں اس کی آمد کے علاوہ تمباکو کی طبی حیثیت اور اس کے استعمال کے خلاف ردِ عمل جیسے موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ جان کر حیرت ہوتی ہے کہ سائنسی اعتبار سے تمباکو کے مضر انجام سے لاعلم ہونے کے باوجود اوّلین دور کے حکماء اور صلحاء نے اس کے استعمال کی کس طرح مخالفت کی اور اس کے استعمال کرنے والوں کے خلاف سخت ترین سزائیں تک تجویز کر ڈالیں۔

باب دوئم میں مصنف نے تمباکو کی اباحت کے بیان میں مواد اکٹھا کیا ہے تاہم ایک حقیقت جو یہاں بھی پوری وضاحت سے سامنے آتی ہے، وہ یہ کہ گو بعض احناف، مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور سلفی علماء نے تمباکو کی حرمت کو صحیح قرار نہیں دیا ہے تاہم اس کی تعریف یا توضیح یہاں مفقود ہے۔ مثلاً مولانا اشرف علی تھانوی کے نزدیک جو حکم دواؤں کا ہے وہی اس کا ہے یعنی جائز بلا کراہت مگر اس میں بدبو ہے سو مسجد میں جانے کے وقت منہ صاف کرے۔ مفتی محمد شفیع صاحب اباحت کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بلاضرورت پیئے تو مکروہِ تنزیہی ہے اور ضرورت میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔ منہ صاف کرنا بدبو سے ہر حال میں ضروری ہے۔ اباحت کی تائید کرنے والے شیخ احمد مالکی کے نزدیک تمباکو اس کے لیے حرام ہے جس کی عقل کو زائل کر دے۔

باب سوئم میں تمباکو کی حرمت سے متعلق مباحث شامل کیے گئے ہیں اور یہاں بھی

فاضل مصنف نے مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے علماء کی آراء کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔حلب کے ایک عالم محمد بن عبداللہ طرابیشی نے رسولِ کریمؐ کا یہ حوالہ کہ ''جس نے مٹی کھائی اس نے خودکشی پر مدد کی'' دیتے ہوئے لکھا ہے کہ تمباکو نوشی مٹی کھانے سے کم نقصان دہ نہیں ہے بلکہ اس سے کہیں زیادہ نقصان دہ ہے اور جب عام طور پر تمام جسموں کے لیے اس کا مضر ہونا ثابت ہو چکا ہے تو اس کا استعمال بھی عموماً سارے بنی نوعِ انسان پر حرام ہوگا۔شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری کے نزدیک زردہ، تمباکو کھانا پینا، اس کا منجن استعمال کرنا یا ناک میں اس کا سڑکنا جائز نہیں ہے اور نہ اس کی تجارت کرنا ٹھیک ہے۔

چوتھے باب میں مراکزِ افتاء اور دیگر اہم شخصیات کے فتاویٰ شامل ہیں اور آخری باب تمباکو کی اباحت کے دلائل کے مختصر جائزے سے بحث کرتا ہے تاہم بالآخر نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ گو قرآن وحدیث سے حرمت ثابت نہیں لیکن چونکہ ہر مضر شے ممنوع قرار دی گئی ہے، اس لیے تمباکو کو بھی ممنوع الاستعمال تسلیم کرنے میں کوئی تردّد نہیں ہونا چاہیے۔

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی یہ کاوش یقیناً لائقِ ستائش ہے۔خدا انہیں اس کارِ خیر کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔توقع ہے کہ عوام میں اس کتاب کی عام طور پر پذیرائی کی جائے گی اور لوگ اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

ماہنامہ ''اردو سائنس'' شمارہ اپریل ۲۰۰۴ء
تبصرہ بقلم ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی

☆

تبصرہ ہفت روزہ ''نئی دنیا'' نئی دہلی

کتاب کے عنوان سے ہی آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتاب کا موضوع کیا ہے۔ بعض حضرات کتابیں لکھیں گے کینسر جیسے خطرناک مرض کے بارے میں اور کتاب کا نام اس قدر شاعرانہ رکھیں گے کہ آپ اسے شعری مجموعہ سمجھتے رہیں گے۔ یہ کسی بھی مصنف کے لیے پہلا امتحان ہوتا ہے، اس پہلے امتحان میں جناب مولانا حفظ الرحمٰن صاحب ندوی کامیاب رہے ہیں۔زیرِ تبصرہ کتاب ''تمباکو اور اسلام'' کے بارے میں کچھ عرض کرنے سے قبل دو چار باتیں اِدھر اُدھر کی۔ یہ بات کوئی کہنے کی نہیں ہے مگر پھر بھی کہہ رہا ہوں کہ اسلام صرف روزہ، نماز کا نام نہیں، اسلام مکمل نظامِ حیات ہے، زندگی بسر کرنے کا سب سے سیدھا آسان اور فطری طریقہ اسلام سکھاتا ہے۔زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق گزاری جائے تو مومن کا ہر کام عبادت ہے، کھانا اور سونا بھی عبادت، مگر ہائے افسوس! کہ ہم ایک اللہ اور اس کے رسول کو ماننے والے خود گمراہی کے راستے پر چل پڑے ہیں۔آج مسلمان تمام سماجی بُرائیوں کے مرتکب ہیں۔سماجی برائیوں میں تمباکو نوشی ایک عالمی بیماری ہے۔اتنی بات لگ بھگ تمام لوگ جانتے ہیں کہ تمباکو نوشی صحت کے لیے مضر ہے لیکن تمباکو کے بارے میں اسلامی نقطۂ نظر کیا ہے یہ جاننے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔

دوسری بات علمائے کرام کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں، ہمارے ملک میں ہندی اور انگریزی میڈیا کی مہربانی سے دینی مدارس اور علمائے کرام کی بڑی غلط تصویر پیش کی گئی ہے، انہیں بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا جاتا ہے۔دشمنِ اسلام کی غلط بیانیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ملت کے نونہال بھی یہی سمجھتے ہیں کہ دینی مدارس کے تعلیم یافتہ حضرات دنیا کے بارے میں کچھ نہیں جانتے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ علمائے کرام نے ماضی میں ملک وقوم کی رہنمائی کی ہے اور آج بھی کر رہے ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب کے مصنف جناب حفظ الرحمٰن ندوی ایسے ہی ایک عالمِ دین ہیں جنہوں نے ایک خطرناک سماجی بیماری

کی طرف ہمیں متوجہ کیا ہے۔

اگر آپ سگریٹ پینے کے عادی ہیں، آپ گٹکا خور ہیں، آپ بیڑی پیتے ہیں، آپ حقہ سے شغل فرماتے ہیں تو اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ اگر آپ ان عیوب سے پاک ہیں تو بھی اس کتاب کو پڑھیں اور دوست و احباب کو تحفتہً پیش کریں۔ اس کتاب کے مطالعے سے آپ کی زندگی میں کوئی تبدیلی نہ آئے ایسا ممکن نہیں۔ کتاب کی اہمیت وافادیت کے بارے میں یہاں اشارتاً عرض کردیا ہے، باقی کام آپ کا ہے کہ کتاب کا مطالعہ کریں۔

ہفت روزہ ''نئی دنیا'' شمارہ ۱۱۔ ۱۷/اپریل ۲۰۰۴ء

تبصرہ بقلم شفیع ایوب

تبصرہ ماہنامہ ''یادگارِ اسلاف'' اجراڑہ، میرٹھ

تمباکو نوشی بعض بچوں کو اپنے بڑوں سے ورثہ میں ملتی ہے، بڑوں کی بے احتیاطی اس کا سبب بنتی ہے جب کہ بعض بے راہ رو ہمجولیوں کی صحبت سے اس لت میں مبتلا ہوتے ہیں، ابتداءً شوقیہ تمباکو کا استعمال کیا جاتا ہے، پھر عادت بن جاتی ہے اور دھیرے دھیرے یہی عادت میں تبدیل ہوجاتی ہے، اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ آج تمباکو کی کراہت عام طور پر ہمارے دلوں سے نکل چکی ہے، چند بزرگوں کے سوا نوجوان عام طور پر اس سے متنفر نہیں۔

اسباب خواہ کچھ بھی ہوں، تمباکو نوشی کی وبا معاشرہ میں خطرناک حد تک جڑ پکڑ چکی ہے، ذات برادری، رنگ ونسل، مذہبی حد بندیوں اور عمر کی قید سے اوپر اٹھ کر اس نے پورے معاشرہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، نوجوان اس میں زیادہ ملوث ہیں، بعض تو اس حد تک اس میں مبتلا ہیں کہ ایک وقت کھانا کھائے بغیر رہ سکتے ہیں مگر اس کے بغیر گزارہ مشکل نظر آتا ہے۔ اس میں ملوث افراد ساتھ ہی اس کے نقصانات کے بھی قائل ہیں، حدتو یہ ہے کہ جو کمپنیاں اس کاروبار کو چلا رہی ہیں، وہ بھی اس کے مضرصحت ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں لیکن ساتھ

ہی بابانگِ دہل اشتہار بازی میں بھی مصروف ہیں۔

تمباکو کا استعمال خواہ کسی طریقہ پر کیا جائے، سبھی کے بارے میں مضرِ صحت ہونے پر ماہرین اتفاق رکھتے ہیں، اس کا مستقل استعمال دل و دماغ و دیگر اعضاء و جوارح کو بتدریج بے حس بنا دیتا ہے، سانس سے متعلق بیشتر بیماریاں اور پھیپھڑوں کے امراض اسی کی دین ہیں، اسی کے ساتھ ساتھ تمباکو نوشی آنے والی نسلوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے، ایسے افراد کے بچوں کو بہت سی بیماریاں والدین سے ورثہ میں ملتی ہیں بالخصوص اگر ماں اس کی عادی ہو تو!

تمباکو نوشی کے انسداد کے لیے دنیا بھر میں اجتماعی وانفرادی کوششیں مختلف سطح پر ہورہی ہیں۔ صحتِ عامہ سے متعلق تنظیمیں بھی اس کے لیے جد و جہد کررہی ہیں۔ اصلاحِ معاشرہ کے علمبردار حضرات بھی اس کے لیے کوشاں ہیں، گزشتہ برس یوپی حکومت نے بھی گٹکے کے استعمال پر شدت کے ساتھ پابندی عائد کی پھر بھی مسئلہ حل ہونے کے بجائے مزید الجھتا جارہا ہے اور یہ وبا معاشرہ میں ایک ناسور بن کر پنجے گاڑ چکی ہے، میرے خیال میں اس لعنت سے چھٹکارے کے لیے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ نوجوانوں کے دلوں میں کسی بھی طرح کے نشہ سے شدید نفرت پیدا کردی جائے، روک ٹوک، ڈانٹ ڈپٹ اور پابندی اس کا موثر علاج نہیں۔

مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی عرصۂ دراز سے تمباکو نوشی کے خلاف انفرادی مہم چلا کر برابر جدوجہد کررہے ہیں، اخبارات ورسائل میں ان کے مضامین برابر شائع ہوتے رہتے ہیں جو یقیناً قارئین کو متوجہ کرتے اور اثر انداز ہوتے ہیں۔ موصوف نے ان سب مضامین کو یکجا کر کے مفید اضافوں اور ترمیمات کے ساتھ کتابی شکل میں شائع کر کے زیادہ نافع اور ٹیمپریری کے بجائے مستقل و دیرپا بنادیا ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب ''تمباکو اور اسلام'' انسدادِ تمباکو نوشی کی طرف ایک اچھی پیش رفت اور مناسب کوشش ہے اور اس اعتبار سے منفرد بھی کہ اس میں تمباکو کی حقیقت، ماہیت، مضرت، اباحت، حلت، حرمت اور طبی وسماجی حیثیت ہر ایک سے محققانہ بحث کی گئی ہے، کتاب میں

(جیسا کہ نام سے ظاہر ہے) انسدادِ تمباکو نوشی کو مذہب سے جوڑ کر قرآن وحدیث کے دلائل سے مزین کر کے پیش کیا گیا ہے، ظاہر ہے دین ومذہب کا تعلق اعتقادات سے زیادہ ہوتا ہے، اس لیے مذہب سے مربوط چیزیں سیدھا دل پر اٹیک کرتی ہیں اور ترغیب وترہیب میں یہ سلسلہ زیادہ کارگر ہوتا ہے، اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں اس کی کیا حیثیت رہی ہے اور پیشوایانِ مذاہب نے اس کے بارے میں کیا ردِّ عمل ظاہر کیا ہے، اس کو بھی واشگاف کیا گیا ہے، ساتھ ہی مسالکِ اربعہ وسلفی علماء کے خیالات، ہر مکتبِ فکر کے گزشتہ وموجودہ علمائے کرام کی قیمتی آراء مفتیانِ کرام کے مدلل فتاویٰ، اطباء اور ماہرینِ صحت کے گرانقدر مشورے، قدیم وجدید علوم کے ماہرین اور دانشوران کے فیصلے، مختلف کانفرنسوں کے حوالے سے اس کے مضر اثرات پر تحقیق بحث ومقالہ جات، سلاطین کا طرزِ عمل اور اپنی رعایا کے تئیں اس سے اجتناب وپرہیز کی کوشش، مختلف ممالک میں تمباکو نوشی کے باعث ہونے والی اموات کے اعداد وشمار وغیرہ کو نہایت مناسب پیرایہ اور عمدہ اسلوب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

یہ کتاب انسدادِ تمباکو نوشی کے لیے حرفِ آخر نہیں تو کم از کم اہم ترین کڑی ضرور ہے جس میں زیر بحث امر سے متعلق ہر مسئلہ کو مفصل انداز میں بیان کرتے ہوئے تمام ضروری باتوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ فاضل مصنف کا یہ قدم لائقِ صد تحسین ہے، تمباکو نوشی کے پسِ منظر میں استاذ العلماء حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کا قیمتی وبصیرت افروز پیش لفظ اور تقاریظ وتبصرے کتاب کی زینت اور سونے پر سہاگہ کے مصداق ہیں۔ نام کے علاوہ عمدہ کاغذ اور خوبصورت چہار رنگ سرِ ورق قاری کو متوجہ کیے بغیر نہیں رہتا، مصنف کا طرزِ تحریر دلکش، مطالعہ وسیع، نظر عمیق اور جذبہ صادق ہے۔ امید ہے کہ کتاب عوام الناس کے لیے نافع اور قاری کے دل پر اثر انداز ہو کر اس سماجی لعنت پر انکش لگانے میں کامیاب ہوگی، اللہ تعالیٰ مصنف کو اجرِ جزیل سے نوازے۔ آمین

ماہنامہ ''یادگارِ اسلاف'' شمارہ جون ۲۰۰۴ء
تبصرہ بقلم مولانا احمد میرٹھی قاسمی

تبصرہ روزنامہ ''انقلاب''، ممبئی

آج ساری دنیا میں تمباکو نوشی کے خلاف مہم چلائی جارہی ہے۔ عصری ماہرانِ طب کے نزدیک اسے نوش کرنے والوں میں کینسر کے خطرات زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ کتاب تمباکو کی تاریخ اور اس کی تمام جزئیات پر نہ صرف بحث کرتی ہے بلکہ اس کے مضر اثرات اور اس کے حوالے سے علمائے دین کی تنبیہ ہی نہیں اسے اسراف ثابت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ تمباکو کے مکروہِ تحریمی ہونے میں کسی بھی طرح کا شک وشبہ نہیں۔

یہ کتاب تمباکو نوشی کے خلاف ہماری ناقص معلومات کے مطابق اردو میں باقاعدہ پہلی کتاب ہے جس میں علمی، مذہبی اور طبی نقطۂ نظر سے اپنی بات کو مدلل کیا گیا ہے، جس کو پڑھنے سے نہ صرف اس موضوع کے تعلق سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے بلکہ تمباکو کے خلاف ایک احساس بھی بیدار ہوتا ہے۔ اردو حلقوں میں ایسی کتابوں کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔

روزنامہ ''انقلاب'' شمارہ ۱۷ر دسمبر ۲۰۰۴ء

تبصرہ سہ ماہی ''الشارق''، مظفر پور اعظم گڑھ

''تمباکو اور اسلام'' نامی کتاب دیکھنے میں مختصر ہے مگر اپنے موضوع پر معلومات سے لبریز ہے، پانچ ابواب پر مشتمل اس کتاب میں الگ الگ عنوانوں کے تحت مفصل اور سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

بابِ اوّل میں تمباکو کی حقیقت، تاریخ، ماہیت وخواص، طبی حیثیت اور اس کے استعمال کے طریقے وغیرہ جیسے امور سے واقف کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ بابِ دوم وسوم میں ائمۂ متبوعین کے نزدیک اس کی اباحت وتحریم سے متعلق تفصیلی گفتگو ہے، بابِ چہارم میں

دارالافتاؤں اور اصحابِ نظر کے فتاویٰ پیش کیے گئے ہیں۔ بابِ پنجم اباحت کے دلائل کا تجزیہ، تمباکو نوشی، اسراف جیسے عنوانات پر مشتمل ہے۔ آیات واحادیث سے شواہد اور استدلال سے مزین یہ کتاب طبی، تاریخی اور فقہی ہر سہ پہلوؤں کو محیط ہے۔

مزید برآں اہلِ علم کے پیشِ لفظ، مقدمہ اور تقریظات نے کتاب کو اور بھی وقیع اور نافع بنا دیا ہے۔ غرض یہ کتاب اپنے لائق مصنف کی انتہائی جگر کاوی کا نتیجہ ہے، اخلاص وہمدردی کے ساتھ جا بجا تمباکو اور اس جیسی منشیات سے اجتناب پر زور دیا گیا ہے، البتہ کہیں کہیں اسلوب میں شدت کا احساس ہوتا ہے، مصنف چونکہ ایک وسیع النظر، مختلف مکاتبِ فکر کے خوشہ چیں اور صاحبِ ذوق عالم ہیں اس لیے ان کی یہ کتاب بیحد مفید اور جامع بن گئی ہے۔ قارئین سے اس معلوماتی کتاب کے مطالعہ کی خصوصی گزارش وسفارش کی جاتی ہے۔

سہ ماہی ''الشارق'' شمارہ فروری مارچ ۲۰۰۵ء
تبصرہ بقلم مولانا خطیب الرحمٰن ندوی

تبصرہ ماہنامہ ''آئینۂ مظاہرِ علوم'' سہارنپور

پیش نظر کتاب کے مؤلف جناب مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی ہیں، جنہوں نے ''تمباکو اور اسلام'' نامی اس کتاب میں تمباکو سے متعلق چاروں مسالک کے نظریات، دانشوروں کے رجحانات، عالمی اداروں کے اعداد وشمار، مختلف علمائے کرام کے خیالات، صحت کے لیے تمباکو کے نقصانات نیز اس کی اصلیت، ماہیت، تاریخ اور خواص کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مستند اور معتبر کتابوں اور اہم شخصیات کے فتاویٰ بھی شامل کیے ہیں۔ جن کی وجہ سے

تمباکو کی زہرناکی اور اس کے ذریعے مختلف بیماریوں کے پیدا ہونے کے خدشات پر تفصیل سے روشنی پڑتی ہے۔ مؤلف نے تمباکو کو مکروہِ تحریمی فرمایا ہے جو ان کی ذاتی رائے ہے، ہمارے نزدیک تمباکو مضرِ صحت تو ضرور ہے مگر وہ تحریمی نہیں، اسی طرح مؤلف کا یہ کہنا کہ ''تمباکو نوش علمائے دین کو امامت وخطابت، تدریس وافتاء جیسے اہم عہدوں سے دور رکھنا چاہیے''، یہ بھی زیادتی ہے، البتہ تمباکو کے استعمال سے نفیس طبائع کو تکلیف ہوتی ہے، اس لیے ایسی جگہوں پر جہاں تمباکو کے استعمال کو غلط اور معیوب سمجھا جاتا ہو مثلاً مسجدوں، خانقاہوں، مذہبی مقاموں، بزرگوں کی مجلسوں اور درسگاہوں وغیرہ میں بالکل استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

دورانِ درس اساتذہ کو بھی پان، بیڑی، سگریٹ، سگار، نسوار، حقہ، گٹکا اور کھینی وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیے کہ اس سے کتاب اور درسگاہ کا تقدس پامال ہوتا ہے۔ اسی طرح دورانِ تقریر منہ سے نکلنے والے چھینٹوں سے سامنے رکھی ہوئی کتاب بھی محفوظ نہیں رہتی جس کا راقم کو بھی مشاہدہ ہے اور سنجیدہ طبقہ اس کو قطعاً اچھا نہیں سمجھتا۔

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کا یہ کارنامہ لائقِ تحسین وآفرین ہے اور اس سلسلہ میں ان کے نیک جذبہ کی قدر کرنی چاہیے۔ میرے خیال سے اس کتاب کو اعلیٰ پیمانے پر شائع کرنے کی ضرورت ہے، جس کے لیے کتاب کی طباعت واشاعت کے جملہ حقوق بحقِ مؤلف محفوظ نہیں کرنا چاہیے تھا بلکہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ اور دورِ حاضر میں مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کی طرح بلا ترمیم وتنسیخ اشاعت کی عام اجازت ہونی چاہیے۔

کتاب اس لائق ہے کہ عوام وخواص میں یکساں پڑھی جائے اور اہلِ علم طبقہ کو بھی یہ کتاب اپنے مطالعہ میں ضرور رکھنی چاہیے۔

ماہنامہ ''آئینۂ مظاہر علوم'' شمارہ مئی ۲۰۰۵ء

☆

تبصرہ ماہنامہ ''الفاروق'' کراچی پاکستان

اس کتاب میں تمباکو کی حقیقت اور اس کا علمی و تاریخی پسِ منظر بیان کیا گیا ہے۔اباحت وحرمت کے سلسلے میں فقہائے اربعہ کی آراء بیان کی گئی ہیں اور یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ سبھی مکاتبِ فکر کے علماء کے درمیان تمباکو کی حلت وحرمت کے بارے میں اختلاف رہا ہے لیکن اس کے مضرِ صحت ہونے پر سب کا اتفاق پایا جاتا ہے،جس سے پرہیز کرنا چاہیے۔حرمت پہ اتفاق نہ بھی ہو لیکن اسراف ہونے پر اتفاق ضرور ہے،مرتب نے ضمناً بیڑی،سگریٹ،حقہ وغیرہ پر بھی مدلل بحث کی ہے،کتاب کی طباعت واشاعت معیاری ہے۔

ماہنامہ ''الفاروق'' شمارہ مئی ۲۰۰۵ء

☆☆☆

مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مؤلف
۱	ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول	محمد بن علی الشوکانی
۲	الاسلام والتدخین	عطیہ صقر
۳	الاعلان بعدم تحریم الدخان	سلامہ بن حسن الراضی الشاذلی
۴	امداد الفتاویٰ	مولانا تھانوی
۵	انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا	
۶	انفاس العارفین	شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ
۷	بجیرمی علی الخطیب	سلیمان بن محمد بن عمر البجیرمی الشافعی
۸	تحفۃ الاحوذی	محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری
۹	التدخین واثرہ علی الصحۃ	ڈاکٹر محمد علی البار
۱۰	ترویح الجنان بتشریح حکم شرب الدخان	ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی
۱۱	تزک جہانگیری	شہنشاہ جہانگیر
۱۲	تمباکو زہر قاتل	عبدالرحمٰن کوندو
۱۳	تھذیب الفروق والقواعد السنیۃ	محمد علی بن حسین
۱۴	التیسیر بشرح الجامع الصغیر	حافظ زین الدین عبدالرؤف المناوی
۱۵	جامع الترمذی	ابوعیسی محمد بن عیسیٰ بن سورہ الترمذی
۱۶	الجامع الصغیر	جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی

۱۷	حکم شرب الدخان	عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی
۱۸	الحلال و الحرام (اردو)	یوسف قرضاوی
۱۹	الدخان مابین القدیم والحدیث	السید محمد بن جعفر الکتانی الادریسی
۲۰	الدخینۃ فی نظر طبیب	ڈاکٹر دانیال کرس
۲۱	الدرالمختار شرح تنویرالابصار	محمد بن علی علاء الدین الحصکفی الحنفی
۲۲	الدر المنتقیٰ فی شرح الملتقی	محمد بن علی علاء الدین الحصکفی الحنفی
۲۳	ردالمحتار علی الدرالمختار	ابن عابدین الشامی
۲۴	ردود علی اباطیل	محمد الحامد
۲۵	رسالۃ الی مدخن	ابراہیم المحمود
۲۶	روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین	ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی
۲۷	سراج السالک شرح اسھل المسالک	عثمان بن حسنین بری الجعلی المالکی
۲۸	سنن ابن ماجہ	محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی
۲۹	سنن ابی داؤد	ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی
۳۰	السنن الکبریٰ	ابوبکر احمد بن الحسین البیھقی
۳۱	السیف القاطع	محمد المرزوق بن عبدالمؤمن الفلاقی
۳۲	شریعت یاجہالت	مولانا محمد پالن حقانی
۳۳	الشیشۃ	عبداللہ بن جاراللہ الجاراللہ
۳۴	صحیح مسلم	مسلم بن الحجاج القشیری
۳۵	غزلیات نظیری	مطبوعہ لاہور ۱۹۲۰ء

۳۶	فتاویٰ اسلامیہ	مجموعۃ من العلماء
۳۷	فتاوی ثنائیہ	
۳۸	فتاوی دارالعلوم دیوبند	
۳۹	فتاوی رضویہ	
۴۰	فتاوی نذیریہ	
۴۱	فقہ السنۃ	سید سابق
۴۲	الفواکہ العدیدۃ فی المسائل المفیدۃ	احمد بن محمد المنقور التمیمی
۴۳	فیض الرحیم الرحمٰن فی تحریم شرب الدخان	صالح الحفنی الزفزافی
۴۴	کشف الظنون	حاجی خلیفہ
۴۵	مجالس الابرار	ابوالعباس احمد الرومی
۴۶	مجموعہ فتاوی	ابوالحسنات عبدالحیٔ لکھنوی
۴۷	مدارک التنزیل وحقائق التاویل	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی
۴۸	مسند احمد	احمد بن محمد بن حنبل
۴۹	مشکوٰۃ المصابیح	ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی
۵۰	الموقف الشرعی من التبغ والتدخین	ڈاکٹر محمد علی البار
۵۱	الاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع	شمس الدین محمد بن محمد الخطیب الشربینی

☆

فہرست

☆☆☆